مختصر وقت میں ٪100 یقینی کامیابی کا بہترین فارمولا

The Hope

2022-23

پنجاب کے تمام بورڈز کے سابقہ حل شدہ پیپرز

Questions Bank

HEAD OFFICE:
Merit Street Mustafa Abad Kasur.
Ch. Mansoor Ali, Mob: 0300-8848137

THE HOPE PUBLICATIONS
Quality Education with Quality Material

باب نمبر 1: ہجرت نبوی ﷺ (مولانا شبلی نعمانیؒ)

مشقی معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ حافظِ عالم نے مسلمانوں کو دار الامان..............کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا۔

✓(الف) مدینہ (ب) مکہ (ج) طائف (د) یمن

2۔ نبوّت کا..............سال شروع ہوا اور اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے، تو وحی کے مطابق: آنحضرت ﷺ نے بھی مدینے کا عزم فرمایا۔

✓(الف) تیرھواں (ب) دسواں (ج) بارھواں (د) پندرھواں

3۔ اس وقت بھی آپ ﷺ کے پاس بہت سی..............جمع تھی۔ L-19-I

✓(الف) امانتیں (ب) تلواریں (ج) کھجوریں (د) نعمتیں

4۔ ....کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں۔

✓(الف) جنابِ امیرؓ (ب) جنابِ عمرؓ (ج) جنابِ ابوبکرؓ (د) جنابِ عثمانؓ

5۔ ....سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔

✓(الف) حضرت ابوبکرؓ (ب) حضرت زیدؓ (ج) حضرت علیؓ (د) حضرت عمرؓ

6۔ اسی طرح..............راتیں غار میں گزاریں۔

✓(الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) سات

اضافی معروضی

1۔ سبق "ہجرت نبوی ﷺ" کے مصنف کا نام ہے۔

✓(الف) مولانا شبلی نعمانیؒ (ب) مولانا محمد حسین آزادؔ
(ج) مولانا الطاف حسین حالیؔ (د) مولانا سلمان ندویؒ

2۔ حضور ﷺ نے نبوت کے کون سے سال مدینہ ہجرت کی۔

✓(الف) تیرھویں سال (ب) گیارھویں سال
(ج) بارھویں سال (د) دسویں سال

3۔ فاتح خیبر ہیں۔

✓(الف) حضرت علیؓ (ب) حضرت عمر فاروقؓ
(ج) حضرت عثمان غنیؓ (د) حضرت ابوبکر صدیقؓ

4۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

✓(الف) حضرت ابوبکر صدیقؓ (ب) حضرت عمر فاروقؓ
(ج) حضرت عثمان غنیؓ (د) حضرت علیؓ

5۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے کا نام تھا۔

✓(الف) حضرت عبداللہؓ (ب) حضرت اسامہؓ بن خالد
(ج) حضرت بلالؓ (د) زین العابدین

6۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے غلام کا نام تھا۔

✓(الف) عامر بن فہیرہ (ب) بلال حبشیؓ
(ج) سلمان فارسیؓ (د) زید بن حارثؓ

7۔ قریش نے حضور ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کی گرفتاری کا انعام مقرر کیا تھا؟

✓(الف) سو اونٹ (ب) دو سو اونٹ (ج) تین سو اونٹ (د) چار سو اونٹ

8۔ جنابِ امیر سے مراد ہیں۔

✓(الف) حضرت علیؓ (ب) حضرت محمد ﷺ
(ج) حضرت ابوبکر صدیقؓ (د) حضرت عثمانؓ

9۔ قریش کے لوگ اپنا مال و اسباب بطور امانت رکھتے تھے۔

✓(الف) حضرت محمد ﷺ کے پاس (ب) حضرت علیؓ کے پاس
(ج) حضرت عثمانؓ کے پاس (د) حضرت علیؓ کے پاس

10۔ صبح قریش کی آنکھیں کھلیں تو پلنگ پر آنحضرت کی بجائے تھے۔

(الف) حضرت ابوبکرؓ (ب) حضرت عمرؓ
(ج) حضرت عثمانؓ ✓(د) جنابِ امیرؓ

11۔ ہجرت کی رات حضور ﷺ کے بستر پر کون سویا:

(الف) حضرت ابوبکرؓ (ب) حضرت عمرؓ
(ج) حضرت زیدؓ ✓(د) حضرت علیؓ

12۔ زنانہ مکان کے اندر گھسنا معیوب سمجھتے تھے:

✓(الف) اہل عرب (ب) اہل شام (ج) اہل یمن (د) اہل مصر

13۔ مولانا شبلی نعمانی پیدا ہوئے۔

✓(الف) قصبہ بندول، ضلع اعظم گڑھ، بھارت (ب) آگرہ
(ج) بمبئی (د) کلکتہ

14۔ مولانا شبلی نعمانی کا سن ولادت ہے۔

✓(الف) 1857ء (ب) 1858ء (ج) 1859ء (د) 1860ء

15۔ مولانا شبلی نعمانی کے والد کا نام تھا۔

✓(الف) شیخ حبیب اللہ (ب) مولانا ظفر علی
(ج) شیخ نور محمد (د) کوئی نہیں

16۔ مولانا شبلی نعمانی کے والد کا پیشہ تھا۔

✓(الف) وکالت (ب) تجارت (ج) مزدوری (د) ملازمت

17۔ مولانا شبلی نعمانی نے لکھنؤ میں ادارہ قائم کیا۔

✓(الف) ندوۃ العلما (ب) دیوبند (ج) علی گڑھ (د) تینوں

18۔ اعظم گڑھ میں انہوں نے ایک عظیم ادارہ قائم کیا۔

✓(الف) دار المصنفین (ب) دیوبند (ج) علی گڑھ (د) کوئی نہیں

19۔ مولانا شبلی نعمانی نے وفات پائی۔

✓(الف) 1914ء (ب) 1915ء (ج) 1916ء (د) 1917ء

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

☆ مختصر جوابات دیں۔

سوالنمبر 1: ہجرت نبوی ﷺ سے کیا مراد ہے؟ L-19-I

جواب: ہجرت نبوی ﷺ سے مراد حضرت محمد ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ کی طرف سفر کرنا ہے۔

سوالنمبر 2: رسول پاک ﷺ نے نبوت کے کون سے سال ہجرت فرمائی؟

جواب: رسول پاک ﷺ نے نبوت کے تیرھویں سال ہجرت فرمائی۔

سوالنمبر 3: حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کون سی شخصیت مراد ہے؟
جواب: حضرت امیرؓ سے مراد حضرت علیؓ کی شخصیت ہے۔
سوالنمبر 4: رسول پاک ﷺ نے حضرت علیؓ سے کیا ارشاد فرمایا؟
جواب: رسول پاک ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا ''مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا۔ تم میرے پلنگ پر چادر اوڑھ کر سو رہو۔ صبح جا کر سب کو امانتیں واپس دے آنا''
سوالنمبر 5: حضرت اسماءؓ کون تھیں؟
جواب: حضرت اسماءؓ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں جو آپ ﷺ کو تین دن غار میں کھانا پہنچاتی رہیں۔
سوالنمبر 6: قریش نے رسول پاک ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟ **L-2019-G-II**
جواب: قریش نے رسول پاک ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کرنے کے لیے ایک خون بہا کے برابر (سو اونٹ) انعام مقرر کیا۔
سوالنمبر 7: سراقہ بن جعشم کیسے تائب ہوا؟
سراقہ بن جعشم کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس جاتے تھے جس پر وہ تائب ہو گیا۔

غیرمشقی مختصر سوالات

سوالنمبر 1: مولانا شبلی نعمانیؒ کی کوئی سی دو تصانیف کے نام لکھیے۔ **L-2019-G-II**
جواب: ۱۔ المامون ۲۔ الغزالی، ۳۔ سیرۃ النعمان ۴۔ سوانح روم
۵۔ الفاروق ۶۔ اورنگ زیب پر ایک نظر ۷۔ شعر العجم
۸۔ موازنہ انیس و دبیر، ۹۔ دیوان شبلی (فارسی) ۱۰۔ مثنوی صبح اُمید،
۱۱۔ دستہ گل ۱۲۔ مجموعہ نظم اردو ۱۳۔ سفرنامہ روم و مصر و شام
۱۴۔ سیرت النبی ﷺ

☆☆☆☆☆

باب نمبر 2: مرزا غالبؔ کے عادات وخصائل

(مولانا الطاف حسین حالی)

مشقی معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔
1۔ مرزا غالب کے اخلاق نہایت .... تھے۔ **L-19-G-I**
✓(الف) وسیع (ب) ناگوار (ج) تنگ (د) پُر جوش
2۔ دوستوں کی فرمائشوں سے کبھی .... نہ ہوتے تھے۔
✓(الف) تنگ دل (ب) غصے (ج) بور (د) کوئی نہیں
3۔ خودداری اور حفظ وضع کو وہ کبھی ہاتھ سے .... تھے۔
✓(الف) نہ جانے دیتے (ب) جانے دیتے
(ج) نہ کھوتے (د) کھودیتے
4۔ فواکہ میں غالبؔ کو بہت مرغوب تھا۔
✓(الف) آم (ب) خربوزہ (ج) تربوز (د) آڑو
5۔ مرزا کی نیت .... سے کسی طرح سیر نہ ہوتی تھی۔
✓(الف) آموں سے (ب) کینو سے (ج) سیبوں سے (د) کیلوں سے
6۔ مرزا غالب کے نہایت وسیع تھے۔
✓(الف) اخلاق (ب) عادات (ج) رویے (د) کوئی نہیں
7۔ مرزا غالب دوستوں کی کن باتوں سے کبھی تنگ دل نہ ہوتے ہیں۔
(الف) بُری باتوں سے (ب) زیادتیوں سے
✓(ج) فرمائشوں سے (د) حرکتوں سے
8۔ لوگ اکثر مرزا غالب کو خط لکھتے تھے۔
(الف) محبت بھرے (ب) دُکھ بھرے ✓(ج) بیرنگ (د) طویل
9۔ مرزا کی طبیعت میں بدرجہ غایت تھا۔
(الف) جود وسخا (ب) اخلاص ✓(ج) مروت ولحاظ (د) صبر
10۔ ایک صحبت میں مرزا غالب کس کی تعریف کر رہے تھے۔
(الف) ذوق کی (ب) مومن کی (ج) بہادر شاہ ظفر کی ✓(د) میر تقی میر کی
11۔ کس نے سوداؔ کو میرؔ پر ترجیح دی۔
✓(الف) ذوقؔ نے (ب) غالبؔ نے (ج) مومنؔ نے (د) شیفتہؔ نے
12۔ فواکہ میں غالبؔ کو بہت مرغوب تھا۔
(الف) خربوزہ (ب) تربوز ✓(ج) آم (د) آڑو

اضافی معروضی

1۔ سبق ''مرزا غالب کے عادات وخصائل'' کے مصنف کا نام ہے۔
✓(الف) مولانا الطاف حسین حالیؔ (ب) سرسید احمد خان
(ج) ڈپٹی نذیر احمد (د) مولانا محمد حسین آزادؔ
2۔ مولانا الطاف حسین حالی کا سن ولادت ہے:
✓(الف) 1837ء (ب) 1838ء (ج) 1839ء (د) 1840ء
3۔ مولانا الطاف حسین حالی کا سن وفات ہے:
✓(الف) 1914ء (ب) 1915ء (ج) 1916ء (د) 1917ء
4۔ غدار کے بعد ان کی آمدنی ہو گئی تھی:
✓(الف) ڈیڑھ سو سے اوپر (ب) تین سو سے اوپر
(ج) ایک سو سے اوپر (د) پانچ سو سے اوپر
5۔ ''یادگارِ غالب'' کس کی تصنیف ہے۔
(الف) مرزا غالب (ب) سرسید
✓(ج) الطاف حسین حالی (د) بہادر شاہ ظفر

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

☆مختصر جوابات دیں۔
سوالنمبر 1: مرزا غالبؔ کیسے اخلاق کے مالک تھے؟
جواب: مرزا غالبؔ کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر شخص سے کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔
سوالنمبر 2: دوستوں کو دیکھ کر غالبؔ کی حالت کیا ہوتی تھی؟

جواب: مرزا غالبؔ دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے۔ان کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہو جاتے تھے۔

سوالنمبر 3: مرزا غالبؔ کو کہاں کہاں سے خط آتے تھے؟

جواب: مرزا غالبؔ کو ملک کے کونے کونے سے یعنی ہندوستان بھر سے خطوط آتے تھے

سوالنمبر 4: اکثر لوگ غالبؔ کو کس طرح کے خط بھیجتے تھے؟

جواب: اکثر لوگ غالبؔ کو بیرنگ خط بھیجتے تھے۔

سوالنمبر 5: سائلوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟

جواب: سائل ان کے دروازے سے خالی ہاتھ بہت کم جاتا تھا۔ان کے مکان کے آگے اندھے،لنگڑے،لولے اور اپاہج مرد،عورت پڑے رہتے تھے۔

سوالنمبر 6: مرزا غالبؔ کے مزاج کی خاص خوبی کیا تھی؟

جواب: مرزا غالبؔ کے مزاج کی خاص خوبی ''ظرافت'' تھی۔

سوالنمبر 7: مرزا غالبؔ کو کون سا پھل پسند تھا؟

جواب: مرزا غالبؔ کو آم بہت مرغوب تھے۔

سوالنمبر 8: یہ مضمون کس کتاب سے لیا گیا ہے؟

جواب: یہ مضمون مولانا الطاف حسین حالؔی کی کتاب ''یادگارِ غالب'' سے لیا گیا ہے۔

سوالنمبر 9: سبق ''مرزا غالب کے عادات وخصائل'' کے مصنف کون ہیں؟

جواب: سبق ''مرزا غالب کے عادات وخصائل'' کے مصنف مولانا الطاف حسین حالی ہیں۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر 3: کاہلی (سرسید احمد خان)

مشقی معروضی سوالات

سوالنمبر 1: سبق ''کاہلی'' کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کی (✓) سے نشان دہی کریں۔

1۔ روٹی کمانے کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔

✓(الف) محنت　(ب) آرام　(ج) سفارش　(د) خوشامد

2۔ لوگ بہت کم کاہل ہوتے ہیں۔

✓(الف) روزنہ محنت کرنے والے　(ب) خوش گپیاں کرنے والے

(ج) بے فکر رہنے والے　(د) خود میں مگن رہنے والے

3۔ ہر انسان پر لازم ہے۔

✓(الف) اپنے اندرونی قویٰ کو زندہ رکھے　(ب) اپنے بارے میں سوچے

(ج) مزے دار کھانے کھائے　(د) حقے کے دھوئے اڑائے

4۔ قوم کی بہتری کی توقع کی جاسکتی ہے۔

✓(الف) کاہلی چھوڑ کر　(ب) فکری مندی چھوڑ کر

(ج) خوش وخرم رہ کر　(د) پریشان رہ کر

5۔ اٹھنے، بیٹھنے، چلنے پھرنے میں سستی کرنا...... ہے۔

✓(الف) کاہلی　(ب) نیند　(ج) بے کاری　(د) بے عملی

6۔ جب اس کے دلی قویٰ کی تحریک سُست ہو جاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی تو وہ اپنی......میں پڑ جاتا ہے۔

✓(الف) حیونی خصلت　(ب) انسانی خصلت

(ج) حیوانی جبلت　(د) انسانی کمزوری

7۔ ہمارے ملک میں، جو ہم کو اپنے قوائے دلی اور قوتِ عقلی کو کام میں لانے کا موقع نہیں رہا ہے،اس کا بھی سبب یہی ہے کہ ہم نے......اختیار کی ہے۔

✓(الف) کاہلی　(ب) بے راہ روی　(ج) قمار بازی　(د) تماش بینی

8۔ کسی شخص کے دل کو......پڑا رہنا نہ چاہیے۔

✓(الف) بے کار　(ب) فکرمند　(ج) مصروف　(د) غم زدہ

اضافی معروضی

1۔ سبق ''کاہلی'' کے مصنف کا نام ہے۔

✓(الف) سرسید احمد خان　(ب) علامہ شبلی نعمانی

(ج) مولوی عبدالحق　(د) مولانا محمد حسین آزاد

2۔ سرسید احمد خان کا سن ولادت ہے:

✓(الف) 1817ء　(ب) 1818ء　(ج) 1819ء　(د) 1820ء

3۔ دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دینے سے مراد ہے:

✓(الف) ذہنی جمود　(ب) ہاتھ پاؤں سے کام نہ کرنا

(ج) محنت مزدوری　(د) روزمرہ کا کام کاج

4۔ کسی شخص کے دل کو......پڑا رہنا نہ چاہیے۔

✓(الف) بے کار　(ب) فکرمند　(ج) مصروف　(د) غم زدہ

5۔ بے کار اور کاہل لوگ ہو جاتے ہیں۔

(الف) نیک صفت　(ب) درندہ صفت

(ج) شیطان صفت　✓(د) حیوان صفت

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

☆ مختصر جوابات دیں۔

سوالنمبر 1: دلی قویٰ کو بیکار چھوڑ دینے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دینے کا مطلب ہے دل کی طاقت یعنی ذہانت اور عقل کو استعمال نہ کرنا ہے۔

سوالنمبر 2: انسان کب سخت،کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے؟ **L-2019-G-I,II**

جواب: جب انسان اپنے دلی قویٰ (دل کی قوتوں/صلاحیتوں) کو بے کار ڈال دے،تو وہ نہایت سخت کاہل اور وحشی ہو جاتا ہے۔

سوالنمبر 3: کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا کیوں لازم ہے؟

جواب: کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا اس لیے لازم ہے تاکہ ہم کو اپنی تمام ضروریات کے انجام کرنے کی فکر اور مستعدی رہے۔

سوالنمبر 4: قوم کی بہتری کیسے ممکن ہے؟

جواب: جب تک ہماری قوم سے کاہلی نہ چھوٹے گی اُس وقت تک قوم کی بہتری ممکن نہیں ہے۔

غیر مشقی مختصر سوالات

سوالنمبر 1: سرسید احمد خان نے کس سن میں وفات پائی؟

جواب: سرسید احمد خان نے سن ۱۸۹۸ء میں وفات پائی۔

سوالنمبر 2: سرسید احمد خان نے کُل کتنی کتابیں لکھیں؟

جواب: انہوں نے چھوٹی بڑی (30) سے زائد کتابیں لکھیں۔ تقریریں، خطوط اور مضامین کے مجموعے ان کے علاوہ ہیں۔

سوالنمبر 3: سرسید کی اہم تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: سرسید احمد خان کی اہم تصانیف میں ''آثار الصنادید، رسالہ اسباب بغاوت ہند، تبیین الکلام، خطبات احمدیہ اور تفسیر قرآن شامل ہیں۔

سوالنمبر 4: ہر انسان پر کیا لازم ہے؟

جواب: ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی اندرونی قوی کو زندہ رکھے۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر 4: شاعروں کے لطیفے (مولانا محمد حسین آزاد)

مشقی معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ میر اور مرزا کے کلام پر تکرار کرنے والے کس کے مرید تھے۔
✓(الف) خواجہ باسط کے (ب) مرزا غالب کے
(ج) ابراہیم ذوق کے (د) خواجہ میر درد کے

2۔ انشااللہ خاں ایک دن کس کی ملاقات کو آئے۔
✓(الف) جرأت کی (ب) میر درد کی (ج) غالب کی (د) مصحفی کی

3۔ یہ مصرع ''اس زلف پہ پھبتی شبِ دیجور کی سوجھی'' کس شاعر کا ہے۔
✓(الف) جرأت کا (ب) انشا کا (ج) درد کا (د) میر کا

4۔ ''قاطع برہان'' کے مصنف ہیں۔ L-19-I,II
✓(الف) غالب (ب) مومن (ج) ذوق (د) سودا

5۔ ایک دن لکھنؤ میں...... کے کلام پر دو شخصوں نے تکرار میں طول کھینچا۔
✓(الف) میر اور مرزا (ب) ذوق اور جرأت
(ج) سودا اور مرزا (د) مومن اور غالب

6۔ میر صاحب کا کلام...... ہے، مرزا صاحب کا کلام...... ہے۔
(الف) آہ، واہ (ب) شوق، ذوق (ج) دونوں (د) کوئی نہیں

7۔ گرمیِ کلام پر...... بھی چونک پڑے۔
✓(الف) سودا (ب) ذوق (ج) غالب (د) میر

8۔ ...... نے کہا کہ ایک مصرع خیال میں آیا۔
✓(الف) جرأت (ب) ذوق (ج) غالب (د) میر

9۔ جرأت ہنس پڑے اور...... اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔
✓(الف) اپنی لکڑی (ب) اپنی چھڑی (ج) اپنی بندوق (د) کوئی نہیں

10۔ ......کو...... میں بہت دُور کی سُوجھی۔
✓(الف) اندھے، اندھیرے (ب) اندھے، روشنی
(ج) دونوں (د) کوئی نہیں

11۔ چونکہ نام بھی...... تھا اس لیے تمام اہلِ جلسہ نے نہایت تعریف کی۔
✓(الف) امام بخش (ب) خدا بخش (ج) اللہ دتہ (د) رحمان بخش

12۔ ایک شاگرد اکثر...... کی شکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کیا کرتے تھے۔
✓(الف) بے روزگاری کی (ب) زمانے کی
(ج) تنگ دستی کی (د) بچوں کی

13۔ ایک دن معمولی دربار تھا...... بھی حاضر تھے۔
✓(الف) استاد ابراہیم ذوق (ب) میر تقی میر
(ج) مرزا غالب (د) مومن خان مومن

14۔ انہوں نے...... بادشاہ سے کچھ کہا اور رخصت ہوئے۔
(الف) آہستہ آہستہ (ب) جلدی جلدی (ج) خاموشی سے (د) بھڑ بھڑا کر

اضافی معروضی

1۔ مولانا محمد حسین آزاد کا سن پیدائش ہے۔
✓(الف) 1830 (ب) 1930 (ج) 1831 (د) 1931

2۔ مولانا محمد حسین آزاد نے جس سن میں وفات پائی۔
✓(الف) 1910 (ب) 1915 (ج) 1920 (د) 1925

3۔ محمد حسین آزاد پیدا ہوئے۔
✓(الف) دلّی (ب) لکھنؤ (ج) بنارس (د) آگرہ

4۔ مولانا محمد حسین آزاد کے والد کا نام تھا۔
✓(الف) مولوی محمد باقر (ب) محمد ابراہیم (ج) حیدر علی (د) ڈاکٹر رشید

5۔ سبق ''شاعروں کے لطیفے'' کے مصنف کا نام ہے:
✓(الف) مولانا محمد حسین آزاد (ب) مولانا حالی
(ج) مولانا شبلی (د) سید سلمان ندوی

6۔ جس شعر سے غزل یا نظم کا آغاز ہوتا ہے، کہلاتا ہے۔
✓(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) ردیف

7۔ جلسہ میں شامل افراد کو کہتے ہیں۔
✓(الف) اہل جلسہ (ب) اہل خانہ (ج) اہل گھر (د) اہل نظر

8۔ خواجہ صاحب کے شاگرد نے کہاں جانے کا ارادہ کیا۔
✓(الف) بنارس (ب) حیدرآباد (ج) دکن (د) دلی

9۔ قاطع برہان کے جواب لکھے ہیں۔
✓(الف) بہت سے لوگوں نے (ب) دو آدمیوں نے
(ج) دو شعرا نے (د) بہت کم لوگوں نے

10۔ اگر تمہیں کوئی............ لات مارے تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟
✓(الف) گدھا (ب) گھوڑا (ج) خچر (د) اونٹ

11۔ آبِ حیات کے مصنف کا نام ہے۔
✓(الف) محمد حسین آزاد (ب) مرزا غالب
(ج) خواجہ حیدر علی آتش (د) میر تقی میر

12۔ کس نے سودا کو میر پر ترجیح دی۔ L-2019-G-II
✓(الف) ذوق نے (ب) غالب نے
(ج) مومن نے (د) شیفتہ نے

13۔ ''اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی'' کس نے کہا:

(الف) سوداؔنے (ب) غالبؔ نے (ج) جراتؔ نے ✓(د) انشاؔنے

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

☆ مختصر جوابات دیں۔

سوالنمبر 1: خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: انہوں نے کہا کہ دونوں صاحب کمال ہیں، مگر فرق اتنا ہے میر صاحب کا کلام 'آہ' ہے اور مرزا صاحب کا کلام 'واہ' ہے۔

سوالنمبر 2: شریف کی غزل سن کر سودا نے کیا کہا؟

جواب: شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے بہت تعریف کی اور انہوں نے کہا میاں لڑکے''جوان ہوتے نظر نہیں آتے''

سوالنمبر 3: سید انشاء کے اصرار پر کون سا شعر پڑھا؟

جواب: سید انشاء کے اصرار پر جرات نے یہ مصرہ پڑھا''اس زلف پہ پھبتی دیجور کی سوجھی ہے''

سوالنمبر 4: خواجہ صاحب اپنے اس شاگرد کیا کہا کرتے تھے، جو اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ کیا کرتے تھے؟

جواب: خواجہ صاحب اپنے شاگرد سے کہا کرتے تھے''میاں کہاں جاؤ گے؟ دو گھڑی مل بیٹھنے کو غنیمت سمجھو اور جو خدا دیتا ہے اس پر صبر کرو۔

سوالنمبر 5: صاحب عالم کی زبان سے اس وقت کیا نکلا جب حکیم احسن اللہ خاں نے جلدی سے ان کے آنے اور جانے پر اظہار تعجب کیا؟

جواب: ''اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی سے چلے۔''

غیرمشقی مختصر سوالات

سوالنمبر 1: میر اور مرزا کے کلام پر تکرار کرنے والے کس کے مرید تھے؟

جواب: میر اور مرزا کے کلام پر تکرار کرنے والے خواجہ باسط کے مرید تھے۔

سوالنمبر 2: ''قاطع برہان'' کے مصف کون ہیں؟

جواب: ''قاطع برہان'' کے مصنف مرزا غالب ہیں۔

سوالنمبر 3: انشاء اللہ خاں ایک دن کس کی ملاقات کو آئے؟

جواب: انشاء اللہ خاں ایک جرات کی ملاقات کو آئے۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر5: نصوح اور سلیم (ڈپٹی نذیر احمد دہلوی)

مشقی معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ سلیم کی عمر اس وقت کچھ کم......کی تھی۔

✓(الف) دس برس (ب) گیارہ برس (ج) بارہ برس (د) تیرہ برس

2۔ میں اوپر.........لینے گئی تھی۔

✓(الف) لوٹا (ب) جگ (ج) پلیٹ (د) گلاس

3۔ صورت سے..........تو نہیں معلوم ہوتا تھا۔

✓(الف) کچھ غصہ (ب) کچھ ناراضگی (ج) خوش (د) کوئی نہیں

4۔ سلیم ڈرتا.........گیا اور..........کر کے الگ جا کھڑا ہوا۔

✓(الف) اوپر، سلام (ب) نیچے، سلام (ج) باہر، سلام (د) کوئی ہیں

5۔ اگلے مہینے..........ہونے والا ہے۔

✓(الف) امتحان (ب) مقابلہ (ج) پروگرام (د) کوئی نہیں

6۔ شاید مجھ کو عمر بھی.........کھیلنی نہ آئے گی۔

✓(الف) شطرنج (ب) کرکٹ (ج) ہاکی (د) فٹ بال

7۔ بڑے بھائی جان کے پاس ہر وقت...........ہوا کرتا تھا۔

✓(الف) گنجفہ اور شطرنج (ب) بیٹ اور بال (ج) ہالی اور گیند (د) فٹ بال

8۔ سلیم کو کس نے آ کر جگایا؟

✓(الف) بیدارا نے (ب) نصوح نے (ج) ماں نے (د) حضرت بی نے

9۔ میاں اکیلے بیٹھے ہوئے کیا کر رہے تھے۔؟

✓(الف) کتاب پڑھ رہے تھے (ب) کھانا کھا رہے تھے
(ج) شطرنج کھیل رہے تھے (د) لکھ رہے تھے

10۔ ماں کی گود میں کون سویا ہوا تھا؟

✓(الف) لڑکی (ب) سلیم (ج) بلّی (د) بیدارا

11۔ سلیم ڈرتا ڈرتا کہاں گیا؟

✓(الف) اوپر (ب) بازار (ج) مسجد (د) مدرسے

12۔ اکثر کون گھبرایا کرتا تھا؟

✓(الف) مبتدی (ب) چور (ج) جھوٹا (د) نالائق

13۔ کھیل کے پیچھے کون دیوانہ بنا رہتا تھا؟ L-2019-G-II

✓(الف) سلیم (ب) نصوح (ج) بیدارا (د) منجھلا لڑکا

اضافی معروضی

1۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کب پیدا ہوئے؟

✓(الف) 1831ء (ب) 1832ء (ج) 1833ء (د) 1834ء

2۔ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے وفات پائی۔

✓(الف) 1912ء (ب) 1913ء (ج) 1914ء (د) 1915ء

3۔ ڈپٹی نذیر احمد کہاں پیدا ہوئے؟

✓(الف) ضلع بجنور (ب) کلکتہ (ج) بمبئی (د) کوئی نہیں

4۔ ڈپٹی نذیر احمد کے والد کا نام تھا۔

✓(الف) مولوی سعادت علی (ب) مولوی برکت علی
(ج) مولوی عبدالحق (د) مولوی عبدالخالق

5۔ اردو کے پہلے ناول نگار ہیں

✓(الف) مولوی نذیر احمد (ب) مولوی برکت علی
(ج) مولوی عبدالحق (د) مولوی عبدالخالق

6۔ دلی میں کون سی وبا آئی۔

✓(الف) ہیضہ (ب) ملیریا (ج) سرطان (د) کھانسی

7۔ مایوسی کے عالم میں نصوح کو کس بات کی فکر ہوئی؟

✓(الف) عاقبت کی (ب) دولت کی (ج) گھر کی (د) خاندان کی

8۔ چھوٹے بھائی جان تیاری کر رہے تھے۔

✓(الف) امتحان کی (ب) سفر کی (ج) سکول جانے کی (د) مقابلے کی

9۔ لڑکوں کی نانی کو لوگ کہتے تھے۔

✓(الف) حضرت بی (ب) مائی صاحبہ (ج) اماں جان (د) بڑی اماں

10۔ وہ کہانی جس کی بنیاد حقیقی زندگی پر ہوتی ہے کہلاتی ہے۔

✓(الف) ناول (ب) افسانہ (ج) ڈرامہ (د) مضمون

11۔ ایک گھنٹے کی چھٹی میں چاروں بھائی چلے جاتے:

✓(الف) نماز پڑھنے (ب) کھیلنے (ج) سیر کرنے (د) کھانا کھانے

12۔ آپ نے اکثر..........لڑکوں کو دیکھا ہوگا۔

✓(الف) چار (ب) دو (ج) تین (د) چھے

13۔ ابھی سو کر نہیں اٹھا تھا۔

✓(الف) سلیم (ب) کلیم (ج) نعیم (د) نصوح

14۔ سلیم مدرسے جاتا تھا۔

✓(الف) اکیلا (ب) بھائی کے ساتھ
(ج) دوستوں کے ساتھ (د) باپ کے ساتھ

15۔ اس محلے میں رہتے ہیں مگر کانوں کان خبر نہیں۔

(الف) دو سال سے (ب) تین سال سے
✓(ج) کئی برس سے (د) نو سال سے

16۔ حضرت بی کون تھیں۔

(الف) سلیم کی والدہ (ب) نصوح کی والدہ
(ج) فقیرنی ✓(د) لڑکوں کی نانی

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

☆ **مختصر جوابات دیں۔**

سوالنمبر 1: بیدارا نے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا؟

جواب: بیدارا نے سلیم کو جگا کر پیغام دیا کہ ''صاحب زادے اٹھیے، بالا خانے پر میاں بلاتے ہیں۔

سوالنمبر 2: سلیم کی ماں نے سلیم کے ساتھ نصوح کے ساتھ سے کیوں انکار کر کیا؟

جواب: سلیم کی ماں نے سلیم کے ساتھ نصوح جانے سے اس لیے انکار کر دیا کیوں کہ اس کی گود میں بیٹی سو رہی تھی۔

سوالنمبر 3: سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تھا؟

جواب: سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے اس لیے نہیں جاتا تھا کہ اس کا بھائی امتحان کی تیاری کے لیے صبح سویرے اٹھ کر اپنے ہم جماعت کے پاس چلا جاتا تھا۔

سوالنمبر 4: سلیم نے چار لڑکوں کی کیا خوبیاں بیان کیں؟ L-2019-G-II

جواب: (۱) گردن نیچی کر کے چلتے ہیں۔ (۲) اپنے بڑوں کو سلام کرتے ہیں۔
(۳) کسی سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔ (۴) لڑتے نہیں۔
(۵) گالی نہیں دیتے۔ (۶) قسم نہیں کھاتے۔
(۷) جھوٹ نہیں بولتے۔ (۸) کسی کو چھیڑتے۔
(۹) آواز نہیں کستے۔ (۱۰) نماز پڑھتے ہیں۔

سوالنمبر 5: حضرت بی کون تھیں اور انھوں نے سلیم کو کیا نصیحت کی؟ L-2019-G-I

جواب: حضرت بی چار لڑکوں کی نانی تھیں۔ انہوں نے سلیم کو نصیحت کی کہ ''اپنے سے بڑوں کو سلام کرتے ہیں۔''

غیر مشقی مختصر سوالات

سوالنمبر 1: بیدارا اوپر کیا لینے گئی تھی؟

جواب: بیدارا اوپر سے لوٹا لینے گئی تھی۔

سوالنمبر 2: کھیل کے پیچھے کون دیوانہ بنا رہتا تھا؟

جواب: کھیل کے پیچھے سلیم دیوانہ بنا رہتا تھا۔

سوالنمبر 3: ناول میں کیسی کہانی ہوتی ہے؟

جواب: ناول وہ کہانی ہے جس کی بنیاد حقیقی زندگی پر ہو۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر 6: پنچایت (منشی پریم چند)

مشقی معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا..........تھا۔ **L-2019-G-I**

✓(الف) یارانہ (ب) کاروباری لین دین (ج) دشمنی کا پہلو (د) تعلق

2۔ جمن جب حج کرنے گئے تھے تو..........الگو کو سونپ گئے تھے۔

✓(الف) اپنا گھر (ب) اپنا سامان (ج) اپنے کھیت (د) اپنے بیل

3۔ ان کے باپ..........کے آدمی تھے۔

✓(الف) پرانی وضع (ب) جدید وضع (ج) خوش و خرم شکل (د) کوئی نہیں

4۔ شیخ جمعراتی خود دعا اور فیض کے مقابلے میں..........کے زیادہ قائل تھے۔

✓(الف) تازیانے (ب) نکھرے (ج) ہمت (د) جرأت

5۔ جمن نے وعدے وعید کے..........دکھا کر خالہ اماں سے وہ ملکیت اپنے نام کرالی تھی۔

✓(الف) سبز باغ (ب) خوبصورت گھر
(ج) رنگ برنگے پھول (د) تحفے

6۔ خالہ جان اپنے..........کی بات نہیں سن سکتی تھیں۔

✓(الف) مرنے (ب) جینے (ج) سونے (د) نقصان

7۔ بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں تو..........کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

✓(الف) گریہ وزاری (ب) رونے دھونے
(ج) کھانے پینے (د) نقصان کرنے

8۔ شیخ جمن کو بھی اپنی..........ذمے داری کا احساس ہوا۔

✓(الف) عظیم الشان (ب) اعلیٰ (ج) اہم (د) کوئی نہیں

9۔ دوستی کا..........درخت پھر سے ہرا ہو گیا۔

✓(الف) مرجھایا ہوا (ب) ٹوٹا ہوا (ج) خشک (د) ہرا بھرا

اضافی معروضی

1۔ منشی پریم چند پیدا ہوئے۔ **L-2019-G-II**

✓(الف) 1880ء (ب) 1882ء (ج) 1884ء (د) 1886ء

2۔ منشی پریم چند نے جس سن میں وفات پائی۔

✓(الف) 1936ء (ب) 1937ء (ج) 1938ء (د) 1939ء

3۔ منشی پریم چند کا اصل نام تھا۔

✓(الف) دھنپت رائے (ب) رام بابو سکسینہ

(ج) منشی پرائم چندر (د) کوئی نہیں

4۔ منشی پریم چند کے والد کا نام کیا تھا؟

✓(الف) منشی عجائب لال (ب) رام بابو سکسینہ

(ج) منشی رام چندر (د) کوئی نہیں

5۔ منشی پریم چند پیدا ہوئے۔

✓(الف) ملہی، ضلع بنارس (ب) ٹاؤن شپ، ضلع لاہور

(ج) شیخ بھاگو، ضلع قصور (د) کوئی نہیں

6۔ پریم چند اردو کے اوّلین........... تھے۔

✓(الف) افسانہ نگار (ب) نثر نگار (ج) ڈرامہ نگار (د) شاعر

7۔ منشی پریم چند کے والد ملازم تھے۔

✓(الف) محکمہ ڈاکخانہ (ب) محکمہ ایجوکیشن

(ج) محکمہ ریلوے (د) ملازم نہیں تھے

8۔ سبق 'پنچایت' کے مصنف کا نام ہے:

✓(الف) منشی پریم چند (ب) ڈپٹی نذیر احمد

(ج) میرزا ادیب (د) امتیاز علی تاج

9۔ شیخ جمن کے والد شیخ جمعراتی کا پیشہ کیا تھا۔

✓(الف) استاد (ب) منشی (ج) وکیل (د) کاشتکار

10۔ شیخ جمن اور الگو چودھری کا آپس میں رشتہ تھا۔

✓(الف) گہرے دوست (ب) باپ بیٹا (ج) چچا بھتیجا (د) استاد شاگرد

11۔ خالہ نے سرپنچ مقرر کیا۔

✓(الف) الگو چودھری کو (ب) رام دھن کو

(ج) سمجھو سیٹھ کو (د) گوڈر شاہ کو

12۔ الگو کے پس بیل تھے۔

✓(الف) دو (ب) چار (ج) پانچ (د) آٹھ

13۔ جمن کی خالہ کے پاس تھی۔

✓(الف) تھوڑی سی زمین (ب) ایک دکان

(ج) ایک حویلی (د) ایک کٹیا

14۔ شام کو پنچایت بیٹھی۔

✓(الف) ایک پیڑ کے نیچے (ب) کنویں کے نزدیک

(ج) کھلے میدان میں (د) چودھری کی بیٹھک میں

15۔ خالہ نے جمن کو دھمکی دی۔

✓(الف) پنچایت کی (ب) تھانے کی (ج) کچہری کی (د) اپنے بیٹوں کی

16۔ فیصلہ سن کر جمن کو کیا ہو گیا۔

(الف) خوش ہوا (ب) ناراض ہوا

(ج) بھاگ گیا ✓(د) سناٹے میں آ گیا

﴾ مشقی مختصر سوالات کے جوابات ﴿

☆ مختصر جوابات دیں۔

سوالنمبر 1: جمن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز کب ہوا؟

جواب: جمن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز اس زمانے ہوا جب دونوں لڑکے جمن کے والد شیخ جمعراتی کے روز بروز انوئے ادب تہ کرتے تھے۔

سوالنمبر 2: شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے کیسا سلوک تھا؟

جواب: شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے سلوک بہت سرد مہر تھا۔ انہیں کھانے کو بھی ٹھیک سے نہ ملتا۔

سوالنمبر 3: الگو چودھری کے پنچ مقرر ہونے پر شیخ جمن کیوں خوش تھا؟

جواب: الگو چودھری شیخ جمن کا دوست تھا۔ دونوں میں گہری دوستی تھی۔ اس لیے شیخ جمن خوش تھا کہ وہ فیصلہ اس کے حق میں کرے گا۔

سوالنمبر 4: الگو چودھری نے کیا فیصلہ سنایا؟

جواب: الگو چودھری نے فیصلہ سنایا کہ ''خالہ جان کے گزارے کا بندوبست کرو ورنہ ہبہ نامہ منسوخ ہو جائے گا۔

سوالنمبر 5: الگو چودھری کا فیصلہ سن کر شیخ جمن کا ردعمل کیا تھا؟ L-2019-G-II

جواب: الگو چودھری کا فیصلہ سن کر شیخ جمن سناٹے میں آ گیا اور کہنے لگا ''اس زمانے یہی دوستی ہے کہ جو اپنے اوپر بھروسہ کرے، اس کی گردن پر چھری پھیری جائے۔

سوالنمبر 6: الگو چوہدری نے سمجھو سیٹھ کو بیل کیوں فروخت کیا؟

جواب: الگو چودھری نے سمجھو سیٹھ کو بیل اس لیے فروخت کیا کیونکہ اس کا ایک بیل مر چکا تھا اور وہ ضرورت مند بھی تھا۔

سوالنمبر 7: سمجھو سیٹھ نے الگو چودھری سے خریدے ہوئے بیل کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب: سمجھو سیٹھ نے الگو چودھری سے خریدے ہوئے بیل کے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔ اس کے کھانے پینے کا بالکل خیال نہ رکھتا تھا۔

سوالنمبر 8: الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ نے کون سا تنازعہ پنچایت کے سامنے پیش کیا؟

جواب: الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ نے بیل کی قیمت کا تنازعہ پنچایت کے سامنے پیش کیا تھا۔

سوالنمبر 9: شیخ جمن نے فیصلہ سناتے ہوئے انصاف کے تقاضوں کو کہاں تک پورا کیا؟

جواب: شیخ جمن نے فیصلہ سناتے ہوئے نہ کوئی کمی کی اور نہ ہی زیادتی بلکہ اس نے عین انصاف سے کام لیتے ہوئے فیصلہ سنایا۔ شیخ جمن کو اپنی عظیم الشان ذمہ داری کا احساس تھا۔ اس نے انصاف کے تمام اصولوں کو پورا کیا۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر 7: آرام و سکون (سیّد امتیاز علی تاجؔ)

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

﴾ مشقی معروضی سوالات ﴿

1۔ سبق ''آرام وسکون'' کے مصنف ہیں۔ L-2019-G-I,II
✓(الف) سیّد امتیاز علی تاج (ب) پریم چند
(ج) مولوی نذیر احمد (د) میرزا ادیب

2۔ ڈاکٹر کے مطابق میاں کو کیا بیماری تھی؟
✓(الف) تکان اور حرارت (ب) دل کی بیماری
(ج) شوگر (د) سر درد

3۔ میاں کتنے بجے دفتر جایا کرتے تھے؟
✓(الف) صبح دس بجے (ب) شام سات بجے
(ج) صبح آٹھ بجے (د) صبح نو بجے

4۔ ڈاکٹر نے میاں کو کس بات کی تاکید کی تھی؟
✓(الف) وقت پر دوا کھانے کی (ب) انجکشن لگوانے کی
(ج) خاموش لیٹے رہنے سے (د) سیر کرنے کی

5۔ سبق ''آرام وسکون'' میں گھریلو ملازم کا نام کیا تھا؟
✓(الف) للّو (ب) کلّو (ج) بلّو (د) ٹلّو

6۔ گھنٹی کس نے میز سے اُٹھا کر انگیٹھی پر رکھی تھی؟
✓(الف) بیوی نے (ب) میاں نے (ج) للّو نے (د) ننھے نے

7۔ میاں صاحب کا نام کیا تھا؟
✓(الف) اشفاق (ب) مشتاق (ج) اشتیاق (د) اسحاق

8۔ ملازم کیا چیز کوٹ رہا تھا؟
✓(الف) ریٹھے (ب) مرچیں (ج) نمک (د) گرم مسالا

9۔ تردّد کی کوئی بات نہیں، میں نے بہت اچھی طرح..........کر لیا ہے۔
✓(الف) معائنہ (ب) کام (ج) ناشتہ (د) کچھ بھی نہیں

10۔ میرے خیال میں انہیں..........سے زیادہ..........کی ضرورت ہے۔
✓(الف) دوا، آرام (ب) دعا، صحت (ج) ناشتہ، آرام (د) محنت، سکون

11۔ اتنا کام نہ کیا کرو..........صحت سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔
✓(الف) نصیب دشمناں (ب) اچھی صحت
(ج) بری صحت (د) کچھ بھی نہیں

12۔ جی نہیں! دوا کی..........ضرورت نہیں۔
✓(الف) مطلق (ب) بالکل (ج) کوئی (د) زیادہ

13۔ مریض کے کمرے میں..........نہیں ہونا چاہیے۔
✓(الف) شور وغل (ب) ہنگامہ (ج) سامان (د) کچھ بھی نہیں

14۔ خاموشی اعصاب کو ایک طرح کی..........بخشتی ہے۔
✓(الف) تقویت (ب) طاقت (ج) راحت (د) سکون

15۔ اللہ جانے یہ کون..........میری چیزوں اُلٹ پلٹ کرتا ہے۔
✓(الف) اللہ مارا (ب) اللہ دتہ (ج) اللہ رکھا (د) نالائق

16۔ ....کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا گھر میں کوئی بیمار پڑا ہے۔
✓(الف) اللہ ماروں (ب) کم بختوں (ج) نالائقوں (د) کسی کو

17۔ میں..........کو..........مرتبہ کہلا چکی ہوں کہ صبح سویرے ہو جایا کرے۔
✓(الف) نامراد، بیسیوں (ب) نالائق، بیسیوں
(ج) حرام خور، بیسیوں (د) اللہ ماروں، بیسیوں

18۔ ....نے قسم کھا رکھی ہے کہ کبھی کوئی چیز..........پر نہ رہنے دے گا۔
✓(الف) کم بخت، ٹھکانے (ب) نالائق، اپنی جگہ
(ج) حرام خور، ٹھکانے (د) کوئی نہیں

19۔ ....کو سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی۔
✓(الف) بچارے (ب) نکمے (ج) اللہ مارے (د) کم بخت

20۔ صاحب زادے نے..........نہ فرمائی تو دنیا کسی بہت بڑی نعمت سے محروم نہ ہو جائے گی۔
✓(الف) نغمہ سرائی (ب) غزل گوئی (ج) نعت خوانی (د) کوئی نہیں

اضافی معروضی

1۔ سیّد امتیاز علی تاج کہاں پیدا ہوئے؟
✓(الف) لاہور (ب) قصور (ج) سیالکوٹ (د) کراچی

2۔ سیّد امتیاز علی تاج کا سنِ پیدائش ہے۔
✓(الف) 1900ء (ب) 1910ء (ج) 1920ء (د) 1930ء

3۔ سیّد امتیاز علی تاج نے کب وفات پائی؟
✓(الف) 1970ء (ب) 1975ء (ج) 1980 (د) 1985ء

4۔ سیّد امتیاز علی تاج کے والد کا کیا نام تھا؟
✓(الف) مولوی ممتاز علی (ب) مولوی عبدالخالق
(ج) مولوی برکت علی (د) مولوی سعادت علی

5۔ ڈرامہ ''انارکلی'' کس نے لکھا؟
✓(الف) سیّد امتیاز علی تاج (ب) ڈپٹی نذیر احمد
(ج) منشی پریم چند (د) مولانا محمد حسین آزاد

6۔ ننھا عید کے روز میلے میں سے لایا تھا۔
✓(الف) کھلونا گاڑی (ب) غلیل (ج) لٹو (د) مٹھائی

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

☆ مختصر جوابات دیں۔

سوالنمبر 1: روزانہ آرام وسکون نہ کیا جائے تو اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟
جواب: روزانہ آرام وسکون نہ کیا جائے تو انسان تھکاوٹ کی وجہ سے بیمار پڑ جاتا ہے اور یہ بیماری نہایت سنجیدہ حد تک شدت بھی اختیار کر سکتی ہے۔

سوالنمبر 2: بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کے لیے کیوں تیار ہو جاتا ہے؟ L-19-I
جواب: بیماری کے باوجود میاں کے دفتر جانے کے لیے اس وجہ سے تیار ہو جاتا ہے کیوں کہ گھر میں اسے آرام وسکوں میسر نہیں آتا۔

سوالنمبر 3: اس ڈرامے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟
جواب: امتیاز علی تاج ہمیں اس ڈرامے کے ذریعے دوسروں کی تکلیف کا احساس کرنے کا سبق دیتے ہیں تاکہ دوسرے لوگ بھی ہماری تقلید کریں۔

سوالنمبر 4: بہت زیادہ شور وغل بھی ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ شور کی آلودگی سے صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: مسلسل شور کے سبب انسان کی قوت سماعت بری طرح متاثر ہوتی ہے اور وہ بہرا بھی ہو سکتا ہے۔

سوالنمبر 5: صحت مند رہنے کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں؟

جواب: صحت مند رہنے کے لیے متوازن غذا کے ساتھ ساتھ آرام وسکون بہت ضروری ہے۔

سوالنمبر 6: ہمسائے کی کون سی حرکت سے میاں کے آرام میں خلل پڑ رہا تھا؟

جواب: ہمسائے کے ہارمونیم بجانے سے میاں کے آرام میں خلل پڑ رہا تھا۔

غیرمشقی مختصر سوالات

سوالنمبر 1: دوا سے زیادہ کیا ضروری ہے؟

جواب: دوا سے زیادہ آرام وسکون ضروری ہے۔

سوالنمبر 2: بغیر آرام کیے محنت کرتے چلے جانے سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: بغیر آرام کیے محنت کرتے چلے جانے سے صحت خراب ہو جاتی ہے

☆☆☆☆☆

باب نمبر 8: لہو اور قالین (میرزا ادیب)

مشقی معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ ججوں نے تمہاری تصویر کو..........کا مستحق قرار دیا ہے۔

✓(الف) اول انعام (ب) دوم انعام (ج) تیسرا انعام (د) چوتھا انعام

2۔ میں نے تفصیل معلوم کرنے کے لیے..........کو بھیج دیا ہے۔

✓(الف) رؤف (ب) ارشد (ج) تنویر (د) اویس

3۔ تم نے ملک کے تمام..........کے مقابلے میں یہ انعام جیتا ہے۔

✓(الف) مصوروں (ب) شاعروں (ج) ادیبوں (د) فنکاروں

4۔ تمہیں مبارک باد دینے شہر کے..........آ رہے ہیں۔

✓(الف) معززین (ب) شاعر (ج) فنکار (د) ادیب

5۔ سنا ہے..........پر کبھی کبھی..........بھی پڑتے ہیں۔

✓(الف) آرٹسٹوں، دورے (ب) مصوروں، اولے

(ج) ادیبوں، دورے (د) شاعروں، اولے

6۔ میرے..........کی بہتری اسی میں ہے کہ یہاں سے چلا جاؤں۔

✓(الف) فن (ب) علم (ج) ہنر (د) ادب

7۔ آپ کے..........کا..........ابھی زمین بوس ہو جائے گا۔

✓(الف) تصورات، شیش محل (ب) خیالات، گھر

(ج) نظریات، محل (د) کوئی نہیں

8۔ آپ سب کچھ سمجھ جائیں گے، یہ کوئی..........نہیں ہے۔

✓(الف) معما (ب) کہانی (ج) معاملہ (د) مسئلہ

9۔ آج سے دو سال پہلے میں ایک..........گلی کے ایک خستہ اور..........مکان میں رہتا تھا۔

✓(الف) تنگ وتاریک، بدنما (ب) تنگ، خوشنما

(ج) چھوٹی، بدنما (د) کھلی، بدنما

10۔ قانون تمہیں کچھ نہیں کہے گا، مگر..........کی نظروں میں تم..........ہو۔

✓(الف) انسانیت، قاتل (ب) انسانوں، قاتل

(ج) ادیبوں، قاتل (د) شاعروں، قاتل

اضافی معروضی

1۔ سبق ''لہو اور قالین'' کے مصنف کون ہیں؟

✓(الف) میرزا ادیب (ب) پریم چند

(ج) مولوی نذیر احمد (د) سید امتیاز علی تاج

2۔ میرزا ادیب کا اصل نام ہے؟

✓(الف) دلاور علی (ب) حیدر علی (ج) سکندر علی (د) مرزا غالب

3۔ میرزا ادیب کا سنِ پیدائش ہے۔

✓(الف) 1914ء (ب) 1915ء (ج) 1916ء (د) 1917ء

4۔ میرزا ادیب نے کب وفات پائی؟

✓(الف) 1999ء (ب) 2000ء (ج) 2001ء (د) 2002ء

5۔ میرزا ادیب نے رسالہ ''ادبِ لطیف'' کی ادارت سنبھالی۔

✓(الف) 1935ء (ب) 1936ء (ج) 1937ء (د) 1938ء

6۔ سردار تجمل حسین کی کوٹھی کا نام تھا۔

✓(الف) النشاط (ب) تجمل وِلا (ج) شیش محل (د) تصویر گھر

7۔ اختر کی تجمل سے ملاقات ہوئی۔

✓(الف) مصوری کی نمائش گاہ میں (ب) مارکیٹ میں

(ج) مسجد میں (د) آفس میں

8۔ تجمل حسین کی عمر تھی۔

✓(الف) چالیس اور پچاس کے درمیان (ب) بیس اور تیس کے درمیان

(ج) تیس اور چالیس کے درمیان (د) پچاس اور ساٹھ کے درمیان

9۔ تجمل حسین کے پاس رہنے والے مصور کا نام تھا۔

✓(الف) اختر (ب) اکبر (ج) اصغر (د) اشرف

10۔ اختر کو تصویریں بنا کر دیتا تھا۔

✓(الف) اس کا دوست نیازی (ب) اس کا استاد

(ج) اس کا بیٹا (د) اس کا بھائی

11۔ سبق ''لہو اور قالین'' میں تجمل کون ہے۔

(الف) نوکر (ب) مصور ✓(ج) سرمایہ دار (د) ادیب

12۔ کس کی نظروں میں تجمل قاتل ہے۔

(الف) قانون کی ✓(ب) انسانیت کی (ج) لوگوں کی (د) اخلاق کی

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

☆ مختصر جوابات دیں۔

سوالنمبر 1: تجمل نے اختر کے بارے میں کس قسم کے خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: تجمل نے اختر کے بارے میں کہا کہ فنکار لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ دوسروں سے الگ تھلگ اور ہر وقت سوچ میں ڈوبے رہتے ہیں۔

سوالنمبر 2: اختر کا حلیہ بیان کریں۔
جواب: ادھیڑ عمر کا شخص، سر کے بال بکھرے ہوئے، آنکھیں سرخ، لباس پاجامہ اور قمیض جس کی آستینیں چڑھی ہوئی تھیں۔ آنکھوں کے گرد حلقے تھے۔
سوالنمبر 3: اختر کو کون تصویریں بنا کر دیتا تھا؟
جواب: اختر کو اس کا دوست نیازی تصویریں بنا کر دیتا تھا۔
سوالنمبر 4: نیازی نے اپنی تصویریں اختر کے حوالے کیوں کیں؟
جواب: نیازی نے اپنی تصویریں اختر کے حوالے اس لیے کیں کہ اسے پیسوں کی اشد ضرورت تھی۔
سوالنمبر 5: ''تصویریں اختر کی نہیں ہیں۔'' اس انکشاف پر تجمل کا ردعمل کیا تھا؟
جواب: اس انکشاف پر تجمل کو سخت دھچکا لگا اور اس نے اختر کو دھوکے باز کہا۔
سوالنمبر 6: سردار تجمل حسین کی کوٹھی کا کیا نام تھا؟
جواب: سردار تجمل حسین کی کوٹھی کا نام ''النشاط'' تھا۔
سوالنمبر 7: تجمل کی عمر کتنی تھی؟
جواب: تجمل کی عمر چالیس اور پینتالیس سال کے درمیان تھی۔
سوالنمبر 8: تجمل نے اختر کو کون سی خوشخبری سنائی؟
جواب: تجمل نے اختر کو خوشخبری سنائی کہ اس کی تصویر نے اول انعام حاصل کیا ہے۔
سوالنمبر 9: اختر دو سال قبل کہاں رہتا تھا؟
جواب: اختر دو سال قبل ایک تنگ و تاریک گلی کے ایک خستہ اور بدنما مکان میں رہتا تھا
سوالنمبر 10: اختر کے نزدیک نیازی کا قاتل کون تھا؟
جواب: اختر کے نزدیک نیازی کا قاتل سردار تجمل تھا۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر 9: امتحان (مرزا فرحت اللہ بیگ)

مشقی معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ بندے پر امتحان کا اثر نہیں تھا:
✓(الف) رتی برابر (ب) ذرا برابر (ج) بالکل (د) معمولی

2۔ طالب علم نے کتنے سال میں لاء کلاس کا کورس پاس کیا؟
✓(الف) دو سال (ب) چار سال (ج) تین سال (د) پانچ سال

3۔ لا کالج میں طالب علم کا دوست تھا:
✓(الف) منشی صاحب (ب) پرنسپل صاحب
(ج) لیکچرار صاحب (د) چوکیدار

4۔ طالب علم نے کس سے پوچھا کہ یہ پرچہ کس مضمون کا ہے؟
(الف) نگران صاحب سے ✓(ب) گارڈ صاحب سے
(ج) سپرنٹنڈنٹ سے (د) کسی طالب علم سے

5۔ طالب علم کتنی دیر میں کمرے سے باہر نکل آتا؟
(الف) تین گھنٹے بعد ✓(ب) آدھا گھنٹا بعد
(ج) دو گھنٹے بعد (د) ایک گھنٹے بعد

6۔ لوگ.......... کے نام سے گھبراتے ہیں لیکن مجھے ان کے.......... پر ہنسی آتی ہے
✓(الف) امتحان، گھبرانے (ب) امتحان، ڈرنے
(ج) امتحان، خوف زدہ (د) امتحان، کانپنے

7۔ والد صاحب قبلہ.......... تھے کہ بیٹے کو.......... کا شوق ہو چلا ہے۔
✓(الف) خوش، قانون (ب) ناراض، پڑھنے
(ج) خوش، استاد بننے (د) ناراض، انجینئرنگ

8۔ کسی زمانے میں بڑے بڑے.......... کے کان کترے گا۔
✓(الف) وکیلوں (ب) استادوں (ج) ادیبوں (د) شاعروں

9۔ لیمپ روشن کر کے آرام سے.......... سے سوجاتا اور.......... اُٹھتا۔
✓(الف) سات بجے، نو بجے (ب) آٹھ بجے، دس بجے
(ج) نو بجے، دس بجے (د) گیارہ بجے، بارہ بجے

10۔ قصہ مختصر درخواست شرکت دی گئی اور.......... ہوگئی۔
✓(الف) منظور (ب) مشہور (ج) مقبول (د) نامنظور

11۔ یہاں ایک بہت.......... اور.......... نگرانِ کار تھے۔
✓(الف) خلیق، ہنس مکھ (ب) خلیق، بدصورت
(ج) خلیق، ذہین (د) کوئی نہیں

12۔ ایک.......... ایک اصول قائم کرتا ہے، دوسرا اس کو توڑ دیتا ہے۔
✓(الف) مقنن (ب) رکن (ج) اہلکار (د) کوئی نہیں

13۔ والد صاحب زور.......... سے آجاتے اور.......... صحن میں بیٹھے رہتے۔
✓(الف) گیارہ بجے، نیچے (ب) بارہ بجے، اوپر
(ج) دس بجے، باہر (د) نو بجے، درخت کے نیچے

14۔ والد نے عرض کیا کہ.......... اس سال امتحان میں شریک ہوا ہے۔
✓(الف) خادم زادہ (ب) پیرزادہ (ج) صاحبزادہ (د) شہزادہ

15۔ سودن.......... کے تو ایک دن.......... کا۔
✓(الف) چور، شاہ (ب) گیدڑ، شیر (ج) نوکر، مالک (د) ڈاکو، سپاہی

اضافی معروضی

1۔ سبق ''امتحان'' کے مصنف کون ہیں؟
✓(الف) میرزا فرحت اللہ بیگ (ب) مرزا ادیب
(ج) مولوی نذیر احمد (د) سید امتیاز علی تاج

2۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کا سن ولادت ہے۔
✓(الف) 1883ء (ب) 1884ء (ج) 1885ء (د) 1886ء

3۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کا سنِ وفات ہے۔
✓(الف) 1947ء (ب) 1948ء (ج) 1949ء (د) 1950ء

4۔ مرزا فرحت اللہ بیگ پیدا ہوئے۔
✓(الف) دلّی میں (ب) بمبئی میں (ج) کلکتہ میں (د) لکھنؤ میں

5۔ مرزا فرحت اللہ بیگ ابتداء میں قلمی نام سے لکھتے رہے۔
(الف) کولمبس ✓(ب) مرزا الم نشرح (ج) ابن انشا (د) سندباد حجازی

6۔ لوگ کس نام سے گھبراتے ہیں۔

✓(الف) امتحان (ب) استاد (ج) پرچے (د) سپرنٹنڈنٹ

7۔ میں نے بھی تقدیر اور تدبیر پر لیکچر دے کر ثابت کر دیا کہ تدبیر کوئی:

(الف) مسئلہ نہیں ✓(ب) چیز نہیں (ج) معاملہ نہیں (د) پریشانی نہیں

8۔ خالی جگہ میں مناسب واحد لگائیے: ''یہ خانہ زاد ہمیشہ ممنون۔۔۔۔رہے گا''۔

✓(الف) احسان (ب) حسّان (ج) احسن (د) حسن

9۔ دو سال ایسے گزر گئے جیسے:

(الف) پانی ✓(ب) ہوا (ج) موسم (د) بارش

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

☆ مختصر جوابات دیں۔

سوال نمبر 1: مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر ہنسی کیوں آتی ہے؟

جواب: مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر ہنسی اس لیے آتی ہے کہ امتحان کی دو ہی صورتیں ہیں۔ پاس یا فیل، اس سال کامیاب نہ ہوئے تو آئندہ سال سہی۔

سوال نمبر 2: جوں جوں امتحان کے دن قریب آتے جاتے، مضمون نگار کے دوستوں اور ہم جماعتوں کا کیا حال ہوتا؟

جواب: جوں جوں امتحان قریب آتے جاتے، مضمون نگار کے دوستوں اور ہم جماعتوں کو حواس، دماغ مختل اور صورت اتنی سی نکل آتی۔

سوال نمبر 3: مضمون نگار نے کون سا امتحان دیا تھا؟

جواب: مضمون نگار نے ''لاء کلاس'' کا امتحان دیا تھا۔

سوال نمبر 4: مضمون نگار نے امتحان دیا تو کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: مضمون نگار بری طرح فیل ہو گیا۔

سوال نمبر 5: مضمون نگار کے والد نے کس طرح اس کو تسلی دی؟ **L-2019-G-I**

جواب: مضمون نگار کے والد نے اسے اس طرح تسلی دی کہ اگر اس سال فیل (ناکام) ہو گئے تو آئندہ سال پاس (کامیاب) ہو جاؤ گے۔ آخر ممتحنوں کی بے ایمانی (بددیانتی) کہاں تک چلے گی۔

غیر مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر 6: مضمون نگار نے کتنے سال میں لاء کورس مکمل کیا؟

جواب: مضمون نگار نے دو سال میں لاء کورس مکمل کیا۔

سوال نمبر 7: لاء کالج میں مضمون نگار کا دوست کون تھا؟

جواب: لاء کالج میں مضمون نگار کا دوست منشی صاحب تھے۔

سوال نمبر 8: پرچہ کتنے بجے تقسیم ہوا تھا؟

جواب: پرچہ ٹھیک دس بجے تقسیم ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر 10: ملکی پرندے اور جانور (شفیق الرّحمان)

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ کوّا گرامر میں ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔استعمال ہوتا ہے۔

✓(الف) مذکر (ب) مؤنث (ج) غلط (د) غلط

2۔ کوّا باورچی خانے کے پاس بہت۔۔۔۔۔۔۔۔۔رہتا ہے۔

✓(الف) مسرور (ب) اداس (ج) خوف زدہ (د) ناخوش

3۔ کوّا۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں سکتا اور کوشش بھی نہیں کرتا۔

✓(الف) گا (ب) سمجھ (ج) ہنس (د) دوڑ

4۔ بُلبل ایک۔۔۔۔۔۔۔۔۔پرندہ ہے۔

✓(الف) روایتی (ب) گھریلو (ج) پالتو (د) عاشق مزاج

5۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی قسمیں نہیں ہوتیں، وہ سب ایک جیسی ہوتی ہیں۔

✓(الف) بھینس (ب) بلی (ج) چڑیا (د) بلبل

6۔ بھینس کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔شکل وصورت میں ننھیال اور ددھیال دونوں پر جاتے ہیں۔

✓(الف) بچے (ب) سنگ (ج) بال (د) پاؤں

7۔ اُلّو کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔قسمیں بتائی جاتی ہیں۔

✓(الف) بیس (ب) تیس (ج) چالیس (د) چند

8۔ بلیوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔قسمیں بتائی گئی ہیں۔

✓(الف) کئی (ب) ان گنت (ج) بہت کم (د) نایاب

اضافی معروضی

1۔ سبق ''ملکی پرندے اور جانور'' کے مصنف ہیں۔

✓(الف) شفیق الرّحمان (ب) مرزا ادیب

(ج) مولوی نذیر احمد (د) مرزا فرحت اللہ بیگ

2۔ شفیق الرحمان کا سنِ پیدائش ہے۔

✓(الف) 1920ء (ب) 1921ء (ج) 1922ء (د) 1923ء

3۔ شفیق الرحمان نے وفات پائی۔

✓(الف) 2000ء (ب) 2001ء (ج) 2002ء (د) 2003ء

4۔ شفیق الرحمان پیدا ہوئے۔

✓(الف) کلانور (ب) امرتسر (ج) بمبئی (د) کلکتہ

5۔ پہاڑی کوے کی لمبائی ہوتی ہے۔

✓(الف) ڈیڑھ فٹ (ب) ایک فٹ (ج) دو فٹ (د) اڑھائی فٹ

6۔ بندوق چلے تو کوا سمجھتا ہے۔

✓(الف) ذاتی توہین (ب) بہادری (ج) بزدلی (د) کامیاب

7۔ بلبل پائی جاتی ہے۔

✓(الف) کوہ ہمالیہ کے دامن میں (ب) کوہ ہندوکش میں

(ج) کوہستان نمک میں (د) بلوچستان میں

8۔ روزمرہ کے اُلّو کو کہتے ہیں۔

✓(الف) بوم (ب) کوا (ج) چڑا (د) بھینسا

9۔ ایک ہی گھر میں سالہا سال گزارنے کے باوجود اجنبی رہتے ہیں۔

✓(الف) انسان اور بلی (ب) میاں بیوی (ج) بہن بھائی (د) دو دوست

10۔ بھینس کا مشغلہ ہے۔

✓(الف) جگالی کرنا (ب) سوتے رہنا (ج) بین بجانا (د) تیز دوڑنا

11۔ گرمیوں میں لوگ چلے جاتے ہیں۔

✓(الف) پہاڑوں پر (ب) میدانی علاقوں میں
(ج) صحراؤں میں (د) جنگلوں میں

12۔ بلبل کے گانے کی وجہ ہے۔
✓(الف) غمگین خانگی زندگی (ب) خوشی (ج) فکر (د) تکلیف

13۔ ہم ہر خوش گلو پرندے کو سمجھتے ہیں۔
✓(الف) بلبل (ب) کوا (ج) گدھا (د) بھینس

14۔ موٹی اور خوش طبع ہوتی ہے۔
✓(الف) بھینس (ب) بلی (ج) کبوتری (د) بلبل

15۔ پروں سمت بلبل کی لمبائی ہے۔
✓(الف) چند انچ (ب) دو انچ (ج) تین انچ (د) چار انچ

16۔ بردبار اور دانشمند ہے۔
✓(الف) اُلو (ب) کوا (ج) بلبل (د) بلا

17۔ کوّا اڑتا ہے۔
✓(الف) سنجیدگی سے (ب) خوشی سے (ج) ناراضگی سے (د) حیرانی سے

18۔ دن بھر اُلو آرام کرتا ہے اور رات بھر کرتا ہے۔
✓(الف) کوکو (ب) چوں چوں (ج) تو تو (د) ہو ہو

19۔ عام طور پر بلبل کو دعوت دی جاتی ہے۔
(الف) گانے کی (ب) شور مچانے کی (ج) اڑنے کی ✓(د) آہ وزاری کی

20۔ بھینسوں کی قسمیں ہوتی ہیں۔
(الف) دو (ب) بیس (ج) پندرہ ✓(د) نہیں

21۔ کوے کی بڑی تیز ہوتی ہے۔
(الف) چونچ ✓(ب) نظر (ج) اڑان (د) زبان

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

☆ مختصر جوابات دیں۔

سوال نمبر 1: کوّا گرامر میں ہمیشہ کیا استعمال ہوتا ہے؟
جواب: کوّا گرامر میں ہمیشہ مذکر استعمال ہوتا ہے۔

سوال نمبر 2: پہاڑی کوّا کتنا لمبا ہوتا ہے؟
جواب: پہاڑی کوّا ڈیڑھ فٹ لمبا ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: بندوق چلنے تو کوّے کیا کرتے ہیں؟
جواب: بندوق چلنے تو کوّے لاکھوں کی تعداد میں کہیں سے آجاتے ہیں اور شور مچاتے ہیں۔

سوال نمبر 4: بلبل کے گانے کی کیا وجہ ہے؟
جواب: بلبل کے گانے کی وجہ اس کی غمگین خانگی زندگی ہے۔

سوال نمبر 5: بلبل بہت سے موسیقاروں سے بہتر کیوں ہے؟
جواب: بلبل بہت سے موسیقاروں سے بہتر ہے کیوں کہ اس تو وہ گھنٹے بھر کا الاپ نہیں لیتی، بے سری ہو جائے تو بہانے نہیں کرتی کہ ساز والے نکمے ہیں۔

سوال نمبر 6: ہم ہر خوش گلو پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں۔ اس میں قصور کس کا ہے؟
جواب: اس میں قصور ہمارا نہیں بلکہ ہمارے ادب کا ہے۔

سوال نمبر 7: بھینس کا مشغلہ کیا ہے؟
جواب: بھینس کا مشغلہ جگالی کرنا ہے یا تالاب میں لیٹے رہنا ہے۔

سوال نمبر 8: بھینس کس لحاظ سے انسان سے زیادہ خوش نصیب ہے؟
جواب: بھینس کا حافظہ کمزور ہے اور اسے کل کی بات یاد نہیں رہتی۔ اس لیے وہ انسان سے زیادہ خوش نصیب ہے

سوال نمبر 9: اُلو کی کتنی قسمیں بتائی جاتی ہیں؟
جواب: اُلو کی بیس (20) قسمیں بتائی جاتی ہیں۔

سوال نمبر 10: اُلو کو کون پسند کر سکتا ہے؟
جواب: اُلو کو وہی پسند کرتا ہے جو فطرت کا ضرورت سے زیادہ مداح ہو۔

سوال نمبر 11: اُلو کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت سے دلچسپی کیوں نہیں؟
جواب: اُلو کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت سے اس لیے دلچسپی نہیں کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب بے سود ہے۔

سوال نمبر 12: بلی کتنے عرصے میں سدھائی جا سکتی ہے؟
جواب: بلی ایک سال میں سدھائی جا سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر 11: قدرِ ایاز (کرنل محمد خان)

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ کرنیلوں کو رہائش کے لیے کون سے بنگلے ملتے ہیں؟ L-2019-G-II
✓(الف) سی کلاس (ب) بی کلاس (ج) اے کلاس (د) ڈی کلاس

2۔ الغرض ہمارے بنگلے کا مزاج ہر زاویے سے تھا:
✓(الف) امیرانہ (ب) مدبرانہ (ج) خاکسارانہ (د) عاجزانہ

3۔ تمام دیہاتیوں نے ماسٹر جی سے کون سے برخورداروں کی خیریت دریافت کی؟
✓(الف) نامولود (ب) شیر خوار (ج) نومولود (د) تابع دار

4۔ ماسٹر جی کے بیٹھنے کے لیے کیا چیز منگوائی گئی؟
✓(الف) چارپائی (ب) پیڑھی (ج) بنچ (د) کرسی

5۔ ماسٹر جی نے کس چیز کی فرمائش کی؟ L-2019-G-I
✓(الف) چائے کی (ب) لسّی کی (ج) کارن فلیک کی (د) کافی کی

اضافی معروضی

1۔ سبق "قدرِ ایاز" کے مصنف کا نام ہے۔
✓(الف) کرنل محمد خان (ب) مرزا ادیب
(ج) شفیق الرحمان (د) مرزا فرحت اللہ بیگ

2۔ کرنل محمد خان کب پیدا ہوئے؟
✓(الف) 1920ء (ب) 1925ء (ج) 1930ء (د) 1935ء

3۔ کرنل محمد خان نے جس سن میں وفات پائی۔
✓(الف) 1999ء (ب) 1998ء (ج) 1990ء (د) 1995ء

4۔ کرنل محمد خان کہاں پیدا ہوئے؟

✓(الف) چکوال میں (ب) فیصل آباد میں
(ج) سیالکوٹ میں (د) حیدرآباد میں

5۔ کرنل محمد خان نے 1965ء میں کس محاذ پر نمایاں کارنامے انجام دیے؟
✓(الف) رَن کچھ (ب) چاغی (ج) دونوں (د) کوئی نہیں

6۔ بنگلے کا کل رقبہ تھا۔
✓(الف) دو ایکڑ (ب) تین ایکڑ (ج) چار ایکڑ (د) پانچ ایکڑ

7۔ سلیم میاں کون سا کھیل کھیلتے تھے؟
✓(الف) بیڈمنٹن (ب) کرکٹ (ج) ہاکی (د) فٹ بال

8۔ بوڑھے ملازم کا نام تھا۔
✓(الف) علی بخش (ب) خدا بخش (ج) علی کریم (د) امجد

9۔ آتش دان کے گرد موجود خشک گھاس کا نرم اور گرم فرش کہلاتا ہے۔
✓(الف) ستھر (ب) دالان (ج) میدان (د) لان

10۔ چھوڑے چودھری کا نام تھا۔
✓(الف) ایاز (ب) سلیم (ج) امجد (د) علی بخش

11۔ دیہات میں چائے پلائی جاتی تھی۔
✓(الف) مریضوں کو (ب) مہمانوں کو (ج) بوڑھوں کو (د) بچوں کو

12۔ ماسٹر جی نے غسل کیا۔
✓(الف) مسجد میں (ب) گھر میں (ج) چوپال میں (د) بیٹھک میں

13۔ چودھری نے کالج میں داخلے کے لیے رقم حاصل کی۔
✓(الف) زمین بیچ کر (ب) بنک سے قرض لے کر
(ج) ماسٹر جی سے (د) مہاجن سے

14۔ سیکنڈ ہیڈ ماسٹر صاحب نے تعلیم حاصل کی۔
✓(الف) لاہور میں (ب) کراچی میں
(ج) اسلام آباد میں (د) انگلینڈ میں

15۔ بنگلے کی سجاوٹ کا بیشتر سامان خریدا گیا تھا۔
✓(الف) مقامی کباڑیے سے (ب) بین الاقوامی منڈی سے
(ج) مقامی منڈی سے (د) شاہ عالمی منڈی سے

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

☆ مختصر جوابات دیں۔

سوالنمبر 1: مصنف کو کس قسم کا بنگلا رہنے کو ملا؟
جواب: مصنف کو ایسا بنگلا ملا جو اپنی کلاس میں منفرد تھا یہ بنگلا کم و بیش دو ایکڑ پر محیط تھا۔

سوالنمبر 2: سلیم میاں کا مشغلہ کیا تھا؟
جواب: سلیم میاں کا مشغلہ بیڈمنٹن کھیلنا اور دوستوں کے ہمراہ ٹی وی دیکھنا تھا۔

سوالنمبر 3: سلیم میاں، علی بخش پر کیوں برہم ہوئے؟
جواب: علی بخش نے دوستوں کو اندر نہیں بٹھایا تھا اور کولڈ ڈرنک پینے کو نہیں دی تھی۔

سوالنمبر 4: دیہاتی لڑکا پہلے دن سکول گیا تو اس نے کیسا لباس پہن رکھا تھا؟
جواب: دیہاتی لڑکا پہلے دن سکول گیا تو ننگے سر پر صافہ، بدن پر کُرتا اور تہمد اور پاؤں میں پوٹھوہاری جوتا پہن کر گیا۔

سوالنمبر 5: ماسٹر جی چھوٹے چودھری کے گاؤں کیوں گئے تھے؟
جواب: ماسٹر جی چھوڑے چودھری کے گاؤں شکار کرتے کرتے جا پہنچے تھے۔

سوالنمبر 6: ماسٹر جی کو چائے کیسے پیش کی گئی؟
جواب: ماسٹر جی کو لسی کی طرح چائے دی گئی تھی۔

سوالنمبر 7: دیہاتی لڑکے کی کہانی سن کر سلیم میاں پر کیا اثر ہوا؟
جواب: سلیم کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں اور دیہاتی کے لیے محبت پیدا ہو چکی تھی۔

غیر مشقی مختصر سوالات

سوالنمبر 1: چھوٹا چودھری دراصل کون تھا؟
جواب: چھوٹا چودھری خود مصنف کرنل محمد خان تھے۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر 12: حوصلہ نہ ہارو آگے بڑھو منزل اب کے دور نہیں

مشقی معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ سکولوں کو دہشت گردی سے محفوظ بنانے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے۔
(الف) سکیورٹی گارڈ (ب) سی سی ٹی وی کیمرہ
(ج) خاردار تار ✓(د) تمام

2۔ ایمرجنسی نمبرز کا نمایاں جگہ پر چسپاں کرنا کیوں ضروری ہے۔
(الف) یاددہانی کے لیے (ب) سجاوٹ کے لیے
(ج) قانونی تقاضہ پورا کرنے کے لیے
✓(د) پولیس اور متعلقہ محکمہ کو فوری اطلاع دینے کے لیے

3۔ سکول میں مشکوک بیگ نظر آنے کی صورت میں:
(الف) دوستوں کو بتایا جائے (ب) ٹیچر کو بتایا جائے
✓(ج) ایمرجنسی فون پر اطلاع کی جائے (د) بیگ کو خود ہٹایا جائے

4۔ دہشت گردی کے خاتمے میں اہم کردار ہے:
✓(الف) الیکٹرانک میڈیا کا (ب) مسجد کا
(ج) مدرسے کا (د) تمام کا

5۔ دکاندار دکان کھولنے سے پہلے دہشت گردوں کے حوالے سے جائزہ لیں:
(الف) تالوں کا (ب) اردگرد لوگوں کا
✓(ج) اردگرد مشکوک اشیا کا (د) دکان کے اندر اشیا کا

6۔ دکاندار دکان کھولنے سے پہلے دہشت گردوں کے حوالے سے جائزہ لیں:
(الف) تالوں کا (ب) اردگرد لوگوں کا
✓(ج) اردگرد مشکوک اشیا کا (د) دکان کے اندر اشیا کا

7۔ سانحہ پشاور کب پیش آیا۔ L-2019-G-II
(الف) 13 دسمبر 2014ء کو (ب) 14 دسمبر 2014ء کو
(ج) 15 دسمبر 2014ء کو ✓(د) 16 دسمبر 2014ء کو

8۔ دہشت گردی کو ختم کرنے کے لیے کس کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔
(الف) فوج (ب) پولیس

(ج) عوام ✓(د) سب کے ساتھ

9۔ اپنی مدد آپ کے تحت دہشت گردی سے چھٹکارا پایا جاسکتا ہے۔

(الف) نفرت و جہالت ختم کر کے (ب) عدم برداشت ختم کر کے

(ج) تفرقہ بازی ختم کر کے ✓(د) ان سب کو

10۔ کاکول اکیڈمی واقع ہے۔

✓(الف) ایبٹ آباد (ب) مظفر آباد (ج) نتھیا گلی (د) گھوڑا گلی

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

☆ مختصر جوابات دیں۔

سوالنمبر 1: آپ اپنے سکول میں دہشت گردی کی روک تھام کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

جواب: ہم اپنے سکول میں دہشت گردی کی روک تھام کے لیے درج ذیل اقدامات کر سکتے ہیں:

ا۔ ہمیں اپنی مدد آپ کے تحت اپنے علاقے میں سکولوں کی تعمیر و مرمت کا کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۲۔ جن سکولوں میں مناسب چار دیواری نہیں، اسے بنانے کی کوشش کریں۔

۳۔ اپنے سکولوں کے گردونواح پر نظر رکھیں۔ نیز مشکوک افراد، چیزوں اور لاوارث سامان پر بھی نظر رکھیں۔

۴۔ سکولوں کے اوقات کار میں کسی بھی اجنبی شخص کو بغیر تحقیق کیے سکول کی طرف مت جانے دیں۔

سوالنمبر 2: ایک دکاندار اپنے علاقے میں دہشت گردی کی روک تھام کے لیے کیا معاونت کرسکتا ہے؟

جواب: ہر محلے اور قصبے کے دکاندار اپنی دکان کھولنے سے قبل ارد گرد کا جائزہ لیں کہ کوئی مشکوک چیز مثلاً سائیکل، موٹر سائیکل یا گاڑی وغیرہ لاوارث تو نہیں کھڑی۔ اگر ہو تو فوراً ایمرجنسی نمبر پر اطلاع دیں۔

سوالنمبر 3: لوگوں کو دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے اپنی مدد آپ کے تحت کیا کرنا چاہیے؟

جواب: لوگوں کو دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے اپنی مدد آپ کے تحت درج ذیل اقدامات کرنے چاہئیں:

ا۔ اپنے محلے اور قصبے میں داخل ہونے والے ہر اجنبی شخص کی اچھی طرح چھان بین کریں۔

۲۔ اپنے محلے اور قصبے میں داخل ہونے والے ہر مشکوک پھیری والے اور ٹھیلے والے کو چیک کریں۔

۳۔ ایمرجنسی سے نمٹنے کے لے اہم نمبروں کو ایک بورڈ پر لکھ کر نمایاں جگہ پر لگائیں۔

سوالنمبر 4: دہشت گردی کو روکنے کے لیے کرایہ داروں کے لیے کیا ضروری معیار ہونا چاہیے؟ مختصر بیان کریں۔

جواب: کرایہ دار اور گھریلو ملازم کو رکھنے سے پہلے متعلقہ تھانوں میں ان کے شناختی کارڈ وغیرہ کی جانچ پڑتال اور اندراج لازمی کروائیں۔

سوالنمبر 5: محلے میں دہشت گردی کے حوالے سے آگاہی سنٹر کے قیام کے کیا مقاصد ہو سکتے ہیں؟

جواب: محلے میں دہشت گردی کے حوالے سے آگاہی سنٹر کے قیام کے درج ذیل مقاصد ہو سکتے ہیں:

ا۔ لوگوں کو ناگہانی حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر طرح کی ضروری معلومات دینا۔

۲۔ دہشت گردی کی منفی سرگرمیوں کے حوالے سے عوام کے اندر شعور اُجاگر کرنا۔

۳۔ سکولوں کے گردونواح پر نظر رکھنا اور مشکوک اشیاء اور افراد کے متعلق پولیس کو اطلاع دینا۔

۴۔ ایمرجنسی سے نمٹنے کے لیے اہم فون نمبرز کا بورڈ ہر محلے میں نمایاں جگہ لگانا۔

۵۔ اپنا مکان کرایہ پر دینے سے قبل کرایہ دار کے شناختی کارڈ کی پڑتال کرنا اور متعلقہ تھانے میں اندراج کرانا۔

☆☆☆☆☆

حصہ نظم

حمد (خواجہ الطاف حسین حالؔی)

معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ خواجہ الطاف حسین حالؔی کا سن پیدائش ہے۔

✓(الف) 1837 (ب) 1838 (ج) 1839 (د) 1840

2۔ خواجہ الطاف حسین حالؔی کس سن میں فوت ہوئے۔

✓(الف) 1914 (ب) 1915 (ج) 1916 (د) 1917

3۔ خواجہ الطاف حسین حالؔی پیدا ہوئے۔ **L-2019-I**

✓(الف) پانی پت میں (ب) لاہور میں (ج) کلکتہ میں (د) دہلی میں

4۔ خواجہ الطاف حسین حالؔی کے والد کا نام تھا۔

✓(الف) خواجہ ایزد بخش (ب) خدا بخش (ج) علی بخش (د) کوئی نہیں

5۔ خواجہ الطاف حسین حالؔی کو ''شمس العلما'' کا خطاب ملا۔

✓(الف) 1904ء میں (ب) 1905ء میں (ج) 1906ء میں (د) 1907ء

6۔ خواجہ الطاف حسین حالؔی کا تعلق تھا۔

✓(الف) انصاری خاندان سے (ب) مغلیہ خاندان سے

(ج) شاہی خاندان سے (د) کسی سے نہیں

7۔ خواجہ الطاف حسین حالؔی کا تعلق تھا۔

✓(الف) انصاری خاندان سے (ب) مغلیہ خاندان سے

(ج) شاہی خاندان سے (د) کسی سے نہیں

8۔ حمد کے شاعر ہیں۔

✓(الف) الطاف حسین حالؔی (ب) علامہ محمد اقبالؔ

(ج) میر دردؔ (د) غالبؔ

9۔ سب سے مقدم حق کس کا ہے۔

✓(الف) اللہ تعالیٰ کا (ب) ہمسایہ (ج) راہگیر (د) مسافر

10۔ ''رنگِ بیاں'' ہے۔

✓(الف) مرکب اضافی (ب) تشبیہ (ج) کہاوت (د) حرفِ عطف

11۔ آدھا شعر کہلاتا ہے۔

✓(الف) مصرعہ (ب) تشبیہ (ج) قصیدہ (د) غزل

12۔ گھر گھر پیغام لے کر پھرتی ہے۔

✓(الف) صبا (ب) ہوا (ج) فضا (د) دعا

13۔ نظروں میں جچتا نہیں ہے۔

✓(الف) خلعت سلطانی (ب) خوبصورت باغ (ج) خزانہ (د) مرتبہ

14۔ کملی میں کون مگن رہتا ہے۔

✓(الف) گدا (ب) شاہ (ج) درویش (د) فقیر

15۔ شاعر کے مطابق رب کائنات کا قبضہ ہے۔

(الف) حکومتوں پر ✓(ب) دلوں پر (ج) زندگیوں پر (د) انسانوں پر

16۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

✓(الف) حمد میں (ب) نعت میں (ج) قصیدہ میں (د) مرثیہ میں

17۔ ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی جائیں، کہلاتی ہے۔

✓(الف) حمد (ب) نعت (ج) قصیدہ (د) منقبت

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: کون سا بندہ حمد سرا ہے؟

جواب: بندۂ نافرماں حمد سرا ہے۔

سوال نمبر 2: کس کا حق سب سے مقدم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا حق سب سے مقدم ہے۔

سوال نمبر 3: محرم اور نامحرم میں کیا فرق ہے؟

جواب: محرم کا مطلب راز دار، آشنا، واقف اور نامحرم کا معنی ناآشنا، ناواقف ہے۔

سوال نمبر 4: اللہ کا گدا کس میں مگن رہتا ہے؟

جواب: اللہ کا گدا اپنی ہی کملی میں مگن رہتا ہے۔

سوال نمبر 5: بادِ صبا گھر گھر کیا لیے پھرتی ہے؟ **L-2019-G-I**

جواب: بادِ صبا گھر گھر اللہ تعالیٰ کی موجودگی اور خالق و رازق ہونے کا پیغام لیے پھرتی ہے۔

سوال نمبر 6: اس حمد میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کون کون سی صفات بیان کی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق یعنی ہر شے پر قدرت رکھنے والا قرار دیا ہے۔ اس کی ان گنت نعمتوں کے بدلے ہم اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہی رنج و مصیبت کو دور کرنے والا ہے۔

☆☆☆☆☆

نعت (امیر مینائی)

خلاصہ

شاعر امیر مینائی حضرت محمد ﷺ کی خدمتِ اقدس میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صبح کی ہوا کے اندر مدینہ منورہ کے پھولوں کی خوشبو پائی جاتی ہے۔ تمام پرندوں کی زبانوں پر آپ ﷺ کا ذکر اور گفتگو ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ میں تمام عمر آپ ﷺ کے در پر گزار دوں اور پھر وہیں مجھے موت آئے۔ میں جس طرف دیکھتا ہوں آپ ﷺ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ میرے دل کی دھڑکن کا مرکز آپ ﷺ کی ذات ہے یعنی دل میں آپ ﷺ کے بارے میں سوچتا ہوں تو ہر طرف آپ ﷺ کی ذات کے جلوے دکھائی دیتے ہیں۔ آپ ﷺ کی راہ میں مرنے کی آرزو ہے۔ دونوں جہانوں میں آپ ﷺ کے نور کے جلوے ہیں۔ آپ ﷺ اس پھول کی مانند ہیں جس کے ساتھ کوئی کانٹا نہیں یعنی آپ ﷺ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔

معروضی سوالات

سوال نمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ **درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

1۔ امیر مینائی کا سن پیدائش ہے۔

✓(الف) 1832ء (ب) 1833ء (ج) 1834ء (د) 1835ء

2۔ امیر مینائی جس سن میں فوت ہوئے۔

✓(الف) 1900ء (ب) 1901ء (ج) 1902ء (د) 1903ء

3۔ امیر مینائی پیدا ہوئے۔ **L-2019-G-II**

✓(الف) لکھنؤ میں (ب) دہلی میں (ج) سری نگر میں (د) آگرہ میں

4۔ امیر مینائی کے والد کا نام تھا:

✓(الف) مولوی کرم محمد (ب) مولوی کرم دین

(ج) مولوی اللہ دتہ (د) مولوی اکرام الدین

5۔ سلیبس میں شامل نعت کس نے لکھی ہے۔

✓(الف) امیر مینائی (ب) الطاف حسین حالی

(ج) مرزا غالب (د) انیس

6۔ جو بے داغ لالہ، جو بے خار .... ہے۔

✓(الف) گل (ب) شجر (ج) برگ (د) بار

7۔ بے شک صبا آتی ہے۔

✓(الف) مدینے سے (ب) مکے سے (ج) طائف سے (د) جدہ سے

8۔ صبا کا مطلب ہے۔

✓(الف) صبح کی ہوا (ب) شام (ج) دوپہر (د) آدمی

9۔ یک سو کا معنی ہے۔

✓(الف) ٹھہرا ہوا (ب) بھاگا ہوا (ج) زخمی (د) تھوڑا سا

10۔ طوطی و بلبل میں 'و' ہے۔

✓(الف) حرفِ عطف (ب) حرفِ نفی (ج) حرفِ ندا (د) حرفِ جار

11۔ امیر مینائی نے بے داغ لالہ اور بے خار گل کسے کہا ہے۔

(الف) پھولوں کو ✓(ب) آنحضرت کو (ج) صحابہ کرامؓ کو (د) بزرگانِ دین کو

12۔ طوطی و بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں۔

(الف) چمن کا (ب) پھول کا (ج) اللہ تعالیٰ کا ✓(د) حضرت محمدؐ کا

13۔ پھولوں میں کس کی خوشبو ہے۔

(الف) باغ کی ✓(ب) مدینے کی (ج) طائف کی (د) مکے کی

14۔ شاعر (امیر مینائی) کے لیے باعث حرمت ہے۔

✓(الف) خاکِ مدینہ (ب) خاکِ مکہ (ج) سرمۂ طور (د) خاکِ وطن

15۔ نعت میں صفات بیان کی جاتی ہیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ کی ✓(ب) نبی کریمؐ کی

(ج) صحابہ کرامؓ کی (د) اولیاءاللہ کی

16۔ نظم "نعت" کے شاعر نے باتیں سنیں۔

(الف) فاختہ اور طوطی کی (ب) فاختہ اور بلبل کی

(ج) کوئل اور بلبل کی ✓(د) طوطی اور بلبل کی

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوالنمبر 1: صبا کہاں سے آتی ہے؟

جواب: صبا مدینے سے آتی ہے۔

سوالنمبر 2: پھولوں میں کس کی خوشبو ہے؟

جواب: پھولوں میں مدینے کی خوشبو ہے۔

سوالنمبر 3: شاعر کے دل میں کیا حسرت اور آرزو ہے؟ **L-2019-G-I**

جواب: شاعر کے دل میں یہی حسرت اور آرزو ہے کہ وہ تمام عمر حضرت محمد ﷺ کی چوکھٹ پر گزار دے اور وہیں اسے موت آ جائے۔

سوالنمبر 4: شاعر اپنی حرمت و آبرو کس بات کا خیال کرتا ہے؟ **L-2019-G-II**

جواب: شاعر اپنی حرمت و آبرو اس بات میں خیال کرتا ہے کہ آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے خاک میں مل جائے۔

سوالنمبر 5: طوطی اور بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں؟

جواب: طوطی اور بلبل بھی آپ ﷺ کا ذکر کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

برسات کی بہاریں (نظیر اکبر آبادی)

خلاصہ

معروف عوامی شاعر نظیر اکبر آبادی اپنی نظم "برسات کی بہاریں" میں موسم برسات کی بہاروں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ برسات کی آمد کے ساتھ ہر طرف سبزہ لہلہا رہا ہوتا ہے۔ باغات میں بہار آ جاتی ہے اور بارش کی بوندیں سبزے پر موتیوں کی طرح چمک رہی ہوتی ہیں۔ بادل ہوا میں مست ہو کر مچل رہے ہوتے ہیں۔ مسلسل بارش کی وجہ سے ہر جگہ جل تھل ہے۔ آسمان پر کالی گھٹاؤں کے چھاتے ہی آسمان کا رنگ سرخ، سفید اور سرمئی مائل سیاہ ہو جاتا ہے۔ بارش کے پانی سے باغات بھیگ رہے ہیں اور زمین پر موجود سبزہ نہا کر نکھر جاتا ہے۔ ہر طرف سبز گھاس کا فرش بچھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ کھیت لہلہا رہے ہیں۔ چرند، پرند، جاندار آبی مخلوق مچھلی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ان سب میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا سامان نظر آتا ہے۔ پرندے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہیں۔ خصوصاً تیتر سبحان تیری قدرت کا ورد کرتے ہیں۔ گویا اس موسم میں ہر کوئی اپنے رب کی بڑائی بیان کرتا ہے۔

معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ نظیر اکبر آبادی جس سن میں پیدا ہوئے۔

✓(الف) 1735ء (ب) 1736ء (ج) 1737ء (د) 1738ء

2۔ نظیر اکبر آبادی کا سنِ وفات ہے۔

✓(الف) 1830ء (ب) 1831ء (ج) 1832ء (د) 1833ء

3۔ نظیر اکبر آبادی کا اصل نام ہے۔ **L-2019-G-I**

✓(الف) ولی محمد (ب) احمد دین (ج) محمد اکبر (د) علی اکبر

4۔ نظیر اکبر آبادی کہاں پیدا ہوئے؟

✓(الف) دلّی میں (ب) کلکتہ میں (ج) لکھنؤ میں (د) امرتسر میں

5۔ نظم "برسات کی بہاریں" کے شاعر کا نام ہے۔

✓(الف) نظیر اکبر آبادی (ب) خواجہ الطاف حسین حالیؔ

(ج) امیر مینائی (د) علامہ محمد اقبال

6۔ ہوا پر مست ہو کر چھا رہے ہیں۔

✓(الف) بادل (ب) سایے (ج) پرندے (د) دھوئیں

7۔ نظم "برسات کی بہاریں" کس ہیئت میں تحریر کی گئی ہے۔

✓(الف) مخمس (ب) آزاد (ج) معریٰ (د) کوئی نہیں

8۔ نظیر اکبر آبادی کی شاعری ہے۔

(الف) انقلابی ✓(ب) عوامی (ج) ہیجانی (د) مذہبی

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوالنمبر 1: پہلے بند میں کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: پہلے بند میں درج ذیل الفاظ قافیے کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

برسات، باغات، قطرات، گھات

سوالنمبر 2: تیسرے بند میں موجود ردیف کی نشان دہی کریں۔

جواب: تیسرے بند میں "ہر بچھونے" ردیف ہے۔

سوالنمبر 3: چوتھے بند میں کونسا لفظ بطور ردیف استعمال ہوا ہے؟

جواب: چوتھے بند میں "ہی" بطور ردیف استعمال ہوتا ہے۔

سوالنمبر 4: تیتر اللہ تعالیٰ کی عظمت کیسے بیان کرتے ہیں؟

جواب: تیتر برسات میں "سبحان تیری قدرت" پکارتے ہیں اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرتے ہیں۔

سوالنمبر 5: گلزار کے بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: برسات میں بارش کی بوندوں سے باغات اور سبزہ دھل جاتا ہے۔ مراد بارش کے پانی میں سبھی بھیگ رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

پیوستہ رہ شجر سے، اُمیدِ بہار رکھ (علامہ محمد اقبالؒ)

خلاصہ

نظم "پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ" میں علامہ محمد اقبال کہتے ہیں کہ خزاں کے موسم میں جو شاخ درخت سے ٹوٹ کر علیحدہ ہو جاتی ہے، بہار کے موسم میں بھی سرسبز و شاداب نہیں ہوتی۔ اس پر کبھی بہار نہیں آتی۔ اس پہ ہمیشہ خزاں طاری رہتی ہے۔ پھر اس پر پھل اور پتے کبھی نہیں لگتے۔ دراصل علامہ اقبال اس نظم میں اُمتِ مسلمہ کو متحد ہونے کا

درس دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے مسلم قوم! شجر اسلام کے ساتھ جڑے رہو اور اچھے دنوں کی اُمید رکھو۔ مسلم قوم آج زوال کا شکار ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اے مسلم قوم! تیرے گلستان میں خزاں کیسے آگئی کیوں تیرا دامن زرِ گل سے خالی ہو گیا۔ وہ پرندے جو تیرے گلستان کے درخت کی ٹہنی کے پتوں کے پیچھے چھپ کر اللہ کی حمد وثنا کرتے تھے، اس ٹہنی کے ٹوٹ جانے سے اب وہاں سے رخصت ہو گئے ہیں۔ گویا وہاں کوئی رونق ہی نہیں رہی۔ اے مسلم قوم! تو اس کٹی ہوئی شاخ سے سبق حاصل کر۔ کیونکہ تو زمانے کے رسم ورواج اور دستور سے ناواقف ہے۔ قانونِ قدرت یہ ہے کہ اسی شاخ کو ہی پھل لگ سکتا ہے جو درخت سے وابستہ ہو۔ لہٰذا تم اپنی ملت سے بھرپور تعلق جوڑ کر خوشحالی کی اُمید رکھو کیونکہ جب مسلمانوں پر اچھا وقت آئے گا تو تمہیں بھی اس سے فیض حاصل ہوگا۔ اس لیے اپنی ملت سے جڑے رہو اور اچھے وقت کا انتظار کرو۔

معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ علامہ محمد اقبالؒ جس سن میں پیدا ہوئے۔

✓(الف) 1877ء (ب) 1878ء (ج) 1879ء (د) 1880ء

2۔ علامہ محمد اقبالؒ نے جس سن میں وفات پائی۔

✓(الف) 1938ء (ب) 1940ء (ج) 1947ء (د) 1948ء

3۔ علامہ محمد اقبالؒ کس شہر میں پیدا ہوئے۔

✓(الف) سیالکوٹ (ب) لاہور (ج) کراچی (د) اسلام آباد

4۔ علامہ محمد اقبالؒ کے والد کا نام تھا۔

✓(الف) شیخ نور محمد (ب) شیخ ایاز (ج) پونجا جناح (د) شیخ سعدی

5۔ قاعدہ روزگار کا مطلب ہے۔

(الف) روزی کمانا ✓(ب) زمانے کا دستور
(ج) روزانہ پڑھائی (د) قاعدے بنانا

6۔ نظم "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کس نے لکھی ہے۔

✓(الف) علامہ محمد اقبال (ب) امیر مینائی
(ج) خواجہ الطاف حسین حالیؔ (د) نظیر اکبر آبادی

7۔ آپ نے خطبہ الٰہ آباد جس سن میں دیا۔

✓(الف) 1930ء میں (ب) 1925ء میں (ج) 1926ء میں (د) 1938ء

8۔ بانگِ دراں کے شاعر ہیں۔

✓(الف) علامہ اقبال (ب) مصحفی (ج) آتش (د) میر دردؔ

9۔ علامہ اقبال کی تصنیف "ضربِ کلیم" کس زبان میں لکھی گئی ہے۔

(الف) فارسی (ب) انگریزی ✓(ج) اردو (د) عربی

10۔ نظم 'پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ' میں سبق اندوز ہونے کا کہا گیا:

(الف) دشمنوں سے (ب) بزرگوں سے
✓(ج) شاخ بریدہ سے (د) پھولوں سے

11۔ "گائے اور بکری" یہ مشہور نظم کس شاعر کی ہے۔

✓(الف) علامہ اقبال (ب) الطاف حسین حالی
(ج) مرزا غالب (د) ابراہیم ذوق

12۔ "شاخِ بریدہ" سے کیا مراد ہے۔

(الف) ٹیڑھی شاخ (ب) الٹی شاخ (ج) لٹکی شاخ ✓(د) کٹی شاخ

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوالنمبر 1: اقبالؒ نے ڈالی اور شجر سے کیا مراد لیا ہے؟ **L-2019-G-II**

جواب: ڈالی سے مراد مسلمان بطور فرد اور شجر سے مراد پوری امتِ مسلمہ یا ملتِ اسلامیہ مراد لیا ہے۔

سوالنمبر 2: عہدِ خزاں کس کے واسطے لازوال ہے؟

جواب: درخت سے ٹوٹ کر گرنے والی شاخ اور اپنی قوم سے علیحدہ ہونے والے شخص کے لیے عہدِ خزاں لازوال ہے۔

سوالنمبر 3: کس کے گلستان میں فصلِ خزاں کا دور ہے؟

جواب: مسلمانوں کے گلستان میں فصلِ خزاں کا دور ہے۔

سوالنمبر 4: جیبِ گل کس چیز سے خالی ہے؟

جواب: جیبِ گل زرِ کامل عیار سے خالی ہے۔

سوالنمبر 5: خلوتِ اوراق میں کون نغمہ زن تھے؟

جواب: خلوتِ اوراق میں طیور نغمہ زن تھے۔

سوالنمبر 6: ہمیں کس چیز سے سبق اندوز ہونا چاہیے؟

جواب: ہمیں شاخ بریدہ سے سبق اندوز ہونا چاہیے۔

سوالنمبر 7: اُمید بہار کے لیے کس بات کی ضرورت ہے؟

جواب: اُمید بہار کے لیے شجر سے پیوستہ رہنے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆

حصہ غزل

غزل (میر تقی میرؔ)

معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ میر تقی میرؔ کا سن پیدائش ہے۔

✓(الف) 1725 (ب) 1726 (ج) 1727 (د) 1728

2۔ میر تقی میرؔ جس سن میں فوت ہوئے۔

✓(الف) 1810 (ب) 1805 (ج) 1807 (د) 1808

3۔ جس شعر میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے اسے کہتے ہیں۔

✓(الف) مقطع (ب) مطلع (ج) عرف (د) کنیت

4۔ غزل "ہستی اپنی حباب کی سی ہے" کے شاعر ہیں:

✓(الف) میر تقی میرؔ (ب) غالبؔ (ج) علامہ اقبال (د) میر درد

5۔ میر تقی میرؔ کا اصل نام ہے۔

✓(الف) میر محمد تقی (ب) میر تقی میر (ج) سید امان اللہ (د) کوئی نہیں

6۔ میر تقی میر کے والد کا نام تھا:

✓(الف) میر علی متقی (ب) سید امان اللہ (ج) خدا بخش (د) کوئی نہیں

7۔ میر تقی میر کہاں پیدا ہوئے۔

✓(الف) آگرے میں (ب) لکھنؤ میں (ج) دہلی میں (د) کلکتہ میں

8۔ "خدائے سخن" کہا گیا ہے۔

✓(الف) میر تقی میر کو (ب) غالب کو (ج) آتش کو (د) کسی کو نہیں

9۔ سرتاجِ شعرائے اردو کہا گیا ہے۔

✓(الف) میر تقی میر کو (ب) غالب کو (ج) آتش کو (د) کسی کو نہیں

10۔ "بابائے اردو" کہا گیا ہے۔

✓(الف) ڈاکٹر مولوی عبدالحق (ب) مولانا محمد حسین آزاد

(ج) سر سید احمد خان (د) مولانا الطاف حسین حالی

11۔ میر تقی میر کے مطابق اپنی ہستی ہے۔ **L-2019-G-I**

(الف) سراب سی ✓(ب) حباب سی (ج) خراب سی (د) حجاب سی

12۔ میر تقی میر کی وجہ شہرت ہے۔

✓(الف) غزل (ب) نظم (ج) مرثیہ (د) قصیدہ

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: اس غزل میں ردیف کون سے الفاظ ہیں؟

جواب: اس غزل میں ردیف "کی سی ہے" ہے۔

سوال نمبر 2: اس غزل میں استعمال ہونے والے کوئی سے چار قافیوں کی نشاندہی کریں۔

جواب: قافیہ: حباب ، سراب، خواب، کباب

سوال نمبر 3: دوسرے شعر میں ہونٹوں کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: دوسرے شعر میں ہونٹوں کو "گلاب کی پنکھڑی" سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سوال نمبر 4: میر نے "نیم باز آنکھوں کی مستی" کو کیا قرار دیا ہے؟

جواب: میر نے "نیم باز آنکھوں کی مستی" کو شراب کے نشے جیسا قرار دیا ہے۔

سوال نمبر 5: شاعر اضطراب کی حالت میں کیا کرتا ہے؟

جواب: شاعر اضطراب کی حالت میں بار بار محبوب کے در پر جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

غزل (خواجہ حیدر علی آتش)

معروضی سوالات

سوال نمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ 'رُخ و زلف پر جان کھویا کیا' یہ غزل ہے۔

✓(الف) آتش کی (ب) غالب کی (ج) علامہ اقبال کی (د) میر درد کی

2۔ آتش کا اصل نام تھا۔

✓(الف) حیدر علی (ب) آتش (ج) علی حیدر (د) غلام حیدر

3۔ آتش کا سن پیدائش ہے۔

✓(الف) 1764ء (ب) 1765ء (ج) 1766ء (د) 1767ء

4۔ خواجہ حیدر علی آتش نے جس سن میں وفات پائی۔

✓(الف) 1846ء (ب) 1806ء (ج) 1876ء (د) 1886ء

5۔ خواجہ حیدر علی آتش شاعر تھے: **L-2019-G-II**

✓(الف) غزل کے (ب) مرثیہ کے (ج) نظم کے (د) قصیدہ کے

6۔ خواجہ حیدر علی آتش پیدا ہوئے۔

✓(الف) فیض آباد، لکھنؤ (ب) دہلی، بھارت (ج) بمبئی (د) کوئی نہیں

7۔ خواجہ حیدر علی آتش کے والد کا نام تھا۔

✓(الف) خواجہ علی بخش (ب) خدا بخش (ج) مرزا تقی خاں (د) کوئی نہیں

8۔ شاعر کا بخت:

(الف) جاگتا رہا ✓(ب) سویا رہا (ج) مسکراتا رہا (د) روتا رہا

9۔ حیدر علی آتش نے شاعری میں شاگردی اختیار کی:

(الف) میر تقی میر (ب) ولی ✓(ج) مصحفی (د) غالب

10۔ رُخ و زلف پر جان کھویا کیا، رخ و زلف گرائمر کی رو سے کیا ہیں:

✓(الف) مرکب عطفی (ب) مرکب اشارہ

(ج) مرکب جاری (د) مرکب عددی

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: شاعر نے ہمیشہ کس کے وصف لکھیں ہیں؟

جواب: شاعر نے ہمیشہ اپنے محبوب کے دانتوں کے وصف لکھے ہیں۔

سوال نمبر 2: شاعر کی عمر کیسے بسر ہوئی؟

جواب: شاعر کی عمر پریشانیوں کی وجہ سے جاگنے میں اور اس کی قسمت سونے میں گزر گئی

سوال نمبر 3: شاعر نے اپنی کشتِ سخن کے بارے میں کیا کہا ہے؟

جواب: شاعر کی کشتِ سخن بے فکری میں ہمیشہ سرسبز و شاداب اور ترو تازہ رہی۔

سوال نمبر 4: برہمن کو کس بات کی حسرت رہی؟

جواب: برہمن کو اپنے بتوں سے بات کرنے کی حسرت رہی لیکن اللہ تعالیٰ نے بتوں کو قوتِ گویائی نہیں دی۔

سوال نمبر 5: شاعر کا قلم کیا کام کرتا ہے؟

جواب: شاعر کا قلم ہمیشہ محبوب کے دانتوں کے وصف لکھتے ہوئے موتی پروتا رہا۔

☆☆☆☆☆

غزل (مرزا اسد اللہ خاں غالب)

معروضی سوالات

سوال نمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ مرزا اسد اللہ خاں غالب پیدا ہوئے۔

✓(الف) 1797ء (ب) 1798ء (ج) 1799ء (د) 1869ء

2۔ غالب جس سن میں فوت ہوئے۔

✓(الف) 1869ء (ب) 1870ء (ج) 1860ء (د) 1879ء

3۔ غالب کا اصل نام تھا۔

✓(الف) اسد اللہ خاں (ب) محمد اسد (ج) ابوالکلام (د) ظہیر الدین

4۔ غالب پیدا ہوئے۔
✓(الف) آگرہ میں (ب) دہلی میں (ج) بمبئی میں (د) لکھنؤ میں

5۔ غالبؔ کے والد کا نام تھا۔
✓(الف) مرزا عبداللہ بیگ (ب) نصر اللہ بیگ
(ج) نواب یوسف علی خاں (د) ظہیر الدین

6۔ غالبؔ کے چچا کا نام تھا۔
✓(الف) نصر اللہ بیگ (ب) مرزا عبداللہ بیگ
(ج) نواب یوسف علی خاں (د) ظہیر الدین

7۔ غالبؔ نے شاعری کی۔
✓(الف) اردو اور فارسی میں (ب) اردو میں
(ج) فارسی میں (د) کسی میں نہیں

8۔ مصرع مکمل کیجیے۔ ''جان تم پر۔۔۔۔کرتا ہوں''۔
✓(الف) نثار (ب) قربان (ج) فدا (د) جان نثار

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

سوالنمبر 1: غالب کو کن سے وفا کی اُمید ہے؟
جواب: غالب کو اُن سے وفا کی اُمید ہے جو یہ نہیں جانتے کہ وفا کس کو کہتے ہیں۔

سوالنمبر 2: شاعر نے کسے ناداں کہا ہے؟
جواب: شاعر نے دل کو ناداں کہا ہے۔

سوالنمبر 3: کون مشتاق ہے اور کون بیزار؟
جواب: شاعر اپنے آپ کو کہتا ہے کہ میں اپنے محبوب سے ملنے کے لیے مشتاق ہوں اور میرا محبوب مجھ سے بیزار ہے۔

سوالنمبر 4: درویش کے لب پر کیا صدا ہے؟
جواب: درویش کے لب پر یہ صدا ہے کہ آپ دوسروں کے ساتھ بھلائی کریں، آپ کے ساتھ بھی بھلائی ہوگی۔

سوالنمبر 5: غالبؔ نے مقطعے میں محبوب کو اپنی کیا قیمت بتائی ہے؟
جواب: غالبؔ نے مقطعے میں کہا ہے کہ میری کوئی قیمت نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

غزل (بہادر شاہ ظفرؔ)

معروضی سوالات

سوالنمبر 1: ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ بہادر شاہ جس سن میں پیدا ہوئے۔
✓(الف) 1775ء (ب) 1875ء (ج) 1804ء (د) 1904ء

2۔ بہادر شاہ ظفرؔ جس سن میں فوت ہوئے۔
✓(الف) 1869ء (ب) 1870ء (ج) 1860ء (د) 1879ء

3۔ وہ شاعر جو بادشاہ بھی تھا۔
✓(الف) بہادر شاہ ظفرؔ (ب) غالبؔ (ج) میر تقی میرؔ (د) میر انیسؔ

4۔ بہادر شاہ ظفرؔ کو جہاں نظر بند کیا گیا۔
✓(الف) رنگون (ب) دہلی (ج) کلکتہ (د) لاہور

5۔ بہادر شاہ ظفر کے کلیات میں جتنے اشعار ہیں۔
✓(الف) تیس ہزار سے زائد (ب) چالیس ہزار سے زائد
(ج) پنتالیس ہزار سے زائد (د) پچاس ہزار سے زائد

6۔ شام کا متضاد ہے۔
✓(الف) صبح (ب) تاریکی (ج) اُجالا (د) شاباش

7۔ بہادر شاہ ظفرؔ کا تعلق تھا۔
✓(الف) مغلیہ خاندان سے (ب) شاہی خاندان سے
(ج) ہاشمی خاندان سے (د) کوئی نہیں

8۔ بہادر شاہ ظفرؔ کی پہچان ہے۔
✓(الف) غزل گوئی (ب) قصیدہ گوئی (ج) مرثیہ نگاری (د) ناول نگاری

9۔ عمر دراز مانگ کر لائے تھے۔
(الف) چار گھنٹے ✓(ب) چار دن (ج) چار ماہ (د) چار سال

10۔ بقول ظفر، پھیلا کے پاؤں سوئیں گے۔
(الف) آرام سے ✓(ب) کنجِ مزار میں (ج) سکون سے (د) محل میں

11۔ شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ کو کہا جاتا ہے۔ L-2019-II
(الف) ردیف (ب) مرثیہ (ج) مجاز مرسل ✓(د) قافیہ

مشقی مختصر سوالات کے جوابات

☆: بہادر شاہ ظفر کی غزل کو سامنے رکھتے ہوئے مختصر جواب دیں۔

سوالنمبر 1: انسان کی عمر دراز کے چار دن کیسے کٹتے ہیں؟
جواب: انسان کی عمر دراز کے چار دن ''دو دن آرزو میں اور دو انتظار میں'' کٹتے ہیں۔

سوالنمبر 2: بلبل کو باغباں اور صیاد سے کیا گلہ ہے؟
جواب: بلبل کو باغباں اور صیاد سے کوئی گلہ نہیں ہے۔

سوالنمبر 3: بلبل کی قسمت میں کیا لکھا تھا؟
جواب: بلبل کی قسمت میں بہار کے موسم میں قید لکھی تھی۔

سوالنمبر 4: شاعر اپنی حسرتوں سے کیا کہنا چاہتا ہے؟
جواب: شاعر اپنی حسرتوں سے کہنا چاہتا ہے کہ میرے زخمی دل میں تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں ہے اس لیے وہ کہیں اور جا بسیں۔

سوالنمبر 5: شاعر نے اپنی کس بدنصیبی کا ذکر کیا ہے؟
جواب: شاعر نے اپنی اس بدنصیبی کا ذکر کیا ہے کہ اسے مرنے کے بعد اپنے وطن میں دفن ہونے کے لیے دو گز زمین بھی نہیں ملی۔

☆☆☆☆☆

واحد جمع

1۔ ''حکم'' کی جمع ہے۔ L-2019-G-I,II
(الف) احکم (ب) حکماء ✓(ج) احکام (د) حاکم

2۔ ''اعمال'' کی واحد ہے۔ L-2019-G-I

✓(الف) عمل (ب) اعلم (ج) علم (د) عامل

3۔ لفظ "خدام" کا واحد ہے۔ L-2019-G-II

✓(الف) خادم (ب) مخدوم (ج) مخدومہ (د) خدامہ

4۔ ذکر کی جمع ہے۔

(الف) ذاکر ✓(ب) اذکار (ج) ذاکرین (د) مذکور

5۔ ادیان کا واحد ہے۔

(الف) دن (ب) دنیا ✓(ج) دین (د) دیوان

6۔ "بدن" کی جمع ہے۔

(الف) بدنوں (ب) بدائن (ج) ابدان (د) بدین

7۔ "شاعر" کی جمع ہے۔

(الف) شعار ✓(ب) شعراء (ج) شعائر (د) اشاعرہ

8۔ "زمانہ" کی جمع ہے۔

(الف) زمانوں ✓(ب) ازمنہ (ج) زمن (د) ازمن

9۔ "احکام" کا واحد ہے۔

✓(الف) حکم (ب) حکام (ج) حاکم (د) احکامات

10۔ فرمان کی جمع ہے۔

(الف) فرمودہ (ب) فرمایا (ج) فرمانا ✓(د) فرامین

11۔ کبیر کی جمع ہے۔

(الف) کبیرا (ب) اکبر (ج) کبار ✓(د) اکابر

12۔ "عاقل" کی جمع ہے۔

(الف) عقل (ب) عقل مند (ج) عقول ✓(د) عقلا

13۔ "عنادل" کا واحد ہے۔

(الف) دشمن ✓(ب) عندلیب (ج) عندلاب (د) عنالد

14۔ "مشاغل" کا واحد ہے۔

✓(الف) مشغلہ (ب) مشاغلہ (ج) شغل (د) کوئی بھی نہیں

15۔ "استاد" کی جمع ہے۔

(الف) استادید (ب) استادیں ✓(ج) اساتذہ (د) استادات

16۔ "اصغر" کی جمع ہے۔

(الف) اکبر (ب) صاغر ✓(ج) اصاغر (د) اصغروں

17۔ "سنت" کی جمع ہے۔

(الف) اسناد (ب) اسفار (ج) سکن ✓(د) سنن

18۔ "فتوح" کا واحد ہے۔

(الف) فساد (ب) فرض (ج) فرد ✓(د) فتح

19۔ "مسلم" کی جمع ہے۔

(الف) مسلمات ✓(ب) مسلمین (ج) مسالم (د) مناظر

☆☆☆☆☆

مذکر مؤنث

1۔ فقیر کی مونث ہے۔

✓(الف) فقیرنی (ب) فقیری (ج) فقیرن (د) فقیریا

2۔ "کنواری" کا مذکر ہے۔ L-2019-G-I

(الف) کنوارے (ب) کنوارن ✓(ج) کنوارا (د) کنوارین

3۔ "داماد" کی مونث ہے۔ L-2019-G-I

(الف) بیٹی (ب) دامادی (ج) بیوی ✓(د) بہو

4۔ لفظ "سلطان" کی مونث ہے۔ L-2019-G-II

(الف) سلطانی (ب) سلطنت ✓(ج) سلطانہ (د) سلطانے

5۔ "خانم" کا مذکر ہے۔ L-2019-G-II

✓(الف) خان (ب) خوانی (ج) خانہ (د) خانگی

یا۔ "خانم" کا مذکر ہے۔

(الف) گنوار ✓(ب) خان (ج) خوانی (د) بندہ

6۔ ساتھی کی مؤنث ہے۔

(الف) سہیلی (ب) دوست ✓(ج) ساتھن (د) کلاس فیلو

7۔ بادشاہ کی مونث ہے۔

(الف) بادشاہی (ب) بادشہزادی (ج) بادشاہت ✓(د) ملکہ

8۔ ملازم کی مؤنث ہے۔

✓(الف) ملازمہ (ب) ملزمہ (ج) ملزومہ (د) نوکرانی

9۔ "ملکہ" کا مذکر ہے۔

(الف) شہزادہ ✓(ب) بادشاہ (ج) مہاراج (د) وزیر

10۔ "شہزادہ" کی مونث ہے۔

(الف) ملکہ (ب) صاحبہ ✓(ج) شہزادی (د) بیگم

11۔ "دیور" کی مونث ہے۔

(الف) دیوارنی (ب) دیورنی ✓(ج) دیورانی (د) دیوانی

12۔ ماموں کا مؤنث ہے۔

✓(الف) ممانی (ب) بیوی (ج) عورت (د) مامی

13۔ "مینڈک" کی مونث ہے۔

(الف) مینڈی ✓(ب) مینڈکی (ج) مینڈکیا (د) مینڈکن

14۔ "خالہ" کا مذکر ہے۔

(الف) بھائی ✓(ب) خالو (ج) ماموں (د) چچا

15۔ "ساتھن" کا مذکر ہے۔

✓(الف) ساتھی (ب) دوست (ج) بھائی (د) رفیق

☆☆☆☆☆

الفاظ متضاد

1۔ "آغاز" کا متضاد ہے۔ L-2019-G-I

✓(الف) انجام (ب) شروع (ج) خاص (د) ہموار

2۔ "تاریک" کا متضاد ہے۔

(الف) روشنی (ب) چاندنی ✓(ج) روشن (د) اندھیرا

یا۔ "تاریک" کا متضاد ہے۔

(الف) اندھیرا ✓(ب) روشن (ج) چمکدار (د) گہرا

3۔ قوت کا متضاد ہے۔

(الف) طاقت ✓(ب) ضعف (ج) قوی (د) موافق

یا۔ ''قوت'' کا متضاد ہے۔

(الف) اضعاف (ب) ضعیف ✓(ج) ضعف (د) ضعفا

4۔ ''اقلیت'' کا متضاد ہے۔

✓(الف) اکثریت (ب) عزیمت (ج) شہریت (د) جمہوریت

5۔ ''سرد'' کا متضاد ہے۔

(الف) ٹھنڈا ✓(ب) گرم (ج) نرم (د) لذت

6۔ ''زوال'' کا متضاد ہے۔

✓(الف) عروج (ب) اروج (ج) رذیل (د) تنزل

7۔ ''شریف'' کا متضاد ہے۔

(الف) خلیل (ب) نبیل ✓(ج) رذیل (د) جمیل

8۔ ''نشیب'' کا متضاد ہے۔

(الف) زوال (ب) اونچا ✓(ج) فراز (د) پست

9۔ ''کثیر'' کا متضاد ہے۔

✓(الف) قلیل (ب) نفاق (ج) اکثریت (د) تاخیر

10۔ ''یگانہ'' کا متضاد ہے۔

(الف) اپنا (ب) ہمسایہ ✓(ج) بےگانہ (د) قریبی

11۔ غم کا متضاد ہے۔

✓(الف) خوشی (ب) پریشانی (ج) علیحدگی (د) مشورہ

☆☆☆☆☆

الفاظ مترادف

1۔ ''عسرت'' کا مترادف ہے۔ L-2019-G-II

(الف) مسرت (ب) خوشی ✓(ج) تنگی (د) شجاعت

2۔ مسرت کا مترادف ہے۔

(الف) حسرت (ب) حیرت (ج) ہنسی ✓(د) خوشی

3۔ درج ذیل میں مترادف کی درست فہرست ہے۔

✓(الف) راحت۔آرام (ب) عروج۔زوال

(ج) نفرت۔راحت (د) راحت۔رنج

4۔ مترادف کی درست فہرست ہے۔

(الف) فراخ۔لمبا ✓(ب) وسیع۔عریض

(ج) کھلا۔چوڑا (د) فراخ۔کشادہ

5۔ ان میں مترادف الفاظ کون سے ہیں۔

(الف) عام۔خاص (ب) نفرت۔محبت

✓(ج) عروج۔بلندی (د) سرد۔گرم

6۔ ''عاقل'' کا مترادف ہے۔

(الف) جاہل (ب) بےعقل ✓(ج) دانا (د) راحت

7۔ ''آسائش'' کا مترادف ہے۔

✓(الف) راحت (ب) عسرت (ج) مدح (د) الفت

8۔ ''داستان'' کا مترادف ہے۔

(الف) حمایت ✓(ب) حکایت (ج) کہاوت (د) متانت

9۔ ''توکل'' کا مترادف ہے۔

(الف) الفت (ب) یقین (ج) خواہش ✓(د) بھروسہ

10۔ ''مدح'' کا مترادف ہے۔

(الف) مداح ✓(ب) ستائش (ج) کشائش (د) آسائش

11۔ درج ذیل مترادف کی درست فہرست ہے۔

✓(الف) نشانات۔آثار (ب) دانا۔آثار

(ج) وسیع۔مسرت (د) نشانات۔محبت

12۔ ''مترادف'' کی درست فہرست ہے۔

(الف) انبساط۔خوشی (ب) خوشی۔غمی

(ج) خوشی۔شادی (د) انبساط۔آسائش

☆☆☆☆☆

......کہانیاں......

......﴿شیر کا گھر﴾......

شیر پور کا گاؤں دریا سے ذرا ہٹ کر آباد تھا۔ گاؤں اور دریا کے درمیان سرسبز کھیت تھے۔ دریا پار ایک جنگل تھا، جس میں جنگل کا بادشاہ شیر رہتا تھا۔ اور اس کے ساتھ اور بھی کئی شیر اپنی اپنی کچھار میں دھاڑا کرتے تھے۔ دریا کو کشتی کے ذریعے عبور کیا جاتا تھا' کیونکہ دریا پر کوئی پل نہ تھا۔ شیر پور میں ایک بڑھئی رہتا تھا' جو اپنے کام میں استاد مانا جاتا تھا۔ ایک دن اسے لکڑی کا پنجرہ بنانے کے لیے لکڑی کی ضرورت تھی۔ اس نے علی الصبح اپنے بیٹے کو ساتھ لیا اور دریا کے پار جنگل میں چلا گیا۔ ایک درخت سے لکڑی کاٹی اور پنجرہ بنانے لگا۔ وہ اپنے کام میں مصروف تھا کہ ایک شیر آ گیا اور بولا: ''بڑے میاں! کیا بناتے ہو؟''

بڑھئی نے جواب دیا: ''جنگل کے بادشاہ کا گھر بنا رہا ہوں۔''

شیر نے کہا: ''اس چھوٹے سے پنجرے میں ہم کیسے سما سکتے ہیں؟''

بڑھئی نے کہا: ''جنگل کے بادشاہ! اس میں داخل ہو کر دیکھ لیجئے۔''

شیر نے آؤ دیکھا نہ تاؤ پنجرے میں داخل ہو گیا۔ بڑھئی نے فوراً دروازہ بند کر دیا۔ اب شیر قید تھا اور پنجرے سے نکلنے کے لیے بے تاب۔ بڑھئی نے بیٹے سے کہا۔ لوٹا لو اور آگ جلا کر پانی کو خوب گرم کرو' لڑکے نے ایسا ہی کیا۔ جب پانی اُبلنے لگا تو بڑھئی نے لوٹا اٹھایا اور شیر پر ڈالنے لگا۔ جوں جوں ابلتا ہوا پانی پڑتا شیر تڑپتا۔ حتیٰ کہ اس کے بدن کی کھال تک جل گئی اور شیر ادھ موا سا ہو گیا۔

بڑھئی نے یہ دیکھ کر پنجرے کا دروازہ کھول دیا۔ شیر باہر نکلا اور بے تحاشا جنگل کو بھاگ گیا۔ بڑھئی نے خدا کا شکر ادا کیا کہ بلا ٹلی اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ جنگل سے تین شیر آتے ہوئے دکھائی دیے۔ بڑھئی اور اس کا بیٹا درخت پر چڑھ گئے۔ شیر درخت کے نیچے آئے' انہیں درخت پر چڑھنا

نہیں آتا تھا۔ آخر جلا ہوا شیر نیچے کھڑا ہو گیا۔ دوسرا شیر اس کی پیٹھ پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ بڑھئی نے دیکھا کہ اب ہماری خیر نہیں۔ اس نے چلا کر کہا: ''لوٹا لاؤ۔''

یہ سننا تھا کہ نیچے والا شیر بھاگا اوپر والے شیر بھی اوپر نیچے گرے اور بھاگ نکلے۔ جنگل میں جا گھسے اور پھر ادھر آنے کی کبھی کوشش نہ کی۔ بڑھئی کی حاضر دماغی نے نہ صرف شیروں کو بھگا دیا' بلکہ یہ بھی ثابت کر دیا کہ انسان جنگل کے بادشاہوں کا بھی بادشاہ ہے۔

☆☆☆☆☆

......گیدڑ کی مکاری......

کسی جنگل میں ایک بڑے ڈیل ڈول کا ہاتھی رہتا تھا۔ اسی جنگل میں ایک طرف گیدڑوں کا ایک غول بھی رہا کرتا تھا۔ جب ہاتھی اپنی سونڈ کو ہلاتا' جھومتا' چلتا پھرتا تو گیدڑ اسے دور ہی سے دیکھ کر للچاتے اور دل ہی دل میں اس کے گوشت کے مزے لیتے' مگر بس نہ چلتا تھا کہ اتنے بڑے قد آور ہاتھی کے گوشت سے کس طرح لطف اندوز ہوں۔

ایک مدت کی للچاہٹ کے بعد تمام گیدڑ ایک رات جمع ہوئے اور ہاتھی کو مارنے کی فکر کرنے لگے۔ آخر ایک بوڑھے گیدڑ نے ہانک لگائی کہ تم مردہ ہاتھی کا گوشت کھانے کی سوچ رہے ہو۔ میں تمھیں زندہ ہاتھی کا گوشت کھلاؤں گا۔ سارے گیدڑ خوش ہو گئے اور اسی کو اپنا لیڈر بنا لیا۔

رات کا وقت تھا' ہاتھی جنگل میں ٹہل رہا تھا۔ وہی گیدڑ اس کے قریب آیا اور بڑے ادب سے سلام کر کے بولا:

''حضور! ہم سب گیدڑوں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو اپنا بادشاہ بنا لیں اور آپ کی حکومت میں امن چین کی زندگی بسر کریں۔''

ہاتھی نے گیدڑ کی بات سنی اور خوش ہو کر بولا: ''ہاں ہاں مجھے منظور ہے۔ چلو سب گیدڑوں کی منظوری لے لیں۔''

غرض ہاتھی گیدڑ کے ساتھ چل پڑا۔ گیدڑ اسے ایک ایسی جگہ لے گیا جہاں دلدل تھی۔ گیدڑ ہلکا پھلکا جانور چلانگیں لگاتا ہوا دلدل پر چلنے لگا۔ ہاتھی بادشاہی کے نشے میں دلدل میں اترا اور دھنسنے لگا۔ آخر گھٹنوں تک دلدل میں دھنس گیا۔ اب نہ آگے چلنے کا یارا تھا' نہ پیچھے ہٹنے کی طاقت۔

ہاتھی گیدڑ سے چنگھاڑ کر بولا: ''اب کیا کروں؟'' گیدڑ نے کہا! آپ بھاری بھرکم ہیں' میں اکیلا تو آپ کو نہیں نکال سکتا۔ حکم ہو تو اپنی قوم کو بلا لوں۔''

ہاتھی مرتا کیا نہ کرتا' کہنے لگا: ''ہاں! جلدی بلاؤ۔'' گیدڑ نے آواز لگائی اور سیکڑوں گیدڑ آن جمع ہوئے اور لگے ہاتھی کا گوشت کاٹنے اور مزے لے لے کر کھانے۔ ہاتھی نے بہتیری سونڈ ہلائی' چنگھاڑا مگر گیدڑوں نے وہیں کھڑے کھڑے ہاتھی کا گوشت چٹ کر لیا۔

☆☆☆☆☆

......جس کا کام اسی کو ساجھے......

گرمی کا موسم تھا' دھوپ شدت کی تھی۔ ہر طرف آسمان سے آگ برس رہی تھی۔ ایک بڑے جنگل کے کنارے ایک بڑ کا درخت شاخوں اور پتوں کی چھتری تانے کھڑا تھا۔ اس کی گھنی چھاؤں میں ایک بڑھئی لکڑی کے بڑے بڑے لٹھ چیرنے میں مصروف تھا۔ وہ اپنے کام میں اس قدر مشغول تھا کہ اس نے کبھی بڑ کی چھاؤں کے سوا کسی طرف خیال نہیں کیا تھا۔

بڑ کے اوپر ایک بندر بھی رہا کرتا تھا اور بڑی توجہ سے بڑھئی کو لکڑی چیرتے دیکھا کرتا تھا۔ اسے بڑھئی کا کام اتنا پسند آیا کہ وہ چاہتا تھا کہ بڑھئی چلا جائے اور وہ لکڑی چیرنے کے لیے لٹھ پر بیٹھ جائے اور بڑھئی بن کر لکڑی چیرے۔

بڑھئی اکثر لکڑی چیرتے وقت لکڑی کی درز میں ایک پچر ٹھونک لیا کرتا تھا۔ بندر نے یہ سارا کھیل دیکھا اور موقع کی تلاش میں رہنے لگا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ بڑھئی کسی حاجت کے لیے لٹھ سے اٹھا۔ آری اور پچر دونوں اپنی اپنی جگہ چھوڑے اور خود چلا گیا۔ بندر نے دیکھا' موقع پایا' درخت سے اترا' لٹھ پر آ بیٹھا اور ادھر ادھر دیکھ جھانک کر لکڑی کی درز کے پچر کے ساتھ کھیلنے لگا۔ زور لگاتا اور اسے ہلاتا رہا۔ ہلتے ہلتے آخر پچر درز سے نکل آئی اور درز بند ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی بندر کا ہاتھ درز میں آ کر پھنس گیا۔ بہتیرا چیخا چلایا' تڑپا مگر ایسا پھنسا کہ نکل نہ سکا۔ آخر بیہوش ہو کر گر پڑا۔

بڑھئی نے بندر کی چیخیں سنیں تو بھاگا ہوا آیا۔ بندر کو بے حس و حرکت پڑے پایا۔ جلدی سے پچر اٹھائی اور لکڑی کی درز میں ٹھونک دی۔ درز کھلی تو بندر پھر بھی نہ ہلا۔ بڑھئی نے دیکھا تو وہ مر چکا تھا۔ اسے درز کی قید سے نکال کر الگ پھینکا اور غصے سے کہنے لگا:

''جس کا کام اسی کو ساجھے''

''بے وقوف! تو بندر تھا۔ بڑھئی کی آرزو میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔''

☆☆☆☆☆

......قوم کی خاطر ایثار......

ایک تھا جنگل جس کے ایک حصے میں ریچھ رہا کرتے تھے اور دوسرے حصے میں بندر۔ ایک دن ریچھوں کے جی میں آئی کہ کیوں نہ سارے جنگل پر قبضہ کر لیں۔ چنانچہ انھوں نے بندروں پر حملہ کیا۔ انھیں مار مار کر بھگا دیا اور سارے جنگل پر قبضہ کر لیا۔ بندروں سے ان کا وطن چھٹا' جنگل کے پھل چھٹے اور وہ حیران و پریشان آوارہ گردی کرنے لگے۔ یہ حال دیکھ کر ایک بندر کا بہت دل کڑھا۔ اس نے سب کو جمع کیا اور کہا'' میری بات مانو، مجھے زخمی کر دو، جگہ جگہ سے کھال نوچ لو اور جہاں سے ہمیں نکالا گیا ہے، وہیں پھینک دو۔ میں کچھ تدبیر کروں گا اور ریچھوں کی بلا سے نجات مل جائے گی اور تمھیں اپنا وطن واپس مل جائے گا۔'' بندر ایسے غمگسار اور ایثار مند سے یہ سلوک کرنا تو نہ چاہتے تھے مگر آخر مان گئے اور اس بندر کو ادھ موا کر کے ڈال گئے۔

ریچھوں نے ایک زخمی بندر کو دیکھا اور پوچھا: ''تم یہاں کیسے آئے۔ تمھیں معلوم نہ تھا کہ ہم اس جنگل کے واحد مالک ہیں؟'' زخمی بندر نے آہیں بھرتے ہوئے جواب دیا! ''میں نے اپنے ساتھیوں کو تمھارا غلام بن کر رہنے کو کہا تو انھوں نے میرا یہ حال کر دیا۔ اب وہ ایک ایسے جنگل میں چلے گئے ہیں، جہاں ہر طرف ہری بھری گھاس کا فرش بچھا ہوا، چشمے ٹھنڈا پانی اگل رہے ہیں۔ پھل دار درختوں کے بے شمار جنگل ہیں، جنگل کیا ہے بہشت کا قطعہ ہے۔''

ریچھ حریص تو ہوتے ہی ہیں۔ انھوں نے کہا! ''تم ہمیں وہاں لے چلو، ہم تمھارا انتقام بھی لیں گے اور اس جنگل میں چین کی بنسری بجائیں گے، تمھارے زخموں کا علاج بھی کریں گے۔''

بندر مان گیا۔ انھوں نے ریچھ پر بندر کو لا دلیا اور ریچھ بندر کی رہنمائی میں چل پڑے۔ رات بھر چلتے رہے، ایک جگہ معمولی کیچڑ تھا اور اس سے آگے گہری دلدل۔ بندر نے کہا۔ اس دلدل سے آگے وہ جنگل ہے جسے جنت نظیر کہا جاتا ہے تم بے خطر بڑھو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔

ریچھ آگے بڑھتے گئے اور دلدل میں دھنستے گئے۔ حتیٰ کہ آخری ریچھ تک دلدل کے پیٹ میں اتر گیا اگلی صبح کو سارا جنگل سنسان تھا، کسی ریچھ کا پتہ نہ تھا۔ بندر خوشی مناتے ہوئے واپس آئے اور سارے جنگل کے مالک بن گئے۔ ایک بندر کا یہ ایثار ساری قوم کا اقبال بن گیا۔

☆☆☆☆☆

......﴿سچ کی برکت﴾......

رات کا پچھلا پہر تھا، دن بھر کا تھکا ہارا قافلہ پڑا سو رہا تھا۔ اچانک شور اٹھا۔ ''ڈاکو آ گئے، ڈاکو آ گئے''۔ سوئے ہوئے مسافر ہڑ بڑا کر اٹھے اور اپنے اپنے سامان کو سنبھالنے لگے۔ ڈاکوؤں نے لوٹ مچا رکھی تھی۔ ایک ایک کی تلاشی لے رہے تھے، لوگوں کی جیبیں ٹٹول رہے تھے، جو کچھ پاتے تھے، چھین جھپٹ لیتے تھے۔ لٹنے والے آہ و فغاں کر رہے تھے، مگر ظالم ڈاکوؤں پر اس کا کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔

اسی قافلے میں ایک نو عمر لڑکا بھی شامل تھا جو کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اور مطلق پریشان نظر نہیں آتا تھا۔ ایک ڈاکو اس کے پاس آیا اور پوچھنے لگا: ''لڑکے، تیرے پاس کیا ہے؟''

''چالیس اشرفیاں'' لڑکے نے جواب دیا۔ ڈاکو مذاق سمجھ کر آگے بڑھ گیا۔ دوسرا ڈاکو آیا تو لڑکے نے اسے بھی یہی جواب دیا۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے تین ڈاکوؤں نے لڑکے سے یہی جواب پایا۔

ڈاکوؤں کے سردار تک بھی یہ بات پہنچی۔ اس نے لڑکے کو پکڑ منگوایا اور پوچھا ''لڑکے! تیرے پاس کیا ہے؟''

لڑکے نے اطمینان سے جواب دیا! ''چالیس اشرفیاں''۔

سردار نے پوچھا! ''کہاں ہیں چالیس اشرفیاں''۔

''میرے کرتے کی تہ میں سلی ہوئی ہیں۔'' لڑکا بولا۔

کرتے کی تہ کھولی گئی تو سچ مچ چالیس اشرفیاں نکل آئیں۔

سردار نے حیرت سے کہا: ''لڑکے! تو نے اتنی بڑی رقم چھپا کیوں نہ لی؟''

''میری ماں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا میں جھوٹ بول کر گنہگار کیوں بنتا۔'' لڑکے نے جواب دیا۔

سردار نے لڑکے کا جواب سنا تو سوچ میں پڑ گیا کہ نو عمر لڑکا ماں کی نصیحت کا اتنا پابند ہے اور میں ایک مدت سے اللہ کے حکم کے خلاف عمل کر رہا ہوں۔ اللہ کے حضور میرا کیا حال ہوگا؟

سردار نے حکم دیا۔ سارا مال قافلے کے لوگوں کو واپس کر دو اور خود لڑکے کے پاؤں میں گر پڑا، توبہ کی اور رہزنی کا پیشہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ترک کر دیا۔

یہ لڑکا کون تھا؟ یہ تھے حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بغداد میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے قافلے کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ ان کے سچ کی برکت سے پیشہ ور ڈاکو توبہ کر کے نیک بن گئے۔

☆☆☆☆☆

......﴿اتفاق کی برکت﴾......

صمد و ایک غریب کسان تھا۔ اس کے پاس صرف دو بیل تھے، ان ہی کو ہل میں جوتتا اور کنوئیں میں جوڑتا تھا۔ کام کرتے کرتے تھک جاتا تو بیلوں کو تھان پر باندھ کر لمبی تان کر سو جاتا۔ نہ وقت پر پانی پلاتا، نہ پیٹ بھر چارا کھلاتا۔ دونوں بیل دن بدن لاغر ہوتے جا رہے تھے، مگر صمد و کو پروا نہ تھی۔

ایک رات بیلوں نے سوچا یہاں رہے تو سوکھ سوکھ کر مر جائیں گے۔ بہتر ہے کہ صمد و کو چھوڑیں اور جنگل سے رشتہ جوڑیں۔ چنانچہ انھوں نے دانتوں سے اپنے اپنے رسے کاٹے اور چپ چاپ جنگل کی راہ لی۔

جنگل کی آزاد فضا اور گھاس کی کثرت دیکھ کر خوش ہو گئے۔ خوب پیٹ بھر کر کھایا اور پاؤں پھیلا کر سوتے رہے۔ اسی طرح دو ایک مہینے گزر گئے اور دونوں بیل دو سانڈ بن گئے۔ ان کے لیے ہر دن عید اور ہر رات شب برات تھی۔

ایک دن ایک بھولا بھٹکا شیر ادھر نکل آیا۔ دو موٹے تازے بیل دیکھے، خوش ہو گیا اور لگا دہاڑنے۔ بیل بھی شیر کو دیکھ کر ڈکارے اور اپنے سینگ لہراتے ہوئے مقابلے کو تیار ہو گئے۔ شیر جست لگاتا تو دونوں بیل اسے سینگوں پر لیتے، بہت دیر تک لڑائی ہوتی رہی۔ آخر شیر کا سارا جسم زخمی ہو گیا اور بال بال سے خون رسنے لگا۔ اس نے مقابلہ چھوڑا اور چپ چاپ ایک طرف کو کھسک گیا۔ بیلوں نے اللہ کا شکر ادا کیا، گھاس سے پیٹ بھرا اور ایک درخت کے سائے میں لیٹ کر سو گئے۔

اگلے دن آنکھ کھلی تو بدن کو جھڑ جھڑا کر اٹھے۔ اپنے سینگوں کی تعریف کی کہ اللہ نے کیسا ہتھیار دیا ہے کہ شیر کو اپنی شیری ہی بھول گئی، اب کہیں پڑا سسک رہا ہوگا۔ اگر ہم میں اتفاق نہ ہوتا اور دونوں مل کر مقابلہ نہ کرتے تو شیر ایک ایک کی بوٹی توڑ کر کھا جاتا۔

☆☆☆☆☆

......﴿نااتفاقی کا انجام﴾......

اب دونوں بیلوں کی تھکن دور ہو چکی تھی۔ اپنی طاقت پر مغرور تھے۔ ایک دن شیر سے لڑائی کی باتیں کر رہے تھے کہ ایک بیل نے کہا: ''میری طاقت نے شیر کو بھگایا' میرے سینگوں نے اسے زخم پر زخم لگائے' تم تو بس اپنا بچاؤ کرتے رہے۔'' دوسرے نے جواب دیا: ''واہ! اگر میں چستی سے اسے سینگوں پر نہ لیتا تو شیر تمہارا تیا پانچا ہی کر ڈالتا۔ یہ میرے ہی سینگوں کی برکت تھی کہ شیر جدھر پینترا بدل کر حملہ کرتا تھا' میرے سینگ ادھر ہی سے اس کے حملے کو رد کر دیتے تھے۔ تم تو فقط اپنی جان بچاتے تھے۔''

تُو تُو' میں میں سے تلخی اتنی بڑھی کہ دونوں میں اتفاق نہ رہا اور دونوں نے اپنا اپنا الگ راستہ اختیار کر لیا۔ ایک جنگل کے مغرب میں چلا گیا دوسرا مشرق کی طرف بڑھ گیا۔

اتنے دنوں میں شیر تندرست ہو چکا تھا اور دور سے ہی بیلوں کو دیکھا کرتا' مگر جب ان میں اتفاق نہ رہا تو شیر کو اپنے وارے نیارے نظر آئے اور ایک بیل کی تاک میں گھات لگا کر بیٹھ گیا' جونہی بیل چرتا ہوا قریب آیا تو شیر نے جست لگائی اور ایک ہی پنجہ سے گردن توڑ کر رکھ دی۔ بیل گرا اور پھر نہ اٹھا' شیر نے جی بھر کر تازہ گوشت کھایا اور اپنی کچھار میں جا کر سو رہا۔

اگلے دن اٹھا اور دوسرے بیل کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ یہ بیل بھی اسے جلد ہی مل گیا۔ شیر ایک جھاڑی کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا اور دل ہی دل میں اس کے گوشت کا مزہ لینے لگا۔

بیل بے خبر چر رہا تھا۔ اس کو خیال بھی نہ تھا کہ دشمن اس کی تاک میں ہے ' جونہی جھاڑی کے قریب آیا' شیر انگڑائی لے کر اٹھا اور چھلانگ لگا کر بیل کی پیٹھ پر جا بیٹھا ۔بیل نے بہتیرا جھٹکا' سینگ ہلائے' مگر شیر نے اپنے پنجوں سے اس کی کھال ادھیڑ دی اور ایک پنجہ اس زور سے گردن پر مارا کہ گردن ایک طرف لڑھک گئی اور بیل زمین پر گر کر مر گیا۔ شیر نے اس کا گوشت کھایا' لہو پی کر اپنی پیاس بجھائی اور دہاڑتا ہوا ایک طرف کو نکل گیا۔

☆☆☆☆☆

......﴿جھوٹ کی سزا﴾......

ایک نوجوان گڈریا دریا کے کنارے اپنی بھیڑیں چرایا کرتا تھا۔ اسے عادت تھی کہ کبھی کبھی مستی میں آ کر چلاتا! شیر آیا شیر آیا۔ دوڑو!'' ارد گرد کے کھیتوں میں کام کرنے والے سنتے تو لاٹھیاں' کلھاڑیاں لے کر دوڑ پڑتے' مگر جب گڈریے کے پاس پہنچتے تو وہاں کوئی شیر' بھیڑیا نہ پا کر گڈریے سے پوچھتے!''میاں! کہاں ہے شیر؟''

گڈریا ہنس دیتا اور کہتا میں نے وصرف دل لگی کی تھی' شیر کے لیے تو میں خود ہی کافی ہوں۔ شیر آئے گا تو جان سلامت نہ لے جائے گا۔ چند بار تو لوگ گڈریے کی پکار سن کر پہنچ جاتے رہے' مگر گڈریے کی روز کی پکار سے تنگ آ گئے۔ اب اس کی پکار کو سب جھوٹ سمجھتے اور کوئی ادھر توجہ نہ دیتا۔

خدا کا کرنا کیا ہوا کہ ایک دن سچ مچ کہیں سے شیر آ گیا بھیڑوں کا گلہ دیکھا تو خوش ہو گیا۔ بڑھ کر ایک بھیڑ کے پنجہ مارا۔ بھیڑ کی گردن ٹوٹ گئی اور مر کر ڈھیر ہو گئی۔ گڈریے نے شور مچایا' مگر کوئی اس کی مدد کو نہ آیا۔

گڈریا لاٹھی لہراتا ہوا آگے بڑھا تو شیر نے ایک ہی جست میں اس کی گردن بھی مروڑ دی۔ بھیڑیں بھاگ رہی تھیں اور شیر ان کا شکار کر رہا تھا۔ آخر سارے کا سارا گلہ شیر کا شکار بن گیا۔

سورج غروب ہو گیا۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ نہ گڈریا آیا نہ بھیڑوں کا غلہ ۔ گڈریے کے رشتے داروں نے رات بہت بے چینی سے گزاری ۔ صبح ہوتے ہی ڈھونڈنے کو نکل کھڑے ہوئے ۔ چراگاہ میں پہنچے تو مردہ بھیڑوں اور مرے ہوئے گڈریے کے سوا وہاں کچھ نہ تھا۔

گڈریے کو جھوٹ کی سزا مل چکی تھی اور بھیڑیں مفت میں جان گنوا چکی تھیں

☆☆☆☆☆

......﴿عقلمند بیوی﴾......

دوپہر اور چلچلاتی دھوپ' گرمی شباب پر تھی۔ ایک بڑھیا لاٹھی کے سہارے چلتی ہوئی آئی اور ایک بزاز کی دکان پر بیٹھ گئی۔ دکاندار نے ہانپتی ہوئی بڑھیا کو پانی پلایا اور گاہکوں کو کپڑا دکھانے میں مصروف ہو گیا۔

بڑھیا بیٹھی رہی اور گاہکوں کی گفتگو سنتی رہی۔ گاہک چلے گئے تو بزاز نے اپنے نوعمر ملازم سے کہا یہ لو برقع گھر میں دے دینا اور کہنا کہ فلاں صندوق میں کپڑے کا ایک تھان رکھا ہے وہ نکال کر دے دیں' گاہک کو دینا ہے۔

ملازم نے برقع لیا اور دکان سے نیچے اترا۔ بڑھیا بھی اٹھی اور چل دی۔ اب ملازم آگے آگے اور بڑھیا پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ جونہی دکان سے ذرا دور ہوئی' اس نے ملازم کو آواز دے کر ٹھہرایا اور باتوں باتوں میں بزاز کا گھر دریافت کر لیا۔

اچانک بڑھیا کو کچھ یاد آیا۔ ملازم سے بولی: ''میرے اچھے بیٹے! میں تمہاری دکان پر اپنی نقدی کی پوٹلی بھول آئی ہوں۔ ذرا دوڑ کر جاؤ اور لے آؤ' ایسا نہ ہو کہ کوئی اور لے جائے۔ یہ برقع مجھے دو اور جلدی آنا۔ میں یہیں کھڑی انتظار کرتی ہوں۔''

ملازم بڑھیا کی باتوں میں ایسا آیا کہ اس نے برقع بڑھیا کو دیا اور دکان کی طرف چل دیا۔ بڑھیا نے موقع غنیمت سمجھا اور جلدی جلدی قدم اٹھاتی ہوئی بزاز کے گھر آ پہنچی۔ دروازہ کھٹکھٹایا' بزاز کی بیوی نے دروازہ کھولا اور پوچھا!''بڑی بی! کیا بات ہے ؟''

بڑھیا نے کہا: ''یہ لو برقع! تمہارے خاوند نے بھیجا ہے اور کہا ہے جلدی فلاں صندوق میں سے ایک تھان نکال کر دے دو۔ گاہک دکان پر بیٹھا انتظار کر رہا ہے۔''

بزاز کی بیوی نے برقع لے لیا اور کہا: ''تو جانے کون ہے؟ میں تجھے تھان نہیں دوں گی۔''

بڑھیا نے بہتیرا کہا۔ میں دکان سے آ رہی ہوں۔ ملازم مصروف تھا' اس لیے مجھے ہی آنا پڑا' مگر بزاز کی عورت ٹس سے مس نہ ہوئی۔ آخر بڑھیا نے کہا: ''تھان نہیں دیتی تو برقع ہی دے دو۔ میں دکان پر دے دوں گی۔''

بزاز کی بیوی نے کہا: ''برقع میرے خاوند نے بھیجا ہے' میں نے لے لیا ہے۔ اب میں تجھے نہ برقع دے سکتی ہوں نہ تھان۔''

بڑھیا نے سوچا کہ یہ فریب میں نہیں آئے گی۔ ملازم پہنچ گیا تو پولیس کے حوالے ہونا پڑے گا۔ چپکے سے بھاگی اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اس روز سارے شہر میں ڈونڈی پٹ گئی کہ ایک ٹھگنی شہر میں گھسی ہوئی ہے۔

☆☆☆☆☆

......﴿دودھ میں پانی﴾......

ایک گوالا تھا' جو ایک پہاڑ کے دامن میں رہتا تھا' وہیں اپنی گائیں بھی رکھتا تھا۔ دن بھر گائیں ادھر ادھر گھاس چرتی رہتیں۔ شام سے ذرا پہلے دودھ دوہتا اور اس میں بہت سا پانی ملا دیتا۔ قریب ہی ایک قصبہ تھا' شام کے اندھیرے میں دودھ لیے آتا اور خالص دودھ کی صدا لگا کر بیچ دیتا۔ ضرورت کی چیزیں خریدتا اور واپس اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتا۔ دودھ کے گاہک اکثر شکایت کرتے کہ دودھ پتلا ہے' اس میں پانی نہ ملایا کرو' مگر گوالا تدھا کہ اس کان سنتا' اس کان اڑا دیتا اور کہتا تو یہی کہتا دودھ خشک تو ہوتا ہی نہیں۔ دودھ میں پانی کی ملاوٹ قدرتی امر ہے' میں پانی ملانے والا کون ہوں۔

اسی طرح ایک عرصہ گزر گیا۔ گوالے کے پاس بہت سا روپیہ جمع ہو گیا اور اسے اپنی دولت مندی کا احساس ہونے لگا۔ اب وہ تن کر چلتا اور اینٹھا پھرتا کسی کی شکایت پر کان نہ دھرتا۔ لالچ بڑھتا گیا اور وہ دودھ میں پہلے سے زیادہ پانی ملانے لگا۔

ایک دن یکا یک سیاہ گھٹا اٹھی' بڑھی' پھیلی اور آسمان پر چھا گئی۔ سورج کو اپنی لپیٹ میں لیا اور ہر طرف تاریک شامیانہ تن دیا۔ گوالا بہت خوش ہوا کہ اب مینہ برسے گا' گھاس بڑھے گی۔ گائیں کھائیں گی اور زیادہ دودھ دیں گی۔ بس وارے نیارے ہو

جائیں گے۔

بادل گرجا، بجلی چمکی، بوندیں ٹپکیں اور موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ اولے پڑنے لگے اور ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ پہاڑوں سے پانی کا سیلاب اترا اور اس شدت سے بڑھا کہ گوالے کی ساری گائیں اور جو کچھ گھر میں جمع تھا، بہا کر لے گیا۔

اب گوالے کے پاس نہ گائیں تھیں، نہ نقدی، پریشان تھا اور گھبراہٹ میں ہر شخص سے کہتا تھا کہ میں نے ایسا سیلاب نہ کبھی دیکھا تھا نہ سنا تھا۔ معلوم نہیں اتنا پانی کہاں سے آ گیا؟

ایک عقلمند نے سنا تو کہا ''یہ وہی پانی ہے جو تم دودھ میں ملایا کرتے تھے۔ خدا نے اسی پانی کو سیلاب بنایا اور تمہیں بے ایمانی اور بد دیانتی کی سزا دی۔''

☆☆☆☆☆

......﴿ہرنی کی دعا﴾......

شام قریب تھی، سبکتگین اپنے فرائض سے فارغ ہوا، گھوڑے کو لگام دی اور اچک کر سوار ہو گیا۔ شہر سے نکلا، جنگل کی ٹھنڈی ہوا لگی، دماغ تازہ ہوا، گھوڑے کو ایڑی لگائی اور جنگل میں داخل ہو گیا۔ ہر طرف گھوڑا دوڑایا، مگر کوئی شکار نظر نہ آیا۔ مغرب کی طرف دیکھا تو سورج کو غروب ہوتے پایا۔ فوراً شہر کی طرف باگ موڑی اور آہستہ آہستہ جنگل کو طے کرنے لگا۔

ناگہاں سبکتگین نے گھوڑے کی نظر ایک ہرنی پر پڑی جو اپنے چھوٹے سے بچے کو کھلا رہی تھی۔ شکاری، جب شکار دیکھ لیتا ہے تو صبر اس سے رخصت ہو جاتا ہے۔

سبکتگین نے گھوڑے کو اشارہ کیا۔ وہ سدھایا ہوا جانور، اپنے مالک کے اشارے پر اچھلا اور ہرنی کی طرف چل پڑا۔ ہرنی نے شکاری کو دیکھا تو بچے کو ساتھ لے کر بھاگی۔ خود تو بھاگ گئی مگر بچہ وہیں رہ گیا۔ یہ ابھی چند دن کا تھا، اس کی ٹانگیں کمزور تھیں۔

سبکتگین نے سوچا۔ خالی ہاتھ جانے سے بہتر ہے کہ اس بچے کو پکڑ لیا جائے۔ چنانچہ وہ گھوڑے سے نیچے اترا، بچے کو پکڑا، اس کی ٹانگیں باندھیں اور گھوڑے پر رکھ کر سوار ہو گیا۔

گھوڑا شہر کے قریب آن پہنچا۔ سبکتگین کو ایک سوگوار سی آواز سنائی دی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا، ہرنی اپنے بچے کے لیے اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔

ماں کی یہ محبت دیکھ کر سبکتگین کا دل پسیجا۔ شاید اسے اپنی ماں سے بچھڑنے کا وقت یاد آ گیا۔ اس نے گھوڑا روکا، ہرنی کے بچے کی ٹانگیں کھولیں اور اسے زمین پر ڈال دیا۔ بچہ دوڑا اور اپنی ماں سے جا ملا۔ ماں اسے چاٹ رہی تھی، پیار کر رہی تھی اور کبھی کبھی سبکتگین کی طرف دیکھ کر آسمان کی طرف منہ اٹھاتی جیسے دعا مانگ رہی ہو۔

سبکتگین نے کچھ دیر یہ نظارہ دیکھا۔ پھر اندھیرے کو ہر طرف سے بڑھتے پایا۔ سورج کبھی کا غائب ہو چکا تھا۔ اس نے گھوڑے کی باگ اٹھائی اور جلد ہی شہر میں داخل ہو گیا اور اپنے گھر پہنچ گیا۔

رات نے پر پھیلا دیے۔ سارا شہر اندھیرے میں ڈوب گیا۔ دن بھر کا تھکا ہارا سبکتگین بھی اپنے بستر پر نیند کے مزے لے رہا تھا کہ ایک بزرگ آئے سبکتگین کو دیکھا، السلام علیکم کہا اور بتایا کہ سبکتگین ہرنی کی دعا قبول ہو گئی، اب تو اور تیری اولاد ایک مدت تک غزنی پر حکومت کرے گی۔

بزرگ یہ خوشخبری سنا کر چلا گیا تو سبکتگین کی آنکھ کھل گئی۔ خواب کے واقعے پر غور کیا، مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ وہ اس خواب کو بھول جانا چاہتا تھا، مگر بھول نہ سکا۔ آخر وہ دن آ گیا کہ اپتگین حاکم غزنی فوت ہوا اور سبکتگین سر پر تاج رکھ کر غزنی کا بادشاہ بن گیا

☆☆☆☆☆

......﴿انصاف﴾......

سلطان مراد ترکستان کا بادشاہ اور اسلامی دنیا کا حکمران تھا۔ عیسائیوں کی بڑی بڑی حکومتیں اس کے نام سے لرزہ براندام تھیں۔ یوں تو ہر مسلمان حکمران ک عمارتیں بنوانے کا شوق رہا ہے، مگر سلطان مراد مسجدوں کی تعمیر میں خاص دلچسپی لیتا تھا۔

ایک دفعہ اس نے اپنے دل میں ایک مسجد کا نقشہ بنایا۔ یہ مسجد اس کے تخیل کا حسین مرقع تھی۔ اس زمانے میں ایک انجینئر کی بڑی شہرت تھی۔ بادشاہ نے اسے بلایا، اپنا نقشہ اسے دکھایا اور مسجد کی تعمیر پر لگا دیا۔

وقت گزرتا رہا۔ دن ہفتوں میں ہفتے مہینوں میں اور مہینے سال بنتے گئے۔ مسجد بنتی رہی اور بنتی گئی۔ لاکھوں اشرفیاں خرچ ہو گئیں۔ آخر مسجد مکمل ہو گئی جو فی الواقع ایک شاندار عبادت گاہ تھی۔

انجینئر نے بڑے دعوے کے ساتھ بادشاہ کے حضور حاضری دی اور عرض کی کہ حضور! مسجد تیار ہے ملاحظہ فرمائیے۔

بادشاہ اگلی صبح کو مسجد دیکھنے کے لیے گیا۔ مسجد کو ہر طرف سے دیکھا۔ اوپر سے، نیچے سے، شمال سے، جنوب سے، مگر اتفاق دیکھیے کہ اچھی عمارت اپنے تقاضے لیے بادشاہ کی نظر استحسان کی منتظر ہے، مگر بادشاہ ہے کہ اسے یہ عمارت مطلق پسند نہیں آئی۔ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آخر جب نہ سنبھل سکا تو حکم دیا کہ انجینئر کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

حکم کی دیر تھی۔ جلاد نے حکم پایا تو ہاتھ کاٹ دیا۔

انجینئر کو یہ سزا بلا وجہ ملی تھی۔ اسے اور تو کچھ نہ سوجھا۔ وہ سیدھا قاضی کی عدالت میں جا پہنچا اور دعوٰی دائر کر دیا۔

قاضی نے بادشاہ کے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ بادشاہ حاضر ہوا تو عدالت میں انجینئر کو کھڑا پایا جس کے ہاتھ سے خون کے سرخ سرخ قطرے گر رہے تھے۔

بادشاہ یہ دیکھ کر گھبرا گیا۔ قاضی نے بادشاہ کے بیانات لیے اور حکم دیا کہ بادشاہ کا ہاتھ کاٹ دیا جائے، اس کے ہاتھ سے بھی خون گرنا چاہیے تاکہ آئندہ غلط فیصلے نہ کرے۔

بادشاہ نے قاضی کا فیصلہ سنا تو اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ انجینئر نے دیکھا تو اس کی چیخیں نکل گئیں اور بولا میں نے انصاف پا لیا، میں بادشاہ کو اپنا خون معاف کرتا ہوں اور کسی دباؤ کے بغیر بخشتا ہوں۔

یہ سن کر بادشاہ کی جان میں جان آئی۔ اس نے انجینئر کو بہت سا مال و زر دے کر رخصت کیا اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس کے قاضی اسلامی احکام کے اعلان میں اس قدر دلیر ہیں کہ بادشاہ کو بھی مجرم قرار دے دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

......خطوط......

والد کے نام

۸۷۔واسا کالونی۔لاہور

یکم اپریل ۲۰۱۵ء

محترم ابا جان! السّلام علیکم۔

مبارک ہو۔ یکم اپریل آئی، میری کامیابی کی خوشخبری لائی۔ بے رنگ سا سکول پہنچا۔ سکول کا وسیع صحن طلبا سے بھر پور تھا۔ اساتذہ صاحبان تشریف لا رہے تھے۔ نو بج چکے تو ہیڈ ماسٹر صاحب جلوہ افروز ہوئے۔ ہر جماعت کی قطار لگ گئی، مگر دل دھڑک رہے تھے۔ معلوم نہیں کیا نتیجہ نکلے۔ پاس ہیں یا فیل یا زیرِ غور۔ خدا خدا کر کے نتیجے کی فہرستیں اساتذہ کو ملیں وہ خراماں خراماں اپنی اپنی جماعت میں گئے۔ نتیجہ سنایا۔ پاس ہونے والے طلبا کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ وہ ناچتے تھے، گاتے تھے، تکبیر کے نعرے لگاتے تھے۔ کبھی سکول زندہ باد کا نعرہ لگتا، کبھی ہیڈ ماسٹر صاحب زندہ باد کا نعرہ بلند ہوتا۔ کوئی آدھ گھنٹا یہی کھیل ہوتا رہا۔ آخر سب لڑکے سکول سے نکل گئے۔ صرف نویں جماعت بیٹھی تھی جو ہیڈ ماسٹر صاحب کی طرف آنکھیں لگائے تھی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب اٹھے تو ہمارے دل مضطرب تھے۔ انھوں نے نتیجہ سنائے بغیر پاس ہونے والے طلبا کو مبارکباد دی اور فیل ہونے والے طلبا کو مایوسی سے نکال کر آئندہ سال زیادہ محنت کر کے اچھے نمبروں میں پاس ہونے کی نصیحت کی۔ پھر نتیجہ سنایا۔ ہمارے فریق کے پانچ لڑکے فیل ہوئے اور باقی ہم سب پاس۔ ہماری خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ اچھلنے، کودنے، ناچنے کو جی چاہتا تھا، مگر پاس ادب سے خاموش اپنے اپنے گھروں کو چل دیے۔ فیل ہونے والے طلبا گردنیں جھکائے، منہ لٹکائے سکول سے نکل گئے۔

پیارے ابا جان! یہ سب آپ کی اور امی جان کی دعاؤں کا صدقہ ہے۔ اِن شاءَ اللہ دسویں جماعت امتیاز کے ساتھ پاس کروں گا اور وظیفہ حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کروں گا۔ امید ہے اللہ تعالیٰ مجھے مایوس نہیں کرے گا۔ آپ بھی دعا کرتے رہیں۔

امی جان کو سلام۔ رمشا کو دعا۔

آپ کا بیٹا

محمد سعد اسلم

☆☆☆☆☆

والدہ کے نام

۲۶۲۔محمد نگر، اٹک کینٹ

۲۰۔مئی ۲۰۰۸ء

محترمہ امی جان! السّلام علیکم۔

میں نے ۱۳۔اپریل کو آپ کی خدمت میں خط لکھا تھا۔ آج تک انتظار کر رہا ہوں کہ آپ کا گرامی نامہ آئے تو جواباً کچھ عرض کروں، مگر منتظر ہی رہا۔ اب مئی کا مہینا ختم ہونے کو ہے اور جون کی آمد آمد ہے۔ یہ مہینا خصوصی طور پر گرم ہوتا ہے۔ اسی لیے موسم گرما کی تعطیلات اس مہینے میں ہوا کرتی ہیں۔ امید ہے دس بارہ تاریخ تک تعطیلات ہو جائیں گی اور میں فوراً آپ کی خدمت میں پہنچنے کی کوشش کروں گا اور گھر آ کر ابا جان کا ہاتھ بٹاؤں گا اور کاشت کاری میں ان کی مدد کروں گا۔ مجھے ہر وقت آپ کی صحت کا خیال رہتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سر پر قائم رہے اور ہم آپ کی دعاؤں کی برکت سے اس قابل ہو جائیں کہ ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ میں ہر نماز میں آپ کے لیے دعائیں مانگتا ہوں۔ آپ کی دعاؤں نے مجھے دسویں جماعت میں پہنچایا ہے اور آئندہ بھی میری ترقی میں رفیق رہیں گی۔ زیادہ آداب۔

آپ کا بیٹا

ارشد محمود ناشاد

☆☆☆☆☆

بڑے بھائی کے نام

۱۳۱۔ماڈل ٹاؤن۔راول پنڈی

۱۵۔فروری ۲۰۰۸ء

محترم بھائی جان! السّلام علیکم۔

آپ کو گھر سے گئے ہوئے ایک مہینا ہو گیا ہے۔ مگر آپ نے اپنی خیریت کا ایک خط بھی نہیں بھیجا۔ والدہ صاحبہ بہت پریشان اور فکر مند ہیں۔ خدا کرے کہ آپ بخیر و عافیت ہوں اور ہم لوگوں کی یاد آپ کو بے قرار کرتی رہے۔

ابا جان بھی فکر مند ہیں۔ ننھا اکّو جو ابا کی گردان سے تھکتا نہیں، بسا اوقات آپ کی تصویر کارنس سے اتار لیتا ہے اور سارے گھر میں لیے پھرتا ہے۔ پرسوں آپا جان آئی تھیں، آپ کا پوچھتی رہیں۔ رات دولھا بھائی آ گئے اور آج وہ اپنے گھر چلی گئیں۔

اگر آپ کا خیریت نامہ جلد نہ آیا تو ابا جان کو آیا سمجھیے اور پھر ان کی خفگی آپ کی لیت و لعل کے لیے آفت بن جائے گی۔ وہ آپ کا کوئی عذر قبول نہیں فرمائیں گے۔ پس خیریت اسی میں ہے کہ اپنی خیریت سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ زیادہ آداب۔

آپ کا بھائی

عبدالعزیز ساحر

☆☆☆☆☆

آپا کے نام

۲۰۰/اے۔غلام محمد آباد، فیصل آباد

۲۰۔نومبر ۲۰۰۸ء

محترمہ آپا جان! السّلام علیکم۔

آپ کا خط آیا، پڑھا، امی جان کو سنایا، ابا جان نے بھی پڑھا، سب خوش ہوئے اور آپ کی صحت و سلامتی کے لیے دعائیں کیں۔ اچھی آپا! آپ نے خیریت تو لکھی، مگر دولھا بھائی کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ دورے پر ہیں۔ اگر گھر پر ہوتے تو آپ ضرور لکھتیں۔

اچھا تو اب سعد سکول جانے لگا ہے یا نہیں۔ پیاری بہن! بچوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ پڑھ لکھ کر بہترین آدمی بنیں۔ ملک کو قابل آدمیوں کی بے حد ضرورت ہے۔ خاندان اور قبیلے کا نام اسی سے روشن ہوتا ہے اور یہی روشنی تمام متعلقین کی آنکھوں کے نور کو بڑھاتی ہے۔

دسمبر کی چھٹیوں میں آپ ضرور تشریف لائیں۔ ان دنوں ہم سب بہن بھائی اکٹھے تعطیلات گزاریں گے۔ امی جان کی بھی یہی تاکید ہے، لہٰذا آپ ضرور تشریف لائیں۔ زیادہ آداب نیاز۔

آپ کا بھائی

تنویر شہزاد

☆☆☆☆☆

چچا کے نام

طارق کالونی، لاہور

۳۔نومبر ۲۰۰۸ء

محترم چچا جان! السلام علیکم۔

شاید آپ نے خط نہ لکھنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ ابا جان نے خط لکھا۔ جواب ندارد۔ امی جان نے مکتوب بھیجا۔ رسید نہیں ہے۔ اب میں خود یعنی آپ کا بھتیجا خط لکھ رہا ہوں۔ امید ہے جواب سے محروم نہیں رہوں گا۔

سب سے پہلے یہ بتائیے کہ اب چچی جان کی صحت کیسی ہے۔ بخار اترا یا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے کیا ہے؟ اگر آپ کے ہاں تشفی آمیز علاج ناممکن ہے تو انہیں یہاں لے آیئے۔ لاہور میں اچھے سے اچھا اور بہتر سے بہتر علاج میسر آ سکتا ہے۔ تکلیف فرمائیے اور چچی جان کو یہاں لے آیئے۔

دسمبر آ رہا ہے۔ جاڑے کی تعطیلات لا رہا ہے۔ میں حاضر ہونے کی کوشش کروں گا۔ اگر افتخار بھائی آ جائیں تو بہت اچھا ہو۔ لاہور کی سیر کریں اور مل کر پڑھیں گے۔ میں انھیں بھی خط لکھ رہا ہوں۔ چچی جان کی خدمت میں میرا اسلام عرض کر دیں۔ زیادہ آداب۔

آپ کا بھتیجا

شہریار احمد فتیانہ

☆☆☆☆☆

چھوٹے بھائی کے نام

۲۵۔سیٹلائیٹ ٹاؤن۔ڈیرہ غازی خان

۲۱۔جنوری ۲۰۰۸ء

نوید میاں! السلام علیکم۔

آپ کا خط آیا، پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ اب صحت یاب ہو گئے ہیں۔ ابو جان کا مکتوب بھی موصول ہوا کہ نوید کو تعلیمی احتیاط کی ضرورت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ دل لگا کر پڑھتے لکھتے نہیں اور ایسے دوست پیدا کر رکھے ہیں جو شریف کم اور آوارہ زیادہ ہیں۔ یاد رکھیے ایسے دوستوں کی صحبت تعلیم میں ناکامی اور اخلاق میں پستی کا موجب ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو سنبھالو خوب محنت کرو اور پاکیزہ اخلاق سیکھو تاکہ نہ صرف ذلت و رسوائی سے بچ جائیں، بلکہ آپ کے بزرگوں پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔

نوید! آپ میرے چھوٹے بھائی ہیں۔ مجھے حق پہنچتا ہے کہ آپ کو سزا دوں، مگر اب میں ایسا نہیں کر سکتا۔ بہتر ہے کہ اب ایسے دوستوں کو سلام کرو اور پڑھنے لکھنے میں پوری توجہ صرف کرو۔ امتحان سر پر ہے، نہ پڑھو گے، محنت نہیں کرو گے تو فیل ہو کر ناک کٹواؤ گے۔ خاندان کے نام پر حرف آئے گا۔ دوستوں میں کیا عزت رہ جائے گی۔ ماں باپ کو کتنی کوفت ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ ایسی شکایت نہیں آئے گی اور آپ خود اپنی عزت کا پاس کریں گے۔ زیادہ دعا۔

آپ کا بھائی

رانا علی رضا

☆☆☆☆☆

دوست کے نام

بستی میاں پنجہ، بھکر

۳۔اپریل ۲۰۰۸ء

سید بھائی! السلام علیکم

روٹھتے ہو۔ روٹھو۔ ہم منانے کو تیار ہیں، مگر یہ تو کہو کہ روٹھے کیوں؟ اس لیے کہ آپ کو منایا جائے، خوشامد کی جائے، معافی مانگی جائے، کیا دوستی روٹھنے منّنے ہی کا نام ہے؟ اب ضد چھوڑیئے۔ سنا ہے سیدوں کا حوصلہ بڑا ہوتا ہے۔ ان کے دل میں ایسی ویسی باتیں جگہ نہیں پاتیں۔ آپ بھی تو سید ہیں، پاک فطرت ہیں، پھر یہ روٹھنا کیا معنی؟

اچھا تو آپ سید سے بڑھ کر قبلہ و کعبہ ہیں۔ مان لیا۔ کہیے اب تو خط کا جواب دیجیے گا یا نہیں۔ اگر ''نہیں'' قائم ہے اور اسے قائم رکھنا ہے تو میں حاضر ہو کر مناؤں گا۔ پاؤں پڑوں گا۔ اس پاک ہستی کا واسطہ دوں گا۔ جس نے آپ کو سید ہونے کا خلعت بخشا ہے۔

سنیے صاحب! آپ سید ہیں تو ہم بھی راجپوت ہیں۔ آپ جھکنا نہیں جانتے تو ہماری گردن میں بھی خم نہیں آ سکتا۔

ارے لاحَول وَلاَ قوّۃ میں کیا کہہ گیا۔ بھائی دوستی میں اونچ نیچ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوستی تو برابر کا رشتہ ہے، جب تک رہتی ہے، ہم سطح رہتی ہے۔ اگر برابری نہ رہے تو پیری اور مریدی ہے اور اس کے لیے بیعت کرنا پڑتی ہے۔ کیا اب آپ کی بیعت کی جائے؟ ٹھیک ہے پیر جی!

فقط والسلام

آپ کا مخلص

رانا محمد اکرم

☆☆☆☆☆

سہیلی کے نام

۲۸/سی واپڈا ٹاؤن۔حافظ آباد

۱۱۔مارچ ۲۰۰۸ء

پیاری سہیلی ایمن! السّلام علیکم۔

کہیے! آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔ قوتِ حافظہ میں کمی تو نہیں آ گئی۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ آپ مجھے بھول جائیں گی۔ نئی جگہ پر نئی سہیلیاں بنائے بغیر چارہ نہیں ہوتا، مگر ساتھ کھیلی سہیلی تو فراموش نہیں ہوتی۔ جس طرح آپ مجھے بھولی ہیں، کیا میں بھی آپ کو بھول جاؤں۔ اپنی امی جان سے پوچھ کر لکھیے اور ضرور لکھیے کہ بھولنا اچھا ہے کہ یاد رکھنا۔ تاکہ اسی کے مطابق میں بھی اب اپنے آپ کو تیار کر سکوں۔

ایمن! میری امی اور بہن بھائی تو آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ پرسوں ابا جان بھی پوچھ رہے تھے۔ کیا اب ہمیں یاد کرتے آپ کو برا محسوس ہوتا ہے؟

میں اپریل کی تعطیلات میں امی جان کے ساتھ آ رہی ہوں۔ مل بیٹھیں گے تو شکووں کے دفتر کھلیں گے۔ اپنی امی اور ابا جان کو میرا اسلام عرض کر دیں۔ حنا اور ھدیٰ کو پیار۔

والسلام

آپ کی سہیلی

تحریم اقبال

☆☆☆☆☆

دوست کے نام

۱۵۔فیصل کالونی، چونیاں۔ضلع قصور
۱۷۔مارچ ۲۰۰۸ء

میرے پیارے دوست انسب ریحان! السّلام علیکم۔

آپ کا خط ملا۔آپ نے لکھا ہے کہ اگلے ماہ آپ کی بڑی ہمشیرہ کی شادی ہو رہی ہے۔ بارات دھوم دھام سے آ ئے گی، بینڈ موسیقی کا پروگرام پیش کرے گا۔آتش بازی کا مظاہرہ ہوگا، جہیز کی نمائش ہوگی، مہمانوں کو پُر تکلف کھانے کھلائے جائیں گے وغیرہ۔ میں یہ خوشخبری سن کر بہت خوش ہوا اور آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے لیکن اس سلسلے میں حق کی بات بتانا بھی میرا فرض بنتا ہے۔ میرے خیال میں یہ سب چیزیں غیر ضروری، غیر اسلامی اور اسراف پر مبنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین اسوہ حسنہ ہے۔ آپؐ نے اپنی بیٹیوں کی شادیاں کس طرح کیں؟ باراتیں کیسے آئیں؟ مہمانوں کو کیسے کھانا کھلایا؟ اور جہیز کیا دیا؟

اسلام ہمیں سادگی کی تعلیم دیتا ہے اور ہر کام میں کفایت شعاری کی ترغیب دلاتا ہے۔آپ کے والدین کو آپ کی دوسری بہنوں اور بھائیوں کی شادیاں بھی کرنی ہیں ۔ مجھے آپ کے کنبے کی آمدنی کا بھی علم ہے۔قرض لے کر برادری میں ناک کٹ جانے کے خوف سے فضول رسموں پر بے دریغ خرچ کرنا کہاں کی عقل مندی ہے۔ ہماری حکومت میں نے آتش بازی اور جہیز کی نمائش پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ مہمانوں کی تعداد بھی مقرر کر رکھی ہے، لیکن ہم لوگ قانون کا احترام نہیں کرتے۔

تعلیم کا مقصد اچھے برے کی پہچان ہے۔ہمیں تمام غیر اسلام رسومات کو ترک کر دینا چاہیے اور ان رسموں پر خرچ ہونے والی رقوم فلاحی اداروں کو عطیہ دینی چاہئیں۔سماجی برائیاں دور کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

میں نے یہ اصول بنا رکھا ہے کہ میں کسی ایسی تقریب میں شرکت نہ کروں جہا فضول خرچی اور خلافِ اسلام رسومات کا مظاہرہ ہو۔اگر آپ اپنے والدین کو سمجھائیں کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی سادگی سے کر لیں تو میں ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔

امید ہے کہ آپ میری اس صاف گوئی کو معاف کر دیں گے۔محترم خالو جان اور محترمہ خالہ جان کو سلام عرض کر دیں۔ننھی کلثوم اور اسلم کو دعائیں۔

والسّلام
آپ کا دوست
حمزہ حیدر

☆☆☆☆☆

تاجر کتب کے نام

۱۷۸۔بغداد روڈ، بہاول پور
۲۳۔اپریل ۲۰۰۸ء

مکرمی جناب منیجر صاحب۔سرتاج بک ڈپو۔سیالکوٹ

السّلام علیکم: براہ کرم مندرجہ ذیل کتب بہت جلد بذریعہ وی۔پی ارسال فرما کر نوازیں۔کرم ہوگا:۔

(۱) اسلامی جنگیں جلد اول، دوم، سوم
(۲) اردو قواعد انشا برائے نہم دہم
(۳) فارسی گرامر برائے جماعت نہم دہم
(۴) سرتاج اللغات اردو

مخلص
حافظ عثمان طارق

☆☆☆☆☆

ہمسائے کے نام

جلال پور، عیسیٰ خیل۔ضلع میانوالی
۱۳۔فروری ۲۰۰۸ء

مکرمی جناب اورنگ زیب صاحب!

السّلام علیکم: آپ جانتے ہیں کہ ہمارے سکول کے امتحانات قریب آ رہے ہیں۔دن سکول میں گزر جاتا ہے اور رات کا وقت ہی ایسا ہوتا ہے جس میں طالب علم پڑھ کر امتحان کے لیے تیاری کر سکیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو موسیقی بہت پسند ہے اور عام طور پر ریڈیو کو چالو رکھتے ہیں اور آواز بھی عموماً اونچی ہوتی ہے جس میرے مطالعے کی یکسوئی ختم ہو جاتی ہے۔لہٰذا ملتمس ہوں کہ اگر رات کو ریڈیو سے شغل نہ فرمائیں تو احسان ہوگا۔اگر ریڈیو سننا لازمی ہو تو آواز کو اتنا مدھم کریں کہ آواز آپ کی دیواریں عبور نہ کر سکے تاکہ میں بھی کچھ پڑھ کر آپ کو دعا دوں ۔امید ہے آپ ممنونیت کا موقع دیں گے۔

فقط والسلام
مخلص
ملک کرم حسین

☆☆☆☆☆

ایڈیٹر کے نام

۲۰۸ پیپلز کالونی۔گوجرانوالہ
یکم ستمبر ۲۰۰۸ء

مکرمی جناب منیجر صاحب ماہنامہ نقوش۔لاہور

السّلام علیکم: ملتمس ہوں کہ آپ اپنا باوقار رسالہ ''ماہنامہ نقوش'' بھیج کر ممنون فرمائیے۔رسالہ بذریعہ وی۔پی بھیجیں اور ایک سال کے لیے میرے نام جاری کر دیں۔ممنون ہوں گا۔

واسلام
مخلص
خرم شہزاد

☆☆☆☆☆

رقعات یا دعوتی کارڈ

رقعات مختصر خطوط کا نام ہے۔شادی، بیاہ اور دیگر تقریبات کے لیے طویل

خطوط کی بجائے مختصر یعنی دعوتی کارڈ بھیجے جاتے ہیں جنہیں رقعات بھی کہتے ہیں۔ یہ رقعات تقریبی بھی ہوتے ہیں اور اطلاعی بھی۔ نمونے کے چند رقعات پیش کیے جاتے ہیں:

مکرمی............!

السلام علیکم: میرے بیٹے کی شادی خانہ آبادی مورخہ..................قرار پائی ہے۔ تشریف لا کر نوازیں۔

پروگرام

سہرابندی .... ۷ بجے صبح

روانگی برات ....۹ بجے صبح

منتظر

مبشر جیلانی

گارڈن ٹاؤن۔ ملتان

☆☆☆☆☆

محترمہ..................

السلام علیکم: عزیزہ عظمیٰ بتول کی شادی ۵ ستمبر ۲۰۰۸ء کو قرار پائی ہے۔ تشریف لا کر بچی کو اپنی نیک دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

پروگرام

استقبال برات.................. ایک بجے دوپہر

نکاح ....ڈیڑھ بجے دوپہر

تناول ماحضر .... ۲ بجے دوپہر

رخصتی .... ۴ بجے شام

متمنی شرکت

ڈاکٹر ناہید رباب

فرید ٹاؤن۔ ساہیوال

☆☆☆☆☆

محترمہ..................

السلام علیکم: عزیزہ نیلم ستار کے بی۔اے پاس کرنے کی خوشی میں ۳۔ اپریل ۲۰۰۸ء دو بجے بعد دوپہر ایک پُرمسرت تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے۔ استدعا ہے کہ آپ شرکت فرما کر ہماری خوشی کو دوبالا کریں۔

مسرت ناہید

۱۷ اڈی، غریب وال۔ ضلع جہلم

☆☆☆☆☆

مکرمی..................

میں نے ۱۶۔ مارچ بروز جمعۃ المبارک اپنے گھر پر دوستوں کے اعزاز میں افطار پارٹی کا اہتمام کیا ہے۔ استدعا ہے کہ تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

راحیل شہزاد

۸۲۔ کریم پارک۔ مظفر گڑھ

☆☆☆☆☆

محترمی..................

حلقہ احباب نے ۱۰ نومبر ۸ بجے شب محفل احباب کا انتظام کیا ہے۔ شمولیت فرما کر شکریے کا موقع بخشیں۔

محمد اختر ضیا

سیکرٹری حلقہ احباب، ہارون آباد، ضلع بہاولنگر

☆☆☆☆☆

......عرائض......

ہیڈ ماسٹر صاحب سے چھٹی کی درخواست

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول، کمالیہ

جناب عالی!

گزارش ہے کہ آج مجھے گھر پر ایک ضروری کام درپیش ہے۔ جس کے باعث مدرسے میں حاضر نہیں ہو سکوں گا۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ آج مورخہ ۶ مئی ۲۰۰۸ء صرف ایک دن کی رخصت مرحمت فرما کر نوازیں۔ عین نوازش ہوگی۔

۲۵۔ اپریل ۲۰۰۸ء

العارض

اسامہ حسن

جماعت نہم

☆☆☆☆☆

بیماری کی درخواست

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول، رحیم یار خان

جناب عالی!

گزارش ہے کہ مجھے کل سے بخار ہے۔ رات بھر بخار میں بھنتا رہا ہوں۔ اس وقت ڈاکٹر کے پاس جا رہا ہوں۔ لہٰذا آج اور کل صرف دو دن کی رخصت منظور فرما کر نوازیں، کرم ہوگا۔

۲۵۔ اپریل ۲۰۰۸ء

العارض

محمد فرحان طارق

متعلم جماعت دہم۔ بی

☆☆☆☆☆

فیس معافی کی درخواست

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ا، چکوال

جناب عالی!

گزارش ہے کہ میں ایک غریب طالب علم ہوں۔ باپ کی آمدنی بہت کم ہے۔ ہر وقت پیٹ بھرنے کے لالے پڑے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے میرے لیے فیس ادا کرنا دشوار ہو رہا ہے۔ میرا تعلیم حاصل کرنے کا شوق مجھے مجبور کر رہا ہے کہ آپ سے مدد کی درخواست کروں۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ سکول کی فیس معاف فرما کر شکریے کا موقع عطا فرمائیں، کرم ہوگا۔ زیادہ آداب نیاز۔

۵۔ جنوری ۲۰۰۸ء

العارض

احسن رفیق

متعلم جماعت نہم فریق ڈی

☆☆☆☆☆

سرٹیفکیٹ کے حصول کے لیے درخواست

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول، کروڑلعل عیسن ضلع لیہ

جناب عالی!

گزارش ہے کہ میرے والد صاحب سمن آباد میں اپنی رہائش منتقل کر رہے ہیں اور مجھے بھی ماں باپ کے ساتھ سمن آباد میں سکونت پذیر ہونا ہے۔لہٰذا ملتمس ہوں کہ سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ مرحمت فرمائیں۔فقط آداب۔

۱۰۔جنوری ۲۰۰۸ء درخواست گزار

حامد انعام بھٹی۔متعلم جماعت دہم

☆☆☆☆☆

صفائی کے لیے درخواست

بخدمت جناب ہیلتھ آفیسر صاحب جھنگ کارپوریشن

جناب عالی!

گزارش ہے کہ ہمارے محلے میں خاک روبوں نے آنا چھوڑ دیا ہے۔ہر گلی اور کوچے میں غلاظت کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔بدبو کے بھبو کے اٹھ رہے ہیں۔محلے پر بدبو کا تسلط ہے۔اس پر مزید یہ کہ موسم برسات آ رہا ہے جو گندی گلیوں اور محلوں میں بیماریاں پھیلا دیا کرتا ہے۔ہیضہ تو اس موسم کی محبوب بیماری ہے۔لہٰذا ملتمس ہوں کہ محلے سے غلاظت اٹھوا کر صفائی کا انتظام فرمائیں اور اہلِ محلّہ کو بیماریوں کے ہجوم سے بچائیں ۔زیادہ آداب۔

۸۔اکتوبر ۲۰۰۸ء العارض

فیضان اظہر

خضری محلّہ جھنگ

☆☆☆☆☆

ڈاکیے کی شکایت

بخدمت جناب پوسٹ ماسٹر صاحب جنڈیالہ شیر خان ضلع شیخوپورہ

جناب عالی!

گزارش ہے کہ ہمارے محلے میں ڈاک کی تقسیم کا انتظام نہایت ناقص ہے۔ڈاکیا کئی کئی دن تک آتا ہی نہیں اور ہمارے ضروری خطوط وقت پر نہ ملنے کی وجہ سے نقصان کا موجب بنتے ہیں۔لہٰذا یا تو ڈاکیے کو سرزنش کی جائے یا کوئی نیا ڈاکیا متعین کیا جائے جو روز کے روز ڈاک تقسیم کر دیا کرے۔مکرر عرض ہے کہ آپ اس درخواست کو زیر توجہ لا کر نوازیں تاکہ ہم لوگ زیادہ نقصان سے بچ سکیں اور آپ کو مزید پریشان کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔فقط آداب وسلام۔

۱۳۔دسمبر ۲۰۰۸ء العارض

فرحان شیخ

طیبہ کالونی، جنڈیالہ شیر خان ضلع شیخوپورہ

☆☆☆☆☆

راشن ڈپو کے خلاف درخواست

بخدمت جناب فوڈ کنٹرولر صاحب خانیوال

جناب عالی!

گزارش ہے کہ ہمارے محلے کا راشن ڈپو جس کا نمبر ۵۱۲ ہے ہمارے لیے پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے۔کیونکہ وہ نہ تو وقت پر کھلتا ہے نہ راشن گروں سے اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔چینی کی بوریاں آتی ہیں مگر نہ جانے کہاں چلی جاتی ہیں۔کوئی خوش نصیب ہی چینی حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہوگا۔ورنہ عام طور پر یہی جواب ملتا ہے کہ چینی ملتی نہیں تو دیں کہاں سے۔لہٰذا ہم لوگ بازار سے خرید کر گزارہ کرتے ہیں۔اس راشن ڈپو کے کارپردازوں کو ہدایت فرمائیں کہ وہ باقاعدگی اور شرافت کا رویہ اختیار کریں۔فقط آداب۔

۳۰۔ستمبر ۲۰۰۸ء درخواست گزار

انصر حسین لک، مہدی ٹاؤن، میاں چنوں، خانیوال

☆☆☆☆☆

......مکالمہ نگاری......

1۔مریض اور ڈاکٹر

مریض : ڈاکٹر صاحب! السلام علیکم۔

ڈاکٹر : وعلیکم السلام! تشریف رکھیے۔

مریض : تشریف رکھنا ہی تو مشکل ہے۔

ڈاکٹر : کیوں بھئی ایسی کیا تکلیف ہوگئی ہے؟

مریض : تکلیف ہی تکلیف ہے۔رات بھر پریشان رہا ہوں گھڑی بھر سو نہیں سکا۔

ڈاکٹر : تکلیف تو بھئی تکلیف ہی ہے۔صحت ٹھیک نہ ہو تو چین نہیں آتا۔

مریض : کچھ دوا بھی دیجیے مرا جا رہا ہوں۔

ڈاکٹر : بیماری بتاؤ تو دوا دوں۔

مریض : ڈاکٹر صاحب! پیٹ میں سخت درد ہے۔بیٹھے چین آتا ہے نہ لیٹے۔

ڈاکٹر : یہ درد کب سے ہے؟

مریض : آج رات سے۔

ڈاکٹر : رات کیا کھایا تھا؟

مریض : روٹی کا ایک ٹکڑا۔

ڈاکٹر : کیا آپ نے پہلے کبھی روٹی نہیں کھائی؟ رات کی روٹی میں کیا خاص بات تھی؟

مریض : رات کی روٹی میں خاص بات یہ تھی کہ وہ جلی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر : ارے! تم جلی ہوئی روٹی کھا گئے؟

مریض : صرف ایک ٹکڑا کھایا تھا۔

ڈاکٹر : اوہو! کیا آپ کی نظر کمزور ہے؟ لیٹ جاؤ تمہاری آنکھوں میں دوا ڈالتا ہوں۔

مریض : نظر ٹھیک ہے۔پیٹ میں کچھ ڈالیے تاکہ درد سے جان بچے۔

ڈاکٹر : وعدہ کرو کہ آئندہ جلی ہوئی روٹی نہیں کھاؤ گے۔

مریض : سو بار وعدہ کرتا ہوں۔ہائے میرا پیٹ!

(ڈاکٹر مریض کو گولی کھلاتا ہے)

مریض : ڈاکٹر صاحب! شکریہ۔درد کم ہو رہا ہے۔میں جاتا ہوں۔

ڈاکٹر : ارے میاں! دوا کی قیمت تو دیتے جاؤ۔
مریض : دوا کی قیمت درد سے آرام ہی تو ہے۔
ڈاکٹر : دوا کی قیمت دام بھی ہیں، جن سے دوائیں خریدی جاتی ہیں۔
مریض : (دوا کی قیمت ادا کرکے) السلام علیکم!
ڈاکٹر : وعلیکم السلام۔ روٹی کھانے سے پہلے دیکھ لیا کرو کہ جلی ہوئی تو نہیں۔
(مریض شکریہ ادا کرتا ہوا چلا جاتا ہے)

☆☆☆☆☆

2۔ دکاندار اور خریدار

خریدار : السلام علیکم!
دکاندار : وعلیکم السلام۔ آیئے تشریف لایئے۔
خریدار : آپ کی دکان میں رومال بھی ہوں گے؟
دکاندار : رومال ہی نہیں جرابیں، بنیانیں، چھتریاں سبھی کچھ ہے۔
خریدار : رومال دکھایئے۔ کوئی سستا سا سُوتی ہو۔
دکاندار : یہ دیکھیے رومال۔ نہایت نفیس اور نرم۔
خریدار : آپ نے جرابوں کا ذکر کیا تھا۔ وہ بھی دکھایئے۔
دکاندار : رومال کے متعلق کیا فیصلہ ہے۔ کتنے پیش کروں؟
خریدار : جرابیں دکھایئے تو رومال کا فیصلہ بھی ہو جائے گا۔
دکاندار : یہ دیکھیے جرابیں۔ ریشمی ہیں ریشمی۔ کتنے جوڑے پیش کروں؟
خریدار : آپ مال دکھا رہے ہیں قیمت نہیں بتاتے۔ کیا آپ اپنی چیزیں بن داموں بیچتے ہیں؟
دکاندار : ہاں صاحب! بالکل مفت۔ قیمت برائے نام ہے۔ رومال اسّی روپے کا ہے اور جرابوں کا جوڑا ایک سو بیس روپے کا۔
خریدار : میاں دکاندار! یہ قیمت تو بہت زیادہ ہے۔ ویسے رومال بھی نفیس ہے اور جرابیں بھی۔
دکاندار : ہم اپنے مال کو چند پیسوں کے نفع پر بیچتے ہیں۔ کسی اور دکان سے دریافت کر لیں۔ پھر آپ کی تسلی ہو جائے گی۔
خریدار : رومال اور جرابوں کی صحیح صحیح قیمت بتایئے۔ میں کچھ اور چیزیں بھی خریدوں گا۔
دکاندار : صاحب! ہماری دکان کا حساب ''باٹا'' جیسا سمجھیے۔ ایک زبان ایک دام۔
خریدار : اگر آپ سچ مچ درست کہتے ہیں تو مجھے آپ کی سچائی پر فخر ہے۔ اب میں سچی دکان چھوڑ کر جھوٹی دکانوں پر نہیں جاؤں گا۔
دکاندار : پھر حکم کیجیے۔ آپ کی قدر دانی کا شکریہ!
خریدار : پانچ رومال، پانچ جوڑے جراب، اور ایک چھتری بھی ڈال دیجیے مگر اچھی سی ہو۔
دکاندار : یہ لیجیے۔ آپ کی تشریف آوری کا شکریہ۔
خریدار : رقم نہ تو آپ نے بتائی نہ وصول کی۔ شکریہ مفت میں دے مارا۔
دکاندار : یہ لیجیے بل! کل آٹھ سو روپے ہی تو ہوئے۔
خریدار : یہ لیجیے ایک ہزار روپے۔ اپنی رقم وصول کیجیے اور بقایا دیجیے۔
دکاندار : یہ تو لینے کے دینے پڑ گئے۔ اچھا آپ کی خوشی کے لیے یہ لیجیے، دو سو روپے

☆☆☆☆☆

3۔ دو ہم جماعت

علی رضا : شہریار میاں! کہاں جا رہے ہو؟
شہریار : آخاہ۔ آپ ہیں! السلام علیکم۔
علی رضا : یہ کیا کہ سر پیر کا ہوش نہیں اور بازار کو بھاگے جا رہے ہو۔
شہریار : بھائی صاحب! سلام کا جواب تو دیا ہوتا۔
علی رضا : وعلیکم السلام۔ سچ مانو تمھیں دیکھ کر سلام کا جواب تک یاد نہ رہا۔
شہریار : اور اب بھی بے خودی میں بھاگ رہے ہو؟
علی رضا : نہیں تو! بے خودی کی کیا بات ہے! انگریزی کتاب کا ترجمہ خریدنے جا رہا ہوں۔ انگریزی کمزور ہے نا میری۔
شہریار : انگریزی ایسا مضمون نہیں جس کے متعلق پریشان ہونے کی ضرورت ہو۔
علی رضا : کیا مطلب؟
شہریار : مطلب یہ ہے کہ میں مدد کے لیے حاضر ہوں۔
علی رضا : شکریہ دوست! یہ تو بتاؤ کہ تم کہا جا رہے ہو؟
شہریار : جا کہاں رہا ہوں۔ یہی حساب کا خلاصہ خریدنے کا ارادہ ہے۔
علی رضا : حساب میں تمہاری مدد میں کر سکتا ہوں۔
شہریار : شکریہ! مگر یہ دونوں مضمون تیار کیسے ہوں گے اور ہم ایک دوسرے کی مدد کیوں کر کریں گے؟
علی رضا : ہمارے گھر میں آ جایا کرو اور حساب کی مشق کر لیا کرو۔
شہریار : ٹھیک ہے۔ آئندہ ہم دونوں مل کر سکول کا کام کیا کریں گے اور ایک دوسرے کی مدد سے اپنی کمی پوری کر لیا کریں گے۔

☆☆☆☆☆

4۔ درزی خانے میں

(حمزہ خالد اور حسیب خالد دونوں بھائی درزی خانے میں داخل ہوتے ہیں)

حمزہ خالد: السلام علیکم!
درزی : وعلیکم السلام۔ کہیے کیسے آنا ہوا؟ کہیں بھول تو نہیں پڑے۔
حمزہ خالد: آپ کی طبیعت کیسی ہے ماسٹر جی!
درزی : شکر ہے۔
حمزہ خالد: ماسٹر جی! یہ کپڑا لیجیے۔ میرا سوٹ تیار کر دیجیے۔ حمزہ کے لیے دو شلواریں اور ایک قمیص تیار کیجیے۔
درزی : کس حساب سے خریدا ہے یہ کپڑا؟
حمزہ خالد: دو سو روپے فی میٹر۔
درزی : میری قمیص کے لیے کتنا کپڑا درکار ہو گا؟
حمزہ خالد: اڑھائی میٹر۔ یہ کپڑا تین میٹر ہے۔ آدھ میٹر کی واسکٹ بنا دیجیے۔
درزی : جوار شاد ہو، مگر زمانے کے لیے فیشن کا خیال بھی رکھنا پڑتا ہے نا!
حمزہ خالد: ہمارے کپڑے کب تیار ہو جائیں گے؟
درزی : صرف پندرہ دن تک۔ آج پیر ہے اگلا پیر چھوڑ کر آئندہ پیر کو آیئے ان شاء

اللہ آپ کے کپڑے تیار ہوں گے۔

حمزہ خالد: ماسٹر جی! پیروں کے پھیر میں نہ رکھیے گا۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں۔

درزی : فکر نہ کریں۔ ہمیں اپنے وقت کی بھی قدر ہے۔ کام آ رہا ہے اور ختم ہونے میں نہیں آتا۔ سچی بات بھی کہتے ہیں اور لوگوں کو وعدوں پر بھی ٹرخاتے ہیں۔

حسیب خالد: مگر ہمیں نہ ٹرخانا ورنہ ہماری دوستی بھی ٹرخ جائے گی۔

درزی : نہیں یہ صرف باتیں ہی ہیں۔ بھلا نرا وعدوں سے کام چلتا ہے کہیں!

حمزہ خالد: شکریہ ماسٹر صاحب!

درزی : دونوں جوانوں کی آمد کا شکریہ۔

☆☆☆☆☆

5۔ تاریخ پاکستان

(کلاس میں لڑکے شور مچا رہے ہیں۔ استاد صاحب کے آتے ہی خاموشی چھا جاتی ہے)

استاد : انس! بتائیے پاکستان کب وجود میں آیا تھا؟

انس : پاکستان ۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء کو وجود میں آیا تھا۔

استاد : سب سے پہلے برصغیر پاک و ہند میں اسلامی سلطنت کی بنیاد کس نے رکھی تھی؟

انس : محمد بن قاسم نے برصغیر میں اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی تھی اور بعد میں آنے والے فاتحین کے لیے سلطنت محمود غزنوی اور محمد غوری نے راستہ ہموار کیا تھا۔

استاد : شاباش! محمد بن قاسم نے کس سن میں ہندوستان پر حملہ کیا تھا؟

صابر : ۷۱۲ء تھا جب کہ اس نوجوان فاتح نے راجا داہر کو شکست دے کر سندھ میں اسلامی حکومت قائم کی۔

استاد : سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر کتنے حملے کیے اور اسلامی حکومت کو کس قدر وسعت دی؟

امیر الحسن: سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے اور پنجاب و سندھ کو اسلامی حکومت میں شامل کیا۔

استاد : سلطان محمد غوری نے دہلی کو فتح کیا اور اسلامی سلطنت کی حدود کو وسعت دی۔ اب بتائیے کہ مستقل اسلامی سلطنت کا بانی کون تھا؟

عبداللہ : ہندوستان میں مستقل اسلامی حکومت کا بانی سلطان قطب الدین ایبک تھا۔ اس کے بعد خلجی، تغلق، لودھی خاندان حکمران رہے۔

استاد : مغلیہ خاندان کا بانی کون تھا اور اس دور کے مشہور حکمرانوں کے نام بتائیے

محمود الحسن: مغلیہ خاندان کے بانی کا نام ظہیر الدین بابر تھا۔ اس خاندان کے مشہور بادشاہ ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہاں، اورنگزیب اور بہادر شاہ ظفر ہیں۔

استاد : ہندوستان پر ہزار سالہ اسلامی حکومت کا خاتمہ کس بادشاہ پر ہوا؟

مقصود احمد: ہندوستان میں مسلمانوں کی ہزار سالہ حکومت بہادر شاہ ظفر پر ختم ہوئی اور انگریز ہندوستان کے حاکم ہو گئے۔

استاد : پاکستان کس طرح قیام پذیر ہوا؟

انس : برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی حالت نہایت ابتر ہو گئی تھی۔ انگریز اور ہندو دونوں مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑ رہے تھے۔ علامہ اقبالؒ نے قوم کو جھنجھوڑا اور پاکستان کا نظریہ پیش کیا۔ جسے قائداعظم محمد علی جناحؒ کی شبانہ روز محنت اور جد وجہد نے انگریز اور ہندو کو شکست دے کر قائل کر لیا کہ پاک و ہند کے وہ علاقے جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے پاکستان کے نام سے آزاد و آباد رہیں۔ چنانچہ ۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا اور قائداعظمؒ پاکستان کے پہلے حاکم مقرر ہوئے۔

☆☆☆☆☆

6۔ ہوٹل میں

(مسٹر ستار انجم اپنے بیٹے نعمان کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہوتے ہیں)

ستار انجم : السلام علیکم!

منیجر : وعلیکم السلام۔ خوش آمدید۔ کیا حکم ہے؟

ستار انجم : مجھے دو بستر کا کمرہ چاہیے۔

منیجر : آج کل مہمانوں کی آمد زیادہ ہے۔ تیسری منزل پر صرف ایک کمرہ خالی ہے۔

ستار انجم : منیجر صاحب! کمرہ صاف ستھرا اور ہوادار ہونا چاہیے۔

منیجر : ہمارے ہوٹل کا ہر کمرہ نہایت صاف ستھرا ہے۔ آپ اوپر جا کر دیکھ لیں۔

ستار انجم : مجھے آپ کی باتوں پر اعتماد ہے۔

منیجر : آپ کتنے دن تک ٹھہریں گے۔

ستار انجم : صرف دو دن تک۔ ہم مری جا رہے ہیں، واپسی پر پھر دو دن ٹھہریں گے۔

منیجر : ۳۱۰ نمبر کمرے کی چابی لیجیے، امید ہے کہ ہماری خدمت سے خوش ہوں گے۔

ستار انجم : شکریہ!

منیجر : کیا تناول فرمائیں گے آپ؟

ستار انجم : نعمان بیٹے! آپ کیا کھائیں گے؟ (کھانوں کی فہرست دیکھتا ہے)

نعمان : دہی پلاؤ اور شامی کباب۔

ستار انجم : ویٹر! میرے لیے بھنا ہوا مرغ اور بچے کے لیے ایک پلیٹ پلاؤ، ایک پلیٹ شامی کباب، دہی اور سلاد لاؤ۔

(ویٹر سب کچھ حاضر کرتا ہے۔ کھانے سے فارغ ہو کر)

ستار انجم : ویٹر! بل لاؤ۔

ویٹر : یہ لیجیے جناب!

ستار انجم : ایک ہزار پچیس روپے ہوئے سب! یہ لو بل

ویٹر : شکریہ جناب!

☆☆☆☆☆

نامکمل فقرات کی تکمیل

نمبر شمار	نامکمل فقرات	مکمل فقرات
1	آ بیل......	آ بیل مجھے مار۔

2	آپ آئے......	آپ آئے بھاگ آئے۔
3	آخ تھو......	آخ تھو کھٹے ہیں۔
4	آدمی کا شیطان......	آدمی کا شیطان آدمی ہے۔
5	الٹے بانس......	الٹے بانس بریلی کو۔
6	بات کھٹائی میں......	بات کھٹائی میں پڑ گئی۔
7	بارہ برس دلی میں رہے......	بارہ برس دلی میں رہے بھاڑ ہی جھونکا کیے۔
8	باسی کڑھی میں......	باسی کڑھی میں ابال آیا۔
9	بد اچھا،......	بد اچھا، بدنام برا۔
10	بوڑھی گھوڑی......	بوڑھی گھوڑی لال لگام۔
11	بلی کے بھاگوں......	بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔
12	پاک رہو......	پاک رہو بے باک رہو۔
13	سوت نہ کپاس......	سوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا۔
14	کمخواب میں......	کمخواب میں ٹاٹ کا پیوند۔
15	تخم تاثیر......	تخم تاثیر صحبت کا اثر۔
16	جتنی چادر دیکھیے اتنے......	جتنی چادر دیکھیے اتنے پاؤں پھیلایے۔
17	جس کی لاٹھی......	جس کی لاٹھی اس کی بھینس
18	چور کی داڑھی......	چور کی داڑھی میں تنکا۔
19	حساب جو جو......	حساب جو جو بخشش سو سو۔
20	خدمت سے......	خدمت سے عظمت ہے۔
21	دل کو دل سے......	دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔
22	ڈوبتے کو تنکے......	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔
23	رات گئی......	رات گئی بات گئی۔
24	زبان خلق کو نقارہ......	زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔
25	سیکھ واکو دیجئے جا کو سیکھ سہائے......	سیکھ واکو دیجئے جا کو سیکھ سہائے۔ سیکھ نہ دیجیے باندرا جو گھر بئے کا جائے
26	شیخی اور......	شیخی اور تین کانے۔
27	صورت نہ شکل......	صورت نہ شکل بھاڑ سے نکل۔
28	طویلے کی بلا......	طویلے کی بلا بندر کے سر۔
29	ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں،......	ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں، ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں۔
30	عید پیچھے......	عید پیچھے ٹر۔
31	غریب کی جورو......	غریب کی جورو سب کی بھابھی۔
32	فقیر کی صورت......	فقیر کی صورت سوال ہے۔
33	قاضی کے گھر کے......	قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔
34	کاٹھ کی ہانڈی......	کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی۔
35	گڑ سے جو مرے......	گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دو۔
36	لا دے لدا دے......	لا دے لدا دے لادنے والا ساتھ دے
37	ماروں گھٹنا......	ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔
38	نو سو چوہے کھا کے......	نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔
39	ہاتھی کے دانت کھانے کے اور......	ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔
40	یہاں کا باوا......	یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔

☆☆☆☆☆